وہ جو خواب تھے میرے ذہن میں
عید اسپیشل
بقلم منال چوہدری

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# وہ جو خواب تھے میرے ذہن

# میں از منال چوہدری

وہ جو خواب تھے میرے ذہن میں

مناحل چوہدری

www.novelsclubb.com

میرے چارہ گر کو نوید ہو،

صف دشمناں کو خبر کرو...

وہ جو قرض رکھتے تھے جان پر،

وہ حساب آج چکا دیا..!!!

صبح کا سورج طلوع ہونے کے ساتھ ہی کچن میں شور و غل کا دور دورہ ہو جاتا تھا. ہر طرف آفس اور سکول جانے والے بچے اور بڑے ہڑ بڑی میں اٹھ کر تیاری کرتے نظر آتے تھے. جولائی کی شدید گرمی نے بہاولپور کو جھلسا ہوا تھا. اتنی گرمی تو چولستان میں نہیں ہو گی جتنی وہاں تھی. اب چلتے ہیں کہانی کی طرف. کہانی شروع ہوتی ہے بہاولپور کے ایک متوسط گھرانے سے. گھر کے باہر چودھری رفیق کے نام کی آدھی ٹوٹی ہوئی تختی لگی تھی جس سے صرف چودھری ہی نظر آتا تھا. باقی کا آدھا حصہ کہاں گیا کسی کو نہیں معلوم. رفیق ہاؤس میں رفیق صاحب اور انکی زوجہ امتل رفیق اپنے دو بیٹوں کے ساتھ رہتے تھے. گھر کی بالائی منزل پر پانچ کمرے آمنے سامنے بنے تھے. جن میں سے چار گھر کے مکینوں جبکہ ایک گھر میں آکر قیام کرنے والے مہمانوں کے لیے تھا.

نچلی منزل پر کچن، ڈرائنگ روم، صحن کے علاوہ چار کمرے تھے جن میں گھر میں رہنے والے مکینوں کے علاوہ ایک مہمانوں کے لیے تھا. کھانا پانی سب کچن میں ہی

www.novelsclubb.com

کرتے تھے یا پھر رفیق صاحب کے کمرے میں. رفیق صاحب کا کمرہ کم لونگ روم تھا. ٹی وی بھی وہیں لگا ہوا تھا.

"یار کیا ہے میری آج کلاس نہیں تھی مجھے ایسے ہی اٹھا دیا ہے." وہ سانولی سلونی سی لڑکی اپنے کالے لمبے بالوں کو کیچر میں قید کرتی آنکھیں مسلتی ہوئی سیڑھیاں اتر کر کچن کی طرف بڑھتی ہوئی کہہ رہی تھی. کالی آنکھیں اور متناسب سراپا جس پر باربی پرنٹ کا نائٹ ڈریس پہنا ہوا تھا. پاؤں میں پنک کلر کی فر والی سوفٹی تھی.

"اووووو! میری راج دلاری گوٹہ کناری سلمہ ستاری. میں جب اٹھوں گی تم بھی تب ہی اٹھو گی." کچن میں پہلے سے موجود ایک لڑکی نے اس کی شکایت پر اسکو جواب دیا تھا. ہلکے بھورے کندھوں تک آتے بال، کالی آنکھیں، درمیانہ قد گلے میں دوپٹہ مفلر کی طرح لپیٹے بلیک فراک اور کیپری میں تیار سی بیٹھی تھی.

"یار تائی جان دیکھ لیں یہ زیادتی ہے اب." اس نے اس لڑکی پر اثر نہ ہوتے دیکھ کر رخ تائی کی طرف موڑا تھا جو ناشتہ بنانے میں مصروف تھیں.

www.novelsclubb.com

"تم جاؤ یہ اندر دادو کے کمرے میں اپنی اماں کو پکڑاؤ تب تک تمہارا ناشتہ بناتی ہوں۔" تائی نے بھی اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے اپنا حکم جھاڑا تھا۔

"ہٹو راستے سے۔" اس لڑکی نے اپنے سامنے آتے لڑکے کو ہاتھ سے پرے کرتے ہوئے کہا تھا۔ لڑکا اس سے اچھا خاصا لمبا تھا۔ بھوری آنکھیں ہلکے کالے بکھرے بال پیچ کلر کی ہاف بازو کی شرٹ کے ساتھ بلیک جینز اور جوگرز پہنے وہ کہیں جانے کو تیار تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ لو اماں۔" اس نے دلیے کا باؤل بیڈ پر بیٹھی ایک عورت کو دیا تھا۔ جو ایک قدرے بوڑھی تکیوں کے سہارے بیٹھی عورت کو پانی پلا کر ہٹی تھیں۔

"دادی اماں سب لوگ گندے ہیں۔" بوڑھی عورت کے پاس بیٹھ کر ان کے گلے میں بازو ڈال کر لاڈ سے کہا تھا۔ ساتھ ہی ان کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"صوفیہ پتر ویکھیں میرا ناشتہ بن گیا تاں لیندی آ۔"

(صوفیہ بیٹا دیکھنا میرا ناشتہ بن گیا ہے تو لیتی آؤ.)

ٹی وی دیکھتے ایک بوڑھے شخص نے اس لڑکی کو اس کے نام سے مخاطب کیا تھا.اس شخص نے سفید شلوار قمیض پہن رکھی تھی. سفید اور کالی امتزاج کی داڑھی تھی جبکہ سر کے بال ندارد تھے.

"جی دادا ابو لاتی ہوں." منہ بسور کر کہتی دادی کے چہرے پر بوسہ دیتی وہ کچن کی جانب بڑھی تھی.

www.novelsclubb.com

..................................

**دریا کے کنارے پہ مری لاش پڑی تھی۔۔۔**

**اور پانی کی تہہ میں وہ مجھے ڈھونڈ رہا تھا۔۔!!**

"امی بھائی کہاں ہے؟" وہ لگ بھگ چودہ سے پندرہ سال کی لڑکی تھی. ہلکے بھورے رنگ کے بالوں کی چٹیا بنائی ہوئی تھی. سانولہ سا رنگ تھا. کالج یونیفارم پہنے وہ کچن میں اپنی ماں کے پاس آئی تھی. اور اپنے بھائی کہ بارے میں پوچھا تھا.

"کمرے میں گیا ہے آرہا ہے۔" اس کی امی نے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے جواب دیا تب ہی کچن کے دروازے پر اس کا بھائی نمودار ہوا تھا۔

لمبا قد، کالے بال، مونچھیں بڑھی ہوئی ساتھ ہلکی بڑھی ہوئی داڑھی۔ بلیک شرٹ پینٹ پہنے کہیں جانے کو تیار تھا۔

"بھائی مجھے چھوڑتے جایئے گا میری وین چلی گئی ہے۔" لڑکی نے التجائی نظروں سے اسکو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے جلدی جاؤ بیگ لاؤ۔" مصروف سے انداز میں ہاتھ میں گھڑی باندھتے ہوئے کہا تھا۔

"کمال اس کو ناشتہ تو کرنے دو۔" دھونے والے برتنوں کو سینک میں رکھتے ہوئے اپنے بیٹے کو کہا تھا۔

"امی یار مجھے دیر ہو رہی ہے۔" کمال نے باہر کی طرف جاتے ہوئے کہا تھا۔ عشرت بیگم اس کے پیچھے کچن سے نکلی تھیں۔ تب ہی انہیں وردہ بھی بیگ اٹھائے آتی نظر

www.novelsclubb.com

آئی تھی. عشرت بیگم ہاتھ میں چائے کا مگ تھامے گیٹ تک ان کو چھوڑنے آئیں تھی. ان کے جاتے ہی گیٹ بند کرتی اندر کی طرف بڑھی تھیں.

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**ادھوری چھوڑ کے تصویر مر گیا وہ زیبؔ**

**کوئی بھی رنگ میسر نہ تھا لہو کے سوا**

"صوفیہ بیٹا نیچے دادی اماں کے روم میں چلی جاؤ. وہ اکیلی ہیں." شگفتہ بیگم نے صوفیہ کے کمرے میں آتے ہوئے کہا تھا جو اسائنمنٹ بنانے میں مصروف تھی.

www.novelsclubb.com

"کیوں اماں دادا ابو کہاں گئے؟" صوفیہ نے اسائنمنٹ سے سر اٹھا کر ان کو دیکھ کر پوچھا تھا.

"وہ گئے ہیں کہیں تم اٹھو. میں اور تمہاری تائی ذرا دکان تک جا رہے ہیں." اسے بتا کر شگفتہ بیگم واپس جانے کو مڑی تھیں. صوفیہ بھی گلے میں مفلر ڈال کر نیچے کی جانب بڑھی تھی.

"اسلام علیکم دادی اماں."امتل بیگم کے ساتھ بیڈ پر ان کے تکیے سے ٹیک لگا کر صوفیہ ان سے مخاطب ہوئی تھی.4 سال پہلے امتل بیگم کا بریسٹ کینسر کا آپریشن ہوا تھا.تب سے ٹھیک تھی لیکن ایک سال پہلے کچن سے کمرے میں آتے ہوئے گر گئی تھیں.اس کے بعد سے ان سے بستر سے نہیں اٹھا گیا تھا.ہر وقت کوئی نہ کوئی ان کے پاس ہوتا ہی تھا.کوئی اور نہیں تو صوفیہ تو وہیں ہوتی تھی.جس دن رات کو اس کو دیر تک نہیں جاگنا ہوتا تھا تب وہ ان کے پاس ہی سوتی تھی.وہ امتل بیگم کا دیہان بٹانے کو ادھر ادھر کی باتیں کر رہی تھی تب ہی بیل بجی تھی.

www.novelsclubb.com

وہ اٹھ کر دروازہ کھولنے گئی تھی تو دروازے پر کھڑے شخص نے اپنی بھوری آنکھوں کو چھوٹا کر کے اس کو دیکھا تھا.

"رامین نہیں آئی؟"صوفیہ نے اس کے پیچھے نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا تھا.

"نہیں اس کو ٹائم تھا. اس نے کہا شٹل لے کر آجائے گی." غازی نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اس کو بتایا جواب دوبارہ اندر کی طرف بڑھ رہی تھی. وہ لڑکا بھی اس کے پیچھے دادی کے کمرے میں ہی آگیا تھا.

"کون ہے؟" صوفیہ کو واپس آتا دیکھ کر امتل بیگم نے پوچھا.

"غازی آیا ہے." وہ دوبارہ اسی پوزیشن میں انکے ساتھ لیٹ کر موبائل چلانے لگ گئی تھی. غازی دادی سے ملتا کپڑے چینج کرنے چل دیا تھا.

www.novelsclubb.com

....................................

دامن پر کوئی چھینٹ،

نہ خنجر پر کوئی داغ...

تم قتل کرو ہو،

یا کرامات کرو ہو..!!!

"اسلام علیکم پھوپھو کیسی ہیں؟" مغرب کے بعد کا وقت اس ٹائم روز رفیق صاحب کی صاحبزادی ان کو ملنے آیا کرتی تھیں. یہ فیملی ٹائم ہوتا تھا سب کا رفیق صاحب کے کمرے میں ہونا ضروری ہوتا تھا. بڑے اوپر جبکہ بچے نیچے کارپٹ پر محفل لگا کر بیٹھے ہوتے تھے.

"وعلیکم السلام کیسی ہو صوفیہ؟" پھوپھو نے اس کے سلام کا جواب دے کر اس سے پوچھا تھا.

"بلکل ٹھیک." ان کو جواب دیتی دروازہ بند کرتی وہ انکے پیچھے ہی چل دی تھی.

"رات کا پلین ڈن ہے؟" سب بچے نیچے کارپٹ پر بیٹھے تھے جب غازی نے صوفیہ کی طرف جھک کر اس کے کان میں سر گوشی کی تھی. صوفیہ نے اس کو جواب میں تھمبز اپ دیا تھا.

کنچئی آنکھیں بہت ہی حسرت سے اس بھوری آنکھوں والے لڑکے کو دیکھ رہی تھی. وہ سب آپس میں بہت اچھے دوست تھے. لیکن اس کنچئی آنکھوں والی کو وہ

www.novelsclubb.com

لڑکا کب پسند آگیا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی. اس کو تو بس وہ چاہیے تھا کسی بھی صورت میں.

"بچوں تم لوگوں کے زرخاب بھائی کی شادی کی ڈیٹ فائنل ہو گئی ہے." دادا ابو نے بڑوں کے ساتھ فیصلہ کر کے لڑکی والوں کو کال پر تاریخ بتائی تھی اور اب بچوں سے مخاطب تھے.

"کب ہے؟" سب نے یک زبان ہو کر پوچھا تھا.

www.novelsclubb.com

"20 اگست بروز جمعہ کو نکاح اور رخصتی ہے." انجم صاحب نے ان کے باساختہ پوچھنے پر جواد دیا.

"3 ہفتے بعد." صوفیہ نے موبائل کا کیلینڈر کھول کر حساب کتاب کرنے کے بعد تقریباً چیخ کر کہا تھا.

"اف اف! بہت تیاریاں کرنی پڑیں گی بہت کم ٹائم ہے." رامین کو بھی فکر لاحق ہوئی تھی.

"پہلے تو گانے سیلیکٹ کرنے میں ہی ٹائم لگ جائے گا." کنجی آنکھوں والی، کندھے تک آتے کالے بال، صاف رنگ لمبے قد والی زاشا نے بھی پینک ہوتے اپنا حصہ ڈالا تھا.

"ریلیکس گائز. میں ہوں نا." صوفیہ کا پینک ختم ہوا تو اس نے سمجھداری سے ان سب کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کہا.

"ہاں بتاؤ کیا کرنا ہے." رامین ابھی بھی پینک کے زیرِ اثر تھی.

www.novelsclubb.com

"محمد جاؤ کاپی پینسل لاؤ. اوپر لاؤنج کے ٹیبل پر پڑی ہے." صوفیہ نے اپنے بائیں بیٹھے محمد کو کہا جو کہ ابھی اپنے ٹین ایج فیز میں تھا. پتلا لمبا قد، کالی آنکھوں والا محمد.

"اب ہمیں کرنا یہ ہے کہ پہلے کام بانٹنے ہیں. اور پھر ٹائم." صوفیہ نے سمجھداری سے کہا تھا. سب اس کی سمجھداری کے قائل تھے. کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا جس کا حل صوفیہ کے پاس نہ ہو. اسی لیے زاشا اس کو کوئی خاص پسند نہیں کرتی تھی.

"رامین واٹس ایپ گروپ بناؤ سب کو ایڈ کرو. زاشا تم گانے سیلیکٹ کرو گی اور کوریو گرافی کرو گی۔ کمال بھائی اور غازی بازار سے ڈیکوریشن وغیرہ کا سب کام کر لیں گے. محمد ڈھولکی کا بندوبست کرے گا. ہمارے پریکٹس آورز میں کھانے پینے کی ذمہ داری میری اور وردہ کی. باقی شاپنگ وغیرہ تو ہم سب مل کر کریں گے."محمد نے کاپی پینسل لا کر دی تو صوفیہ نے سب کا نام لکھ کر کالم بنا لیے تھے اور انکے حصے کے کام ان کے کالم میں لکھے تھے. اب وہ ان کالمز کے نیچے ٹائم لکھتی جا رہی تھی.

"شاپنگ وغیرہ کا ٹائم 12 سے چار. ڈھولکی ہفتہ پہلے شروع کریں گے. ڈانس پریکٹس رات کو جیسے ہی گانے سیلیکٹ ہوں گے شروع کر دیں گے. تب تک رامین تم ڈائری پکڑو اور ڈھولکی میں گانے والے گانے اور ٹپے لکھ لو."صوفیہ نے سب کو ان کے کام سونپے اور کاپی بند کر کے ان کو دیکھا. جو اس کی عقلمندی اور سمجھداری کے قائل ہوئے تھے. سوائے اس کنجئی آنکھوں والی کے.

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

**تھکن سے چور ہے سارا وجود اب میرا...**

**میں بوجھ اتنے غموں کا توڈھو نہیں سکتا...!!!**

شادی کی تیاریوں میں دن گزرنے کا پتا ہی نہیں لگ رہا تھا. صبح سے لے کر رات ہونے تک سب لوگ کسی نہ کسی کام میں مصروف ہی رہتے تھے.

غازی اور صوفیہ اس وقت ٹیرس پر کھڑے کوئی بات ڈسکس کر رہے تھے جب وہاں زاشا آئی تھی.

www.novelsclubb.com

"تم دونوں تو ایسے بیہیو کر رہے ہو جیسے زرخاب بھائی کسی اور کے کچھ لگتے ہیں نہیں ہے." زاشا نے ان کے قریب آتے ہوئے طنز کیا تھا.

"کیا مطلب تمہاری بات کا." غازی نے ٹیرس کی ریلینگ سے ٹیک لگا کر اس سے پوچھا تھا. صوفیہ بھی مڑ کر اس کو دیکھ رہی تھی. جس کی کنچئی آنکھیں صورف غازی کا طواف کر رہی تھیں.

"چلو مان لیا غازی کے تو سگے بھائی ہیں یہ تم کیوں اتنا اچھل رہی ہو؟" زاشا نے اپنی نظریں صوفیہ کی طرف ٹکاتے ہوئے کہا تھا.

"قسم سے مجھے تمہاری ایک بات بھی سمجھ نہیں آ رہی." صوفیہ تاسف سے کہتی اس کے پاس سے گزرنے لگی.

"غازی سے دور رہو. اس کے قریب آنے کی کوشش بھی مت کرنا." صوفیہ جب اس کے پاس سے گزری تو زاشا نے اس کی کلائی پکڑ کر روکا اور اس کے کان میں جھک کر سرگوشی کی. صوفیہ سر جھٹکتی اس کی بات ان سنی کرتی نیچے کی جانب بڑھی تھی. جبکہ غازی الجھن بھری آنکھوں سے دیکھ رہا تھا اور سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا. کہ آخر ان کے بیچ جھگڑا کس بات کا ہے.

•••••••••••••••••••••••••••••••••••

یہ پچھلے عشق کی باتیں ہیں...

جب آنکھ میں خواب دمکتے تھے...

www.novelsclubb.com

جب دلوں میں داغ چمکتے تھے...

جب پلکیں شہر کے رستوں میں...

اشکوں کا نور لٹاتی تھیں...

"غازی بیٹے اوپر صوفی کے روم میں زرخاب کی دلہن کے کپڑے ہیں. وہ لے آؤ." نائلہ بیگم نے غازی کو اوپر جاتے دیکھ کر کہا تھا. خود اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھیں. کیوں کہ انہیں اپنے روم سے بیگ لینا تھا. اگلے دن مہندی تھی اور ان کو دلہن کو مہندی کے کپڑے دینے جانا تھا.

"تمہیں آخر مسئلہ کیا ہے؟ کیوں میرے پیچھے پڑ گئی ہو؟" غازی صوفیہ کے کمرے میں اینٹر ہونے لگا تھا جب اس کو اندر سے صوفیہ کی جھنجھلائی ہوئی آواز آئی تھی. وہ وہیں رک گیا تھا.

www.novelsclubb.com

"تو وہ تمہارا مسئلہ ہے. میں کیا کروں مجھے کیوں گھسیٹ رہی ہو؟" غازی نے حیرت سے اس کی آواز سنی تھی. کیوں کہ وہ بہت کم غصہ ہوتی تھی. اب ایسا بھی کیا ہوا تھا کہ اس کو اتنا غصہ کرنا پڑ رہا تھا.

"تمہاری محبت تمہارا مسئلہ ہے زاشا. مجھے اس سے دور رکھو. میں نہ تمہارے بیچ میں ہوں. اور نہ میں تمہاری ہیلپ کرنے والی ہوں." صوفیہ کے غصے سے کہنے پر اور زاشا کا نام سن کر وہ اور بھی زیادہ حیرت زدہ ہوا تھا. لیکن وہ تاثرات چھپاتا. دروازہ بجا کر اندر کی جناب بڑھا تھا.

www.novelsclubb.com

"بھابھی کے کپڑے اماں کہہ رہی ہیں." غازی نے اس کے چہرے پر کچھ کھوجنے کی کوشش کی تھی. لیکن وہاں بلکل سکوت تھا. وہ آرام سے کھڑی سٹالر سیٹ کر رہی تھی.

"ہاں تم جاؤ میں لے جاتی ہوں." صوفیہ نے مڑ کر اس کو کہا اور جلدی جلدی جوتا پہنتی مہندی کی باسکٹ اٹھاتی نیچے کی طرف بڑھی تھی.

جب سانسیں اجلے چہروں کی...

تن من میں پھول سجاتی تھیں...

جب چاند کی رم جھم کرنوں سے...

سوچوں میں بھنور پڑ جاتے تھے...

جب ایک تلاطم رہتا تھا...

اپنے بے انت خیالوں میں...

ہر عہد نبھانے کی قسمیں...

خط خون سے لکھنے کی رسمیں...

غازی لیپ ٹاپ آن کرتا مسلسل صوفیہ کی غصے میں کی جانے والی باتوں کو سوچ رہا تھا۔ایسا بھی کیا ہوا تھا کہ اس کو زاشا پر غصہ کرنا پڑا۔زاشا کو کس سے محبت ہوئی جس کی وجہ سے وہ صوفیہ کو بیچ سے ہٹ جانے کا کہہ رہی تھی۔اس کو مہندی کے سونگس

www.novelsclubb.com

کا میڈ لے بنانا تھا. جس پر ان سب کزنز نے ڈانس کرنا تھا. وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ان دونوں کی باتوں کو سوچتا ہی جا رہا تھا.

**جب عام تھیں ہم دل والوں میں...**

**اب اپنے پھیکے ہونٹوں پر...**

**کچھ جلتے بجھتے لفظوں کے...**

**یاقوت پگھلتے رہتے ہیں...**

**اب اپنی گم سم آنکھوں میں...**

**کچھ دھول ہے بکھری یادوں کی...**

یہ لاسٹ سونگ تھا جس پر پریکٹس کرنی باقی تھی. اور اس میں سب کی جوڑیاں بنی تھی. صوفیہ نے پہلے ہی وردہ کے ساتھ پیئر نگ کر لی تھی. رامین اور کمال کی جوڑی تھی، زاشا اور غازی کی، زین اور محمد ساتھ تھے. زاشا آنکھوں ہی آنکھوں میں صوفیہ کو کچھ جتاتی ڈانس پر پریکٹس کر رہی تھی. جو کہ کسی اور نے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو

www.novelsclubb.com

غازی نے ضرور دیکھا تھا۔ وہ مزید الجھتا جا رہا تھا۔ اس کو اس الجھن سے لازمی نکلنا تھا۔

اب تو سوچ سوچ کر اس کا دماغ تقریباً تھک چکا تھا۔

**کچھ گرد آلود سے موسم ہیں...**

**اب دھوپ اگلتی سوچوں میں...**

**کچھ پیاں جلتے رہتے ہیں...**

**جتنی شاموں کا سونا ہے...**

**اس کو خاکستر ہونا ہے...**

**اب اپنے ویراں آنگن میں...**

**جتنی صبحوں کی چاندی ہے...**

صبح ہی صبح گھر میں اچھی خاصی چہل پہل تھی۔ ہر کوئی ادھر ادھر بھاگتا کام کرنے میں مصروف تھا۔

www.novelsclubb.com

"غازی بات سنو." غازی ابھی پہلی سیڑھی پر ہی تھا کہ صوفیہ نے اس کو پیچھے سے آواز دی تھی.

"ہاں؟" غازی نے وہیں کھڑے ہو کر مڑ کر اس سے پوچھا.

"الماری کے اوپر والے خانے سے بیگ اٹھانا ہے میرا ہاتھ نہیں پہنچ رہا کرسی پر کھڑے ہونے کے بعد بھی." صوفیہ نے آنکھیں پٹپٹاتے دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیوں کی نوک کو آپس میں ٹکراتے ہوئے معصومیت سے اپنا مدعا بیان کیا تھا.

www.novelsclubb.com

"ہاہاہا! چلو ٹڈی." اس کی بات پر اس کو چڑانا فرض سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ اس کے کمرے کی طرف بڑھا تھا. جہاں رامین بھی کھڑی اتارے جانے والے بیگ پر نظر رکھ کر کھڑی تھی.

اب یہ باتیں رہنے دیجے...

جس عمر میں قصے بنتے تھے...

اس عمر کا غم سہنے دیجے...

اب اپنی اجڑی آنکھوں میں...

جتنی روشن سی راتیں ہیں...

اس عمر کی سب سوغاتیں ہیں...

جس عمر کے خواب خیال ہوئے...

وہ پچھلی عمر تھی بیت گئی...

وہ عمر بتائے سال ہوئے...

اب اپنی دید کے رستے میں...

کچھ رنگ ہے گزرے لمحوں کا...

کچھ اشکوں کی باراتیں ہیں...

کچھ بھولے بسرے چہرے ہیں...

کچھ یادوں کی برساتیں ہیں...

www.novelsclubb.com

## یہ پچھلے عشق کی باتیں ہیں...!!!

"چلو بچو جلدی جلدی بیٹھو دیر ہوتی جارہی ہے." انجم صاحب نے گیٹ بند کرتے ہوئے سب کو ہدایت دی تھی. یہ سب لوگ ہال کے لیے نکل رہے تھے. جہاں مہندی کا فنکشن تھا. ایک گاڑی غازی چلا رہا تھا جس میں زاشا، صوفیہ، رامین اور وردہ بیٹھی تھیں. جب کہ باقی بڑے دوسری گاڑی میں آرہے تھے. سب لڑکوں نے بعد میں زرخاب کے ساتھ ہی اینٹری دینی تھی اس لیے وہ غائب تھے. غازی بھی ان کو چھوڑ کر جانے والا تھا. سب کے بیٹھنے کے بعد دونوں گاڑیاں ہال کی طرف بڑھی تھیں.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**مہندی.......**

**19 اگست، جمعرات**

**مہندی لگائے بیٹھے ہیں کچھ اس ادا سے وہ...**

www.novelsclubb.com

**مٹھی میں ان کی دے دے کوئی دل نکال کے..!!**

"صوفیہ تائی جان نے جو پھول دیے تھے وہ رکھ لیے تھے؟"گاڑی ہال کی جانب رواں دواں تھی جب ایک دم سے رامین نے یاد آنے ہر صوفیہ سے پوچھا تھا.

"اوہ شٹ!"صوفیہ نے اپنا ہاتھ ماتھے پر مارا تھا.اس کے رئیکشن سے سب سمجھ گئے تھے کہ وہ بھول گئی ہے.

"ایک کام دیا تھا امی نے وہ بھی ڈھنگ سے نہ ہوا."زاشا نے اونچی سرگوشی کی تھی.

www.novelsclubb.com

"غازی ہمیں چھوڑ کر گھر ہی جانا ہے تم نے تائی جان کے کمرے سے پھولوں کا ٹوکرا اٹھاتے آنا."صوفیہ نے زاشا کی بات کو ان سنا کر کے غازی کو کہا تھا.

"ہاں ٹھیک ہے لیتا آؤں گا."غازی نے اس کی بات ک جواب دیا تب تک ہال بھی آگیا تھا.وہ چاروں اتر کر اندر کی جانب بڑھی تھیں.جبکہ غازی وہیں کھڑا سب سے آخر میں چلتی صوفیہ کو دیکھ رہا تھا.جس نے آج مکمل پیلے کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا ساتھ

اس کے چولی بھی پیلی ہی تھی. بالوں کا میسی جوڑا اور ہلکے پھلکے میک اپ میں وہ اچھی لگ رہی تھی. باقی سب نے بھی لہنگا سیم پہنا بس چولیوں کا کلر الگ تھا. رامین کی پنک، وردہ کی اورنج، زاشا کی شاکنگ پنک تھی.

"صوفیہ چندا پھول کہاں ہیں؟" نائلہ بیگم نے صوفیہ کے پاس آکر پوچھا جو مہندی میں آئے کسی مہمان کا حال احوال جان رہی تھی. اس کی نیچر ہی ایسی تھی. چلبلی سی نرم گو. سب کا خیال رکھنے والی. سب لوگ اس کی نیچر کی وجہ سے اس کو پسند کرتے تھے.

www.novelsclubb.com

"تائی جان وہ میں بھول گئی تھی. غازی کو کہا ہے وہ لیتا ہوا آئے گا." صوفیہ نے مسکین سی شکل بنا کر جواب دیا تھا.

"چندا اس نے تو لڑکی والوں کے بعد آنا ہے." نائلہ بیگم نے پریشانی سے کہا تھا.

"اچھا آپ پریشان نہ ہوں میں اس کو کال کرتی ہوں ورنہ خود جاتی ہوں." صوفیہ نے بازو پر لٹکے پرس سے موبائل نکالتے ہوئے کہا تھا.

"تم کیسے جاؤ گی؟" نائلہ بیگم نے حیرت سے اس کو دیکھ کر پوچھا.

"آپ پریشان نہ ہوں میں کچھ کرتی ہوں." صوفیہ ان کو تسلی دیتی عبید صاحب کی جانب بڑھی تھی.

"بابا!" عبید صاحب کسی مہمان کے ساتھ کھڑے تھے اس لیے زرا فاصلے پر کھڑے ہو کر ان کو آواز دی تھی.

"ہاں جی؟" عبید صاحب نے اس کے پاس آکر پوچھا.

www.novelsclubb.com

"گاڑی کی چابی چاہیے." صوفیہ نے اپنا مدعا بیان کیا تھا.

"کیوں کیا کرنا ہے؟" عبید صاحب نے جیب سے چابی نکالتے ہوئے پوچھا.

"کچھ چیزیں رکھی تھی وہ نکالنی ہیں." ان کے ہاتھ سے چابی تھامتے ہوئے ان کو بہانہ گھڑا تھا. وہ باہر جانے سے پہلے سب پر ایک نظر ڈال کر گئی تھی کوئی فارغ ہو تو اس کو لے جائے لیکن سب کو مصروف دیکھ کر ارادہ ملتوی کرتی اکیلی ہی گاڑی لیتی گھر کی جانب بڑھی تھی.

جیسے ہی اس نے گاڑی سڑک پر دوڑائی تھی دو آنکھوں نے چہرے میں نحوست بھری مسکراہٹ سجا کر اس کو جاتے دیکھا تھا. غالباً اس کو اپنا اگلا ٹارگٹ مل گیا تھا.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

دلہن کی اینٹری ہو چکی تھی۔ سب لوگ اب دلہن کے گرد گھیرا لگائے بیٹھے تھے بیک گراؤنڈ پر مہندی کی مناسبت سے گانے لگے ہوئے تھے ہر کوئی ادھر ادھر جاتا مسکراتا انجوائے کر رہا تھا. جب ایک دم سے ہال کی لائٹس بند ہوئی تھیں. ہال میں اندھیرا ہونے سے خاموشی ہو گئی تھی تب ہی ڈی جے نے گانا بدلا تھا۔

www.novelsclubb.com

کی گوچی ارمانی پیچھے رول تی جوانی

چیک کر دی برینڈاں والے ٹیگ نی

کی گوچی ارمانی پیچھے رول تی جوانی

چیک کر دی برینڈاں والے ٹیگ نی

آجا دساں تینوں سوہنیے نی فیشن کی ہوندا

## تیرے یار دا تاں وکھرا سویگ نی

گانا چلتے ہی ایک سپاٹ لائٹ اینٹرینس کی طرف گئی تھی جہاں سے اب گانے کی آواز آہستہ ہونے کے بعد سپورٹس بائیک کی آواز آرہی تھی. سب لوگ حیرت سے ادھر دیکھ رہے تھے جب ایک بائیک جس پر ذین بیٹھا تھا جس نے وائٹ شلوار قمیض کے ساتھ گلے میں مہندی کی مناسبت سے چنری کا دوپٹہ ڈالا ہوا تھا اور آنکھوں پر کالا چشمہ لگا ہوا تھا. سب لوگوں نے حیرت سے دیکھا تھا. اس کے رکتے ہی سپاٹ لائٹ پھر سے اینٹرینس کی طرف بڑھی تھی۔ وہاں سے ایک اور بائیک اینٹر ہوئی تھی جس پر غازی بیٹھا اس نے بھی سیم ڈریسنگ کر رکھی تھی. بائیک کو ذین کے پاس روکتے ان دونوں نے ہائی فائیو دیا تھا. تیسری بائیک پر محمد کی اینٹری ہوئی تھی جو غازی اور اپنے درمیان ایک بائیک کی جگہ چھوڑ کر کھڑا ہوا تھا. اس نے رکتے ہی غازی اور ذین کو دیکھ کر ایک آنکھ دبائی تھی۔ چوتھی بائیک پر کمال تھا. جس نے بائیک روکنے کے بعد محمد کو ہائی فائیو دے کر باقی دونوں کو دیکھ کر آنکھ

www.novelsclubb.com

دبائی تھی. اب سپاٹ لائٹ نے چاروں کا احاطہ کیا ہوا تھا وہ چاروں بڑی شان سے بائیک سے اتر کر کھڑے ہوئے تھے.

"رامین آپی صوفی کہاں ہے؟" دلہے کی اینٹری دیکھتے ہوئے وردہ کو صوفیہ کا خیال آیا تھا جس کو اس نے کافی دیر سے نہیں دیکھا تھا.

"پتا نہیں ابھی تو یہیں تھی." وردہ کی بات سن کر رامین نے بھی ادھر ادھر دیکھا تھا. دونوں کا دھیان اینٹرینس سے ہٹ چکا تھا. وہ دونوں ادھر ادھر دیکھتی صوفیہ کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی. تب ہی اینٹرنس سے پانچویں بائیک کی اینٹری ہوئی تھی. بائیک پر بیٹھے نفس کو دیکھ کر سب کا منہ حیرت سے کھلا تھا جب کہ پہلے چار بائیکرز اس کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے.

"آپی." وردہ کی نظر اچانک اینٹرینس پر لوٹی تو وہ حیرت زدہ سی رامین کو مخاطب کرنے لگی جو اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتی باقیوں کی طرح حیرت زدہ ہوئی تھی. پانچویں بائیک پر صوفیہ اپنے لہنگے سمیت بیٹھی تھی آنکھوں پر کالا چشمہ

www.novelsclubb.com

لگائے وہ ایکسائٹڈ سی باقی چاروں کو دیکھ رہی تھی. وہ بھی بائیک سے اتری تھی. اب وہ لوگ سٹیج کی طرف جانے والے راستے پر لائن بنائے مہذب سے کھڑے تھے۔ تب ہی زرخاب کے دوست لال دوپٹے کے سائے میں زرخاب کو لیے ان کے پیچھے آکر کھڑے ہوئے تھے. ان مہذب بائیکرز میں ایک دم ہلچل سی مچی تھی اور وہ پانچوں ہاتھ اٹھاتے ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑا ڈالنا شروع ہو چکے تھے. تب ہی ایکسائٹڈ سی وردہ اور رامین نے بھی ان کو جوائین کر لیا تھا. البتہ زاشا صوفیہ کی وجہ سے جلتی کڑھتی اپنی جگہ سے ایک انچ نہیں ہلی تھی.

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

آئی مہندی کی یہ رات

ہے لائی سپنوں کی بارات

سجنیا ساجن کے ہے ساتھ

رہے ہاتھوں میں ایسے ہاتھ

**گوری کر کے سنگھار، گوری کر کے سنگھار.**

"تم کیسے ان لوگوں کی اینٹرینس میں آگئی تم تو آگئی تھی حال ہمارے ساتھ ہی." سٹیج پر رسم چل رہی تھی جس کی وجہ سے فل وقت بچہ پارٹی سائیڈ پر تھی ان کی باری آخر میں تھی تب ہی وردہ نے صوفیہ کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا.

"میں پھول لینے گئی تھی گھر." صوفیہ نے بتانا شروع کیا تھا.

"صوفیہ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" صوفیہ اپنے کمرے سے نکلتی نیچے جا رہی تھی جب غازی کے کمرے سے نکلتے کمال نے اس کو دیکھ کر پوچھا تھا.

"یہ پھول بھول گئی تھی لینے آئی تھی جا رہی ہوں." صوفیہ جلدی جلدی بتاتی لہنگا سنبھالتی جانے لگی تھی.

"کس کے ساتھ آئی ہو؟" کمال نے حیرت سے دیکھ کر اس سے پوچھا. تب ہی وہاں غازی بھی آگیا تھا.

"اکیلی." ان دونوں کے چہروں کو دیکھتے ہوئے اس نے ہلکی آواز میں جواب دیا تھا.

www.novelsclubb.com

"تم پاگل ہو. کہا تھانا بجھوادوں گا پھر کونسی ایمر جنسی تھی. "غازی کو اس کی بات پر غصہ ہی تو آیا تھا.

"تائی اماں کہہ رہی تھی دلہن نے پہلے آنا ہے. "اس کے غصے سے خائف ہوتی وہ ہلکی آواز میں بڑبڑائی تھی.

"لاؤ دو چو کیدار کے ہاتھ بجھواتا ہوں. اور خبر دار جو تم ادھر سے ہلی بھی تو. "اسکو وارن کرتا اس کے ہاتھ سے پھول لیتا نیچے کی جانب بڑھا تھا. جبکہ صوفیہ کھڑی برے برے منہ بنا رہی تھی.

www.novelsclubb.com

" صحیح غصہ کیا ہے اس نے اکیلی رات کے وقت منہ اٹھا کر آگئی ہو. واپس تو اکیلے میں بھی نہ جانے دیتا. "کمال نے اس کو منہ بناتا دیکھ کر کہا تھا. صوفیہ نے جواب میں مزید گندی شکل بنائی تھی.

"اچھا چلو اب. ایک بائیک خالی ہے تم ہمارے ساتھ اینٹری میں آجاؤ." کمال نے اس کو پیار سے پچکارتے ہوئے کہا تو وہ ویسے ہی منہ بناتی اس کے ساتھ چل دی تھی.

"اوہ! اچھا. ہماری پیاری صوفیہ ڈانٹ کھا کر آئی ہیں." اس کی پوری بات سننے کے بعد وردہ نے اس کو چھیڑا تھا.

"منہ بند کرلو توڑ دوں گی ورنہ." صوفیہ نے اس کی طرف تنبیہی نظروں سے دیکھ کر کہا تھا. اور اٹھ کر سٹیج کی طرف بڑھی تھی. وردہ بھی ہنستی ہوئی اس کے پیچھے گئی تھی.

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

نچدے نے سارے رل مل کے

آج ہل ڈل کے

یہ سارے کے سارے نظارے،

www.novelsclubb.com

نچدے نے سارے رل مل کے

آج ہل ڈل کے

یہ سارے کے سارے نظارے،

کھسماں نوں کھانے!

رسم کے بعد بچہ پارٹی اپنے ڈانس کے جوہر دکھانے ڈانڈ فلور پر آ گئے تھے. سب سے پہلے ان سب نے گروپ ڈانس کیا تھا. سب بہت ہی اچھے سے تمام سٹیپس کر رہے تھے. ایک گانا ختم ہونے کے بعد درمیان میں سیٹ ہونے کے لیے میوزک ڈالا تھا. کمال نے اس میوزک کو بھی نہ چھوڑا تھا. اس میوزک پر بھی ڈانس کرنے سے بعض نہیں آیا تھا. سب لوگ اس دیوانے کو دیکھ کر ہنس رہے تھے. سب کے ڈانس ختم ہونے کے بعد سب لوگ ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑے ڈال رہے تھے.

سب لوگوں کے چہروں پر خوشی تھی. سب نے زرخاب اور لیلیٰ کو بھی سٹیج پر گھسیٹ لیا تھا. وہ دونوں بھی ساری شرم بھلائے بھنگڑے ڈالنے میں مصروف تھے.

www.novelsclubb.com

صوفیہ، لیلیٰ اور زرخاب تینوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے گول گول ٹپے مارتے گھومتے جا رہے تھے. ان کو ایسے دیکھ کر زاشا کے دماغ میں شیطانی خیال آیا تھا جس نے اس کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ بکھیر دی تھی.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

20 اگست، جمعہ

بارات.......

www.novelsclubb.com

ہیر یے سہرا باندھ کے میں تو آیا رے

ڈولی بارات بھی ساتھ میں، میں تو لایا رے

اب تو نہ ہوتا ہے اک روز انتظار

سوہنڑی آج نہیں تو کل ہے

تجھ کو تو بس میری ہونی رے

**تینوں لے کے میں جاواں گا**

**دل دے کے میں جاواں گا....**

"صوفیہ جا کر زرخاب کو دیکھو تیار ہوا یا نہیں۔" نائلہ بیگم نے صوفیہ کو نیچے آتا دیکھ کر کہا تھا۔ جس نے لیمن کلر کے شرارے پر وائٹ کرتی پہن رکھی تھی اور ساتھ لال رنگ کا دوپٹہ ایک کندھے پر ڈالا ہوا تھا۔ بالوں کی درمیان والی مانگ نکال کر بندیا لگائی ہوئی تھی اور چالون کو سٹریٹ کر کے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔ ہلکے سے میک اپ میں وہ پیاری لگ رہی تھی۔

"زرخاب بھائی آپ تیار ہیں؟" زرخاب کے کمرے کے دروازے کو بجا کر اس نے اونچی آواز میں پوچھا تھا۔

"صوفی یار شیروانی کے بٹن نہیں بند ہو رہے۔" کمرے سے زرخاب کی جھنجھلائی ہوئی آواز آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"غازی تم روم میں ہو؟"صوفیہ نے اس کے دروازے سے ہٹ کر غازی کے کمرے کا دروازہ بجایا تھا.

"ہاں کیا ہوا؟"غازی نے کف کے بٹن لگاتے ہوئے دروازہ کھول کر پوچھا تھا.غازی نے بلیک کرتا شلوار کے ساتھ بلیک ہی کھیڑی پاؤں میں پہنی ہوئی تھی.

"بھائی کو دیکھے ان کی شیر وانی کے بٹن نہیں بند ہو رہے."صوفیہ نے اس کو کہا اور دوبارہ نیچے کی طرف بڑھی تھی.غازی سر ہلاتا زرخاب کے کمرے کی طرف گیا تھا. زاشا جو موقع کی تلاش میں تھی صوفیہ کا محتاط انداز دیکھ کر جل بھن گئی تھی.اس کو بہت جلد اور بہت ہی اچھا موقع چاہیے تھا صوفیہ کو نیچا دکھانے کا.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**پہنچوں میں کس کی کہنہ حقیقت کو آج تک...**

**انشا مجھے ملا نہیں اپنا ہی کچھ سراغ..!!!**

www.novelsclubb.com

"عبید کیا ہوا ہے ؟"سب لوگ ہال میں پہنچ چکے تھے جب عبید صاحب کو الگ تھلگ پریشان بیٹھا دیکھ کر انجم صاحب ان کے ساتھ بیٹھ کر ان سے پوچھ رہے تھے.

"کچھ نہیں بس اپنی بچیوں کے لیے پریشان ہوں."عبید صاحب نے اپنے بھائی کو اپنی پریشانی بتائی تھی.

"کچھ ہوا ہے کیا؟"انجم صاحب نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تھا.

www.novelsclubb.com

"پتا نہیں بس دل پریشان ہے دونوں کی طرف سے. لیکن صوفیہ کی طرف سے زیادہ. وہ بہت معصوم اور سادہ دل کی ہے."عبید صاحب نے بھائی کو سب بتایا تھا.

"فکر مت کرو ہم ہیں نا. کچھ نہیں ہوگا دونوں کو."انجم صاحب نے ان کو دلاسہ دیا تھا. جبکہ انکی باتیں سنتے غازی نے ایک نظر مڑ کر سٹیج پر سب کے ساتھ کھلکھلاتی صوفیہ کو دیکھا تھا. اور سوچا تھا کیا واقعی اس کو کچھ ہو سکتا تھا؟

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**فنا ہی کا ہے بقا نام دوسرا انجمؔ...**

**نفس کی آمد و شد موت کا ترانہ ہے..!!!**

"صوفیہ تم میرے ساتھ میری گاڑی میں واپس چلو گی."رخصتی سے زرا دیر پہلے غازی نے صوفیہ کے پاس آکر اس کو کہا تھا.

"کیوں میں جیسے آئی تھی ویسے ہی جاؤں گی."وہ مہندی پر اس کی ڈانٹ کے بعد سے اب تک اس سے ناراض تھی.اس لیے اس نے منہ بنا کر اس کو جواب دیا تھا.

www.novelsclubb.com

"میں جو کہہ رہا ہوں اس کو دماغ میں ڈالو."غازی نے اس کے خفا انداز کو نظر انداز کر کے کہا تھا. جس پر صوفیہ کا مزید منہ بنا تھا.

"ہاں ہاں مجھ معصوم کو ڈانٹتے رہنا.جب مر جاؤں گی نہ پھر ڈھونڈنا صوفیہ کہاں ہے ڈانٹنا ہے میں نے اسکو."صوفیہ غصے سے تن فن کرتی اس کو کہتی وردہ کی طرف بڑھی تھی کیوں کہ اس کا غازی کے ساتھ جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا.جبکہ غازی نے اس کی فضول گوئی پر ناگواری سے اس کو جاتا دیکھا تھا.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**یہ حسرت رہ گئی کیا کیا مزے سے زندگی کرتے...**

**اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغباں اپنا..!!!**

"زرخاب بھائی نے کینیڈا کب جانا ہے؟" وردہ اور صوفیہ، صوفیہ کے روم میں لیٹی ہوئی تھیں. جب وردہ نے بات شروع کی تھی.

"پرسوں جانا ہے." کمرہ سمیٹتی صوفیہ نے اس کو بتایا.

www.novelsclubb.com

"ویسے یار میں تو زاشا کو دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہی تھی." وردہ ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی.

"کیوں بھئی ایسا کیا کر دیا اس نے؟" صوفیہ نے دوپٹہ کو الماری میں لٹکاتے ہوئے ہنستے ہوئے پوچھا.

"غازی بھائی کے آگے پیچھے گھوم رہی تھی۔ اور تمہیں تو خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔" وردہ نے اس کے ہنسنے کے باوجود بھی بڑی سنجیدگی سے زاشا کو ڈسکس کیا تھا۔

"اس کے مطابق اس کو غازی سے محبت ہو گئی ہے اور میں ان دونوں کے بیچ میں آ رہی ہوں۔" صوفیہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور وردہ کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔ ان دونوں کی ایج میں پانچ سال کا فرق تھا لیکن پھر بھی دونوں میں حد سے زیادہ دوستی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کو ہر بات بلا جھجک بتا دیتی تھیں۔ ان کی دوستی پورے خاندان کے لیے مثالی دوستی تھی۔

"ہیں! لیکن غازی بھائی تو تمہیں پسند کرتے ہیں۔" وردہ کو اس کی بات سن کر حیرت ہی تو ہوئی تھی۔

"استغفار! کچھ بھی بولتی ہو۔" صوفیہ نے اس کی بات مذاق میں اڑائی تھی۔

"نہ مانو۔ اک دن تمہیں پتا لگ ہی جائے گا۔" وردہ نے منہ بسور کر اس کو کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ ایک دن جب آئے گا تب دیکھیں گے سو جاؤ اب. صبح ولیمہ بھی ہے."صوفیہ نے تکیہ سیٹ کرتے ہوئے اس کو کہا تھا. جو خفگی سے منہ پھلاتی اس سے منہ پھیر کر لیٹ گئی تھی. اس کی حرکت پر صوفیہ مسکرائی تھی. لیکن کچھ کہا نہیں کیوں کہ اس وقت اس کو شدید نیند آئی تھی. اس کو منانے کا پلین صبح رکھ کر وہ بھی لمبی تان کر سو گئی تھی.

..............................................

www.novelsclubb.com

21 اگست، ہفتہ

ولیمہ

"چلو بچوں نکلو سب جلدی جلدی."عبید صاحب نے گیلری میں کھڑے ہو کر اونچی آواز میں کہا تھا. سب لوگوں سے ہال کے لیے نکلنا تھا. ان کے ہال پہنچنے کے گھنٹے بعد دلہا دلہن کی اینٹری ہونی تھی.

"امی صوفیہ کہاں ہے؟"زرخاب نے نائلہ بیگم کے پاس آ کر ان سے پوچھا تھا.

"اس کو میں نے لیلیٰ کے ساتھ پارلر بھیجا ہے." نائلہ بیگم نے دوپٹہ سر پر جماتے ہوئے جواب دیا تھا.

"ان کو پارلر سے واپس لینے کس نے جانا ہے؟" زرخاب نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا برش اٹھا کر بالوں میں پھیرتے ہوئے پوچھا تھا.

"تم چلے جانا یا پھر غازی کو کہنا. اور خبر دار تم دونوں کے علاوہ کوئی گیا وہاں تو." نائلہ بیگم اس کو سختی سے کہتی باہر کی طرف بڑھی تھیں جبکہ زرخاب بھی کندھے اچکاتا غازی کی طرف بڑھا تھا.

www.novelsclubb.com

..............................

**وہ جو پہلا تھا اپنا عشق وہی...**

**آخری واردات تھی دل کی...!!!**

"غازی نکلے نہیں ہوا بھی تک تم؟" شگفتہ بیگم نے غازی کے پاس آکر پوچھا جو موبائل پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا.

"کہاں جانا تھا چاچی ؟" غازی نے موبائل بند کرتے ہوئے حیرت سے پوچھا.

"اللہ اللہ ! میں کیسے بھول گیا. آپکی بیٹی تو کچا چبا جائے گی." غازی نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا اور باہر کی طرف بڑھا تھا. شگفتہ بیگم نے اس کی بڑبڑاہٹ پر اس کو مسکرا کر دیکھا تھا.

پارلر کے باہر پہنچ کر اس نے صوفیہ کو کال کی تھی۔ وہ کار کے بونٹ پر ٹیک لگا کر کھڑا موبائل چلا رہا تھا. جب اس دائیں جانب سے لیلی' اور صوفیہ آ رہی تھیں. صوفیہ نے لیلٰی کے گاؤن کی ٹیل کو پکڑا ہوا تھا. لیلہ کا ڈریس بہت ہی پیارا تھا. گرے کلر کا ٹیل گاؤن جس کے ساتھ بلیو دوپٹہ ایک سائیڈ پر کندھے پر ڈالا ہوا تھا. کندھوں تک آتے بالوں کو سٹریٹ کر کے کھلا چھوڑا تھا جبکہ درمیان کی مانگ نکال کر اس میں بندیا سجائی ہوئی تھی. وہ بہت پیاری لگ رہی تھیں.

"غازی جلدی دروازہ کھولو گاڑی کا. "صوفیہ نے گاڑی کے پاس آ کر غازی کو کہا.

غازی نے موبائل کوٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے اس کی طرف دیکھا تھا. وہ ایک

www.novelsclubb.com

بے اختیاری نظر جو صوفیہ کی طرف اٹھی تھی واپس مڑنے سے انکاری تھی. صوفیہ نے بلیک میکسی پر بلیک حجاب لیا ہوا تھا بازو میں بلیک دوپٹہ ڈالا ہوا تھا. حجاب سے نکلتی ماتھے پر گرتی بندیا کی چمک ہی نرالی تھی. پاؤں میں بلیک جو گرز تھے. جو کہ لمبی میکسی کی وجہ سے نظر نہیں آتے تھے.

"اب تم کہاں جا رہی ہو؟" غازی نے اس کو لیلہ کو بیٹھا کر واپس جاتے دیکھ کر پوچھا.

"اندر چیزیں پڑی ہیں وہ لے کر آتی ہوں." صوفیہ اس کو بتاتی دوبارہ اندر کی طرف بڑھی تھی جبکہ وہ گاڑی میں بیٹھ گیا تھا.

"دیور جی آج تو بڑی میچنگز ہو رہی ہیں." لیلہ نے اس کے بیٹھنے کے بعد مسکراہٹ دبا کر اس کو چھیڑا تھا. جس نے بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا.

"کیا مطلب بھابھی؟" غازی انجان بنا تھا یا انجان تھا یہ بتانا مشکل تھا.

www.novelsclubb.com

"ارے بھئی صوفیہ کی بات کر رہی ہوں۔" لیلہ بھابھی نے مسکرا کر اس کو کہا تو اس نے ایک نظر اپنے سوٹ کو اور پھر پارلر سے میکسی سنبھال کر نکلتی صوفیہ کو دیکھا۔

"ہاہاہا! دوستوں کی ایسی میچنگز ہوتی رہتی ہیں بھابھی۔" غازی نے ہنس کر ان کی بات کا جواب دیا تھا۔ جواب میں وہ بھی ہنس دی تھیں۔ تب ہی صوفیہ کار کا دروازہ کھول کر بیٹھی تھی اور گاڑی ہال کی طرف بڑھی تھی۔

..............................................

www.novelsclubb.com

**اس شوخ کے ولیمہ میں کھا کر چکن پلاؤ....**

**کنکی کے چاولوں کا مزا یاد آگیا...!!!!**

"صوفیہ میکسی سنبھالتی ادھر سے ادھر پھرتی مہمانوں کو دیکھ رہی تھی۔ صرف صوفیہ ہی نہیں آج دولوگوں کی نظریں بھی صوفیہ کا طواف کر رہی تھیں۔ جن سے انجان وہ ہنستی مسکراتی تتلی کی طرح اڑتی پھر رہی تھی۔

"صوفیہ بات سنو۔" صوفیہ سٹیج کی طرف بڑھ رہی تھی جب نائلہ بیگم نے اس کو اپنے پاس بلایا تھا۔

"میں انگوٹھیاں کار میں بھول آئی ہوں وہ تو نکال لاؤ۔" نائلہ بیگم نے اس کے پاس آنے کے بعد اس کو کہا تھا۔

"جی میں جاتی ہوں۔" یہ کہتی صوفیہ میکسی کو ذرا سا ہاتھوں سے اٹھاتی باہر کی طرف بڑھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"رکو صوفیہ۔" صوفیہ ابھی اینٹرینس پر پہنچی تھی جب پیچھے سے اس کو زاشا نے آواز دے کر روکا تھا۔

"کیا ہوا؟" صوفیہ نے مڑ کر اس کو دیکھ کر پوچھا۔

"یہ چابیاں مجھے دو۔" زاشا نے ہاتھ آگے کر کے گاڑی کی چابیاں مانگی تھیں۔

"کیوں کیا ہوا؟" صوفیہ نے حیرت سے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا تھا۔

"نائلہ مامی کی چھوٹی بہو تو میں نے بننا ہے تو ابھی سے ان کے کام کرنے کی عادت ڈالنا چاہ رہی تھی." زاشا نے اس کے کان کی طرف جھکتے ہوئے سرگوشی کی اور اس کے ہاتھ سے آرام سے چابیاں نکال لی. صوفیہ نے اس کو حیرت سے باہر کی طرف بڑھتا دیکھا۔

"میری بلا سے جو مرضی کرے." صوفیہ اس کے اوجھل ہوتے کندھے اچکا کر کہتی دوبارہ سٹیج کی طرف بڑھی کیوں کو اس کو کافی دیر سے لیلہ بلا رہی تھی.

www.novelsclubb.com

..........................................

**کسی کی بزم طرب میں حیات بٹتی تھی...**

**امیدواروں میں کل موت بھی نظر آئی..!!!**

"بھابھی کہاں ہے بھائی؟" صوفیہ نے دروازے میں کھڑے ہو کر زرخاب سے پوچھا تھا. یہ ولیمہ کی شام کی بات ہے سب لوگ ولیمہ کے بعد گھر آ گئے تھے جب

صوفیہ کو لیلہ نے پیکنگ میں ہیلپ کرنے کا کہا تھا اسی لیے وہ ان کے کمرے میں آئی تھی.

"وہ باتھ روم گئی ہے آ جاؤ تم." زرخاب بھائی نے مسکرا کر کہا تو وہ سر ہلاتی اندر آئی تھی.

"بھائی آپ لوگ رک نہیں سکتے؟" یہ بات کرتے صوفیہ کے لہجے میں اداسی خود ہی در آئی تھی.

"میری جاب نہ ہوتی کبھی نہ جاتا." زرخاب نے مسکرا کر اس کو جواب دیا.

"میں آپ کو بہت مس کروں گی." صوفیہ نے اداسی سے مسکراتے ہوئے کہا تھا.

"تمہیں تو میں مس کرواتی ہوں رکو زرا." دروازے کے باہر سے گزرتی زاشا نے زہرخند مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

www.novelsclubb.com

"مامی! مامی اوپر آئیں." زاشا نے وہیں سے کھڑے ہو کر آواز لگائی ے ھی اور ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی تھی. اسکی آواز سن کر غازی، رامین، وردہ، کمال صوفیہ اور زرخاب بھی کمرے سے نکلے تھے.

"کیا ہوا ہے زاشا؟" زرخاب نے آگے بڑھ کر زاشا سے پوچھا تھا. زاشا نے جواب میں کچھ نہیں کہا تھا بس خاموشی سے آنکھوں میں نفرت لیے صوفیہ کو دیکھے جا رہی تھی جو خود حیران و پریشان زرخاب کے کمرے کے دروازے میں کھڑی تھی.

www.novelsclubb.com

اتنے میں شگفتہ بیگم، نائلہ بیگم اور شائستہ بیگم بھی ہانپتی کانپتی اوپر آئی تھیں.

"کیا ہوا ہے زاشا ٹھیک ہو تم؟" شائستہ بیگم نے آگے بڑھ کر پریشانی سے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا.

"جی اماں میں ٹھیک ہوں بس کسی پارسا کے کرتوت کھولنے تھے." اپنی ماں کا جواب دے کر اس نے آخر میں صوفیہ کو دیکھا تھا. وردہ اور غازی نے ایک دم صوفیہ کو دیکھا تھا.

"کیا مطلب ؟"نائلہ بیگم نے نا سمجھی سے پوچھا تھا.اتنے میں لیلہ بھی صوفیہ کے ساتھ سے کمرے سے نمودار ہوئی تھی اور سرگوشی میں صوفیہ سے اس سب کی وجہ پوچھ رہی تھیں جس کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ بس یک ٹک زاشا کو دیکھ رہی تھی.

"پوچھیں اپنی لاڈلی سے اس وقت زرخاب کے کمرے میں کیا کر رہی تھی ؟"زاشا نے عجیب سے لہجے میں کہتے صوفیہ کو دیکھا تھا.

www.novelsclubb.com

"کیا بکواس ہے یہ ؟"زرخاب تو اس کی بات پر بھڑک ہی گیا تھا.

"یہ وہی بکواس ہے جو ابھی آپکے کمرے میں چل رہی تھی."زاشا نے عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ زرخاب کو دیکھا تھا.

"ایکسکیوز می !ابھی میرے پاس ٹائم نہیں ہے مجھے پیکنگ کرنی ہے یہ ڈرامہ کسی اور وقت کے لیے رکھ لیں. چلو صوفی."لیلہ آرام سے کہتی صوفیہ کا ہاتھ پکڑ کر کمرے

میں چلی گئی تھی. زاشا نے زرد پڑتی رنگت کے ساتھ اس کو جاتے دیکھا تھا. لیلہ بھابھی کو تو وہ بھول ہی گئی تھی.

"شرم آنی چاہیے تمہیں زاشا حیدر. شیم آن یو." زرخاب نخوت سے کہتا کمرے میں چلا گیا تھا. جب کے باقی سب بھی ملامتی نظریں اس پر ڈالے واپس جا رہے تھے. تب ہی وردہ قدم قدم چلتی اس کے سامنے آئی تھی اور ہاتھ باندھ رکھڑی ہوئی تھی.

www.novelsclubb.com

"آئندہ صوفیہ کے لیے اپنی زبان سے بکواس نکالی تو میں وردہ تنویر قسم کھا کر کہتی ہوں یہ زبان دوبارہ بولنے کے قابل نہیں رہے گی." وردہ نفرت سے پھنکارتی اس کو کہتی واپس صوفیہ کے کمرے میں جا چکی تھی. جبکہ اپنے کمرے میں کھڑے غازی مسکرایا تھا. وہ وردہ کی بات سن چکا تھا اور اسے یقین تھا وردہ نے جو کہا ہے وہ کر بھی سکتی ہے.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**یہ ہم ہی جانتے ہیں جدائی کے موڑ پر...**

**اس دل کا جو بھی حال تجھے دیکھ کر ہوا..!!!**

"صوفیہ، وردہ اب نکل بھی آؤ کمرے سے دیر ہو رہی ہے۔" غازی کوئی دسویں دفع آ کر ان کا دروازہ بجا رہا تھا۔ ان تینوں نے زرخاب اور لیلہ کو ائیر پورٹ چھوڑنے جانا تھا۔ لیکن مجال ہے جو دونوں کمرے سے نکل رہی ہوں۔

"چلو وردہ اس سے پہلے کہ غازی دروازہ توڑے۔" صوفیہ نے پرس بازو پر ٹکاتے ہوئے کہا۔ اس نے فل وائٹ پیروں تک آتی فراک پہنی ہوئی تھی ساتھ اسی کے دوپٹے سے حجاب کیا ہوا تھا۔ وردہ نے بھی اس کی طرح کا فراک پہنا تھا۔ وہ دونوں ہمیشہ ایک سی ڈریسنگ کرتی تھیں۔ ان کے آدھے سے زیادہ کپڑے ایک جیسے تھے۔

"ہاں ہاں چلو ورنہ تمہارا وہ پاگل کزن مزید پاگل ہو جائے گا۔" وردہ نے اس کے ساتھ کمرے سے نکلتے ہوئے کہا ساتھ ہی سر پیچھے پھینک کر ہنسی تھی جیسے اپنی بات کو خود ہی انجوائے کیا ہو۔ صوفیہ بھی اس کی بات پر ہنسی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ نو!" سیڑھی پر قدم رکھتے ہی صوفیہ سر پر ہاتھ مار کر رکی تھی.

"کیا ہوا؟" وردہ نے رک کر اس سے پوچھا.

"کچھ نہیں تم چلو میں آئی." صوفیہ اس کو کہتی کمرے کی طرف گئی تھی.

کمرے سے موبائل اٹھا کر کمرے کا دروازہ بند کر کے مڑی تو زاشا کے سامنے آ جانے کی وجہ سے اس کو رکنا پڑا تھا.

"غازی سے دور رہو ورنہ میں تمہیں برباد کر دوں گی صوفیہ برباد." زاشا نے آنکھوں میں نفرت لیے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی.

"یو نو واٹ زاشا! تم بھاڑ میں جاؤ." صوفیہ ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے کھڑی ہوئی اور آرام سے اس کو کہتی نیچے کی جانب بڑھی تھی جہاں سب اسی کا ہی انتظار کر رہے تھے.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**دیکھا ہے زندگی کو کچھ اتنے قریب سے...**

**چہرے تمام لگنے لگے ہیں عجیب سے..!!!!**

"یہ زاشا کو ہوا کیا ہے. میں نے بہت دفع تم دونوں کو اس کشیدگی میں دیکھا ہے."

وہ لوگ زرخاب کو ائیر پورٹ پر چھوڑ کر واپس آرہے تھے جب غازی نے ہلکی سی گردن موڑ کر ساتھ بیٹھی صوفیہ کو دیکھ کر کہا تھا.

"کچھ نہیں ہوا ہو جائے گی ٹھیک." صوفیہ نے لاپرواہی سے جواب دیا تھا.

"جیلس ہے وہ صوفیہ سے." وردہ نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی.

"وہ کیوں ہو گی جیلس مجھ سے. کچھ بھی مت بولا کرو." صوفیہ نے پیچھے مڑ کر اس کو دیکھا تھا اور ذرا خفگی سے کہا تھا.

"مانو یا نہ مانو جیلس ہے وہ تم سے." وردہ ابھی بھی اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی.

"اچھا چلو مان لیا ہے جیلس. تو کیوں ہے؟ کیا ہے ایسا میرے پاس؟" صوفیہ اچھا خاصا جھنجھلائی ہوئی تھی.

www.novelsclubb.com

"تمہارے پاس میرے اور غازی جیسا دوست ہے. اور سب کا بے شمار پیار ہے."

وردہ نے فخریہ انداز میں گردن اکڑا کر کہا تھا.

"بکومت وردہ اس کے پاس بھی دوست ہیں اور سب کا پیار بھی ہے." صوفیہ نے خفگی سے کہا تھا.

"آئی تھنک وردہ کا پوائنٹ ویلڈ ہے." غازی نے سوچنے والے انداز میں کہا تھا ساتھ ہی دو انگلیوں سے اپنی داڑھی کو سہلایا تھا.

www.novelsclubb.com

"پلیز غازی اب تم نہ وردہ کی زبان بولنا." صوفیہ نے جھنجھلا کر کہا تھا.

"تم نہ مانو لیکن وجہ یہی ہے." وردہ نے منہ بسور کر کہا اور سینے پر ہاتھ باندھ کر منہ بنا کر پیچھے کو ہو کر بیٹھ گئی تھی. اس کے بعد گاڑی میں مسلسل خاموشی تھی. تینوں اپنی اپنی سوچوں میں بہت دور نکلے ہوئے تھے. سہی تو کہتی تھی وردہ زاشا صوفیہ سے جیلس تھی. اور جب جیلسی درمیان میں آجائے تو بہت کچھ خراب ہو سکتا ہے بہت کچھ.

**یہ بازی محبت کی بازی ہے ناداں...**

**اسے جیتنا ہے تو ہارے چلا جا..!!!!**

ان سب کے ائیر پورٹ کے لیے نکل جانے کے بعد زاشا کار لے کر وکٹوریہ لاؤنج کیفے چلی گئی تھی. جب بھی وہ پریشان ہوتی تھی یا کچھ سوچنا ہوتا تھا تو وہ وہیں چلی جاتی تھی. وہاں وہ ایک کونے کی ٹیبل پر بیٹھی سوچوں میں گم تھی جب اس کے سامنے کوئی آکر بیٹھا تھا.

"ہیلو ڈیئر کزن۔" بڑی بڑی مونچھیں جو کہ سانولے رنگ پر ہیبت ناک لگ رہی تھیں. چہرے پر چھائی نحوست چھلکاتے پیلے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے وہ زاشا کو دیکھ رہا تھا.

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" زاشا کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے جیسے اس سے کراہیت آرہی ہو.

www.novelsclubb.com

"کام پڑ گیا ہے تم سے۔" اس نے مسکراتے ہوئے اس کو کہا تھا. چنگیز زاشا کے تایا کا بیٹا تھا. اس کے کرتوت کچھ خاص اچھے نہیں تھے۔ وہ لڑکیوں کی سمگلنگ میں ملوث تھا.

"میرے سے کیا کام پڑ گی ہے تمہیں؟" زاشا نے حیرت سے اسے دیکھ کر پوچھا.

"تمہاری کزن چاہیے تمہارے چھوٹے ماموں کی بیٹی." چنگیز نے دانت نکوستے ہوئے کہا تھا.

www.novelsclubb.com

"کونسی والی چھوٹی یا بڑی؟" زاشا نے نارمل ہوتے ہوئے پوچھا.

"چھوٹے والی." چنگیز کے تاثرات نہیں بدلے تھے وہ ویسے کا ویسے ہی بیٹھا تھا.

"کیوں چاہیے؟" زاشا کے چہرے پر زرا سختی آئی تھی.

"اس جیسا کامل حسن تو بیچنے کے لیے ہوتا ہے. اس سے بہت پیسا ملے گا اپن کو. اپن امیر ہو جائے گا." چنگیز نے خبیث سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا تھا.

"بکواس بند کرو اپنی. میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرنے والی." زاشا اس کی بات سن کر غصے سے کہتی اٹھی تھی. اسے جواب دے کر وہ باہر کی جانب بڑھی تھی.

"جب ارادہ بدل جائے تو بتا دینا میرے کو." چنگیز نے زاشا کو پیچھے سے ہانک لگائی تھی جبکہ وہ اسے نظرانداز کی گاڑی کی طرف بڑھی تھی.

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**ہوئی تھی اک خطا سرزد سو اس کو مدتیں گزریں...**

www.novelsclubb.com

**مگر اب تک مرے دل سے پشیمانی نہیں جاتی..!!!**

ایک ہفتے بعد....

شادی گزرے اور زرخاب کو کینیڈا گئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا آہستہ آہستہ سب لوگ واپس روٹین میں آرہے تھے. یونیورسٹی کھلنے میں ٹائم تھا تو سب ہی کبھی ایک کونے میں تو کبھی دوسرے کونے میں موبائل یا لیپ ٹاپ یوز کرتے نظر آتے تھے. غازی کا ذیادہ وقت جاب میں گزرتا تھا. غازی، کمال اور رامین کی ڈگری

کمپلیٹ ہو گئی تھی. رامین کا کچھ عرصے بعد آگے پڑھنے کا ارادہ تھا اس لیے اس نے جاب نہیں کی تھی. لیکن غازی اور کمال کو اتفاق سے ایک ہی جگہ اچھی جاب مل گئی تھی. ستمبر کے اوائل دن تھے. گرمی کا زور ٹوٹنا شروع ہو چکا تھا لیکن ابھی مکمل طور پر گرمی گھٹی نہیں تھی.

"صوفیہ یہاں کیا کر رہی ہو؟" رامین اپنے کمرے میں جا رہی تھی جب اسے صوفیہ ٹیرس پر کھڑی نظر آئی.

"کچھ سوچ رہی تھی." صوفیہ اسی پوزیشن میں کھڑی نیچے دیکھتی جا رہی تھی.

"اب کونسی سوچیں سوچ رہی ہو؟" رامین نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے اس سے پوچھا.

"یہی کہ بہت بوریت ہے کہیں گھومنے کا پلین بناتے ہیں. کیا کہتی ہو؟" صوفیہ نے اپنی سوچ بیان کرتے ہوئے رامین کی رائے لینا بھی ضروری سمجھا.

www.novelsclubb.com

"خیال اچھا ہے. شام کو جب سب اکٹھے ہوں گے تو پھر ڈسکس کر لیں گے. ابھی اندر چلو بہت گرمی ہے. "رامین نے اس کی بات کا جواب دیا اور مسکراتے ہوئے اسکا کندھا تھپتھپا کر کہا. صوفیہ بھی سر ہلاتی اس کے پیچھے ہی اندر کی جانب بڑھی تھی.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**...شب وصالخوش ہے گل کردوان چراغوں کو**

**ی کی بزم میں کیا کام جلنے والوں کا..!!!**

www.novelsclubb.com

شام کا ٹائم تھا. پرندوں کی چہچہاہٹ پورے جوبن تھی. جیسے گھر واپس جاتے ہوئے خوشی منا رہے ہوں. ایسے میں رفیق صاحب کے گھر کی روف ٹوپ پر جاؤ تو دو لوگ بیٹھے نظر آئیں جو غالباً باتیں بھی کر رہے تھے. ذرا قریب جاؤ تو ان کی آوازیں بھی سنائی دیں گی.

"انجم میرا دل بہت ڈر رہا ہے. جیسے کچھ برا ہو گا." عبید صاحب کے چہرے پر پریشانی صاف دیکھی جا سکتی تھی۔ وہ پریشانی اپنے بھائی کے ساتھ شئیر کر رہے تھے.

"کیا ہو گیا ہے عبید تمہیں. کیوں پریشان ہو رہے ہو؟" انجم صاحب نے فکر مندی سے ان کو دیکھ کر پوچھا تھا.

"پتا نہیں بس مجھے اپنی بچیوں کی فکر ہے." عبید صاحب کا انداز شکست خوردہ سا تھا.

"مت لو اتنی ٹینشن جس اللہ نے بیٹیاں دی ہیں وہ انکی حفاظت بھی کرے گا انکو رزق بھی دے گا." انجم صاحب نے بڑے بھائی ہونے کے حق سے ان کو سمجھایا تھا. عبید صاحب نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا. اب ان کو کون بتاتا ان کی فکر بے جانہ تھی.

**میرے قاتل کو پکارو کہ میں زندہ ہوں ابھی...**

**پھر سے مقتل کو سنوارو کہ میں زندہ ہوں ابھی..!!!**

www.novelsclubb.com

وہاں سے سیڑھیاں اتر کر لیونگ روم میں آؤ تو وہاں تین لوگوں کے موجود ہونے کے باوجود بھی خاموشی تھی. جب کے سارے میں ٹی وی کی آواز پھیلی ہوئی تھی. کبھی کبھی کچن سے برتنوں کے سلیب سے یا برتنوں سے ٹکرانے کی آواز آتی تھی. کبھی چھت سے کسی کے بھاری قدموں کی دھمک آتی تھی. لیکن ان تین لوگوں کی مہویت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی. اور اس کے ساتھ ہی ان کی مہویت کو توڑا تھا۔

جی ہاں تیز آواز میں مسلسل بجنے والی ڈور بیل میں.

www.novelsclubb.com

"کون الو دا پٹھا ہتھ چکنا بھل گیا وا."

(کون الو کا پٹھا ہاتھ ہٹانا بھول گیا ہے.) رفیق صاحب کو مسلسل بیل کے بجائے جانے سے چڑ تھی. ایک یہی ایک بات تھی جس پر وہ اپنا غصہ کنٹرول نہیں کر پاتے تھے.

"محمد تم کسی دن دادا ابو سے پٹو گے۔" صوفیہ نے دروازہ کھولا تو سامنے ہی محمد کھڑا تھا۔اس کی ہی عادت تھی مسلسل گھنٹی بجانے کی۔ صوفیہ کی بات سن کر وہ ہنستا ہوا کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

"ناں تو مینوں دس تیرے ہتھ گھنٹی تے جم جاندنے ؟"

(نہیں تم مجھے بتاؤ تمہارے ہاتھ گھنٹی پر جم جاتے ہیں ؟) رفیق صاحب نے محمد کو دیکھ کر غصے سے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوہو نانو بھول گیا تھا آئندہ نہیں کروں گا۔" محمد نے لاڈ سے ان کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے کہا۔ باری باری کمرے میں گھر کے سب لوگ بھی اکٹھے ہوتے جا رہے اور اپنی اپنی نشست سنبھالتے جا رہے تھے۔

**یہ شب ہجر تو ساتھی ہے میری برسوں سے...**

**جاؤ سو جاؤ ستارو کہ میں زندہ ہوں ابھی..!!!!**

"بابا ہم لوگ ویک اینڈ پر فارم ہاؤس چلے جائیں ؟"ان سب کزنز کے درمیان فارم ہاؤس پر ایک اینڈ سپینڈ کرنے کا فیصلہ ہوا تھا اسی لیے صوفیہ کو عبید صاحب کو منانے بھیجا تھا. وہ ان کی طرف منہ کیے بڑی ہی لجاجت سے کہہ رہی تھی. سب لوگ اس کی طرف ہی متوجہ تھے.

"بیٹا کچھ دن رک جاؤ پھر ہم سب چلیں گے. "عبید صاحب نے اپنے دل کے ڈر کی وجہ سے کہا تھا. کم سے کم وہ ساتھ تو ہوں گے.

www.novelsclubb.com

"بابا تب تک تو چھٹیاں ختم ہو جائیں گی. "صوفیہ نے منہ بسور کر کہا تھا.

"جالین دے بچیاں نوں. کدی نکل لین دیتا کر. "

(جالینے دو بچوں کو. کبھی نکل لینے دیا کرو.) رفیق صاحب بھی بچوں کی حمایت میں بولے تھے.

"لیکن بابا حالات کا آپکو پتا ہی ہے کیسے بھیج دوں ؟"عبید صاحب کی فکر کسی طور کم نہیں ہو رہی تھی.

"عبید اسی کدی تینوں وی نہیں روکیا. کیڑا کلے جان لگے آ۔ سارے نال ای چلے آ انے جنے ہیگے نے."

(عبید ہم نے تمہیں بھی کبھی نہیں روکا. اور وہ کونسا اکیلے جارہے ہیں سارے اکٹھے ہیں اتنے سارے لوگ ہیں.)امتل بیگم بھی بچوں کی حمایت میں بولی تھیں.

" صحیح کہہ رہے ہیں بابا اور اماں جانے دیں اکیلے جائیں گے تو کچھ سیکھیں گے. "

شگفتہ بیگم نے بھی اپنے مزاجی خدا کو کہا تو ان کو مانتے ہی بنی. بچوں کے چہرے ایک دم کھلکھلا گئے تھے.

www.novelsclubb.com

"میں وردہ کو بھی بتا دیتی ہوں. جمعہ کی صبح نکلیں گے اتوار کو واپس. "صوفیہ نے پلین فائنل کرتے ہوئے اکسائٹمنٹ سے کہا.

"وردہ لوگوں کو رہنے دیتے خالہ اکیلی ہو جائیں گی پیچھے سے. "زاشا نے ان دونوں بہن بھائی کی آمد کا سن کر ان کو روکنے کی اپنے تیئں کوشش کی تھی.

"نہیں صوفیہ بلا لو. خالہ یہاں رہ لیں گی. "صوفیہ کے چہرے کی جوت بجھتے دیکھ کر غازی نے مسکرا کر کہا تھا. صوفیہ فٹافٹ میسج لکھنے لگ گئی تھی. جبکہ زاشا نے آنکھوں میں نفرت کی تپش لیے اس کو دیکھا تھا. جیسے اس تپش سے صوفیہ کو جلا کر بھسم کر دینے کا ارادہ ہو.

**یہ پریشان سے گیسو نہیں دیکھے جاتے...**

**اپنی زلفوں کو سنوارو کہ میں زندہ ہوں ابھی.!!!**

www.novelsclubb.com

"چنگیز میں نے سوچ لیا ہے. ہفتے والے دن میں تمہیں جگہ کا بتاؤں گی وہاں سے اٹھا لینا اپنے شکار کو. "زاشا اپنے کمرے میں کھڑی چنگیز سے کال پر بات کر رہی تھی.

چنگیز تھا تو اس کا کزن ہی لیکن لگتا نہیں تھا. بچپن سے چوری کی عادت تھی بری صحبت میں پڑ کر برے کاموں میں ملوث ہو گیا. گھر والوں کا دیھان کبھی اس طرف گیا ہی نہیں. بات بزنس میں مصروف جبکہ ماں کو پارٹیز سے ہی فرصت نہیں.

اکلوتی اولاد کیا سے کیا بن گئی کوئی پرواہ ہی نہیں. اب جبکہ اس کے کرتوتوں کا پتا لگا تو اس کو عاق کر دیا.

"ہاں ہاں کر دیو. پہنچ جائے گا اپن."موبائل سپیکر سے نحوست بھری آواز سنائی دی تھی.

"اور میری بات سنو.اس سب میں میرا نام آیا تو بہت برا ہو گا."کال بند کرنے سے زاشا نے اس کو وارننگ دینا ضروری سمجھا تھا.

www.novelsclubb.com

"چنگیز کو کچی گولیاں کھیلنی نہیں آتی. پکا بندوبست کرتا ہے اپن."بہت ہی غرور کے ساتھ اس نے سینے پر ہاتھ ٹھوک کر اپنی قابلیت بیان کی تھی.کیوں کہ ظاہر ہے وہ نہیں جانتا تھا اس کا پالا کس سے پڑنے والا ہے.

**لاکھ موجوں میں گھرا ہوا ہوں مگر ڈوبا تو نہیں...**

**مجھ کو ساحل سے پکارو کہ میں زندہ ہوں ابھی..!!!**

جمعہ

"آہا فائنلی ! تھوڑا ڈیلی روٹین سے بریک ملنے والا ہے۔" وردہ نے بیک پیک کندھے پر ڈالتے ہوئے صوفیہ سے کہا تھا۔

صبح صبح کا ٹائم تھا ہلکی ہلکی پو پھوٹ رہی تھی۔ ایسے میں رفیق ہاؤس میں سب بچے نماز پڑھنے کے بعد دو دن کے لیے لے جانا والا سامان گاڑیوں میں رکھ رہے تھے۔

گاڑیاں دو جا رہی تھیں۔ ایک میں صوفیہ، وردہ، محمد اور کمال تھے۔ جبکہ دوسری میں غازی، زاشا، رامین اور زین تھے۔ ایک گاڑی غازی جبکہ دوسری کمال چلا رہا تھا۔

" صحیح کہہ رہی ہو۔ میں تو گھر کے کونے کونے میں بیٹھ کر موبائل چلانے سے تنگ آئی ہوئی تھی۔" صوفیہ نے بھی سٹالر کو آخری پچ دیتے ہوئے کہا تھا۔ ان دونوں نے وائٹ کیپری اور فراک کے ساتھ لال دوپٹہ لیا تھا پاؤں میں وائٹ ہی جوگرز تھے۔

"ہم غازی بھائی کی گاڑی میں بیٹھیں گے نا؟" صوفیہ کو جوتے پہنتا دیکھ کر وردہ نے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ہم کمال بھائی کے ساتھ جائیں گے. مجھے غازی کے ساتھ دیکھ کر زاشا کو مرچیں لگ جائیں گی اور وہ اپنے ساتھ ساتھ باقی سب کا موڈ بھی برباد کر دے گی." صوفیہ نے لیسز باندھتے ہوئے اس کو تفصیلی جواب دیا تھا.

"وہ تو ہے ہی جل ککڑی. میں تو سوچتی ہوں جب تمہاری اور غازی بھائی کی شادی ہو گی تب بچاری کیا کرے گی." وردہ نے خیالی پلاؤ بناتے ہوئے صوفیہ کو کہا تھا۔

"اس خیالی پلاؤ کو کسی اور ٹائم پکائیں گے ابھی چلو."صوفیہ نے مسکرا کر کہا اور اس کو دونوں کندھوں سے باہر کی جانب دھکیلتی ہوئی لے گئی.

www.novelsclubb.com

ان دونوں کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی باہر پہنچ گئے تھے. بڑوں کو ملتے ان کی دعائیں لیتے سب لوگ گاڑیوں بیٹھے تھے. سب بڑے کو چہروں پر اطمینان تھا سوائے عبید صاحب کے. یوں دو گاڑیوں کا قافلہ فارم ہاؤس کی طرف روانہ ہوا تھا.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

دشمنوں کے ساتھ میرے دوست بھی آزاد ہیں...

**دیکھنا ہے کھینچتا ہے مجھ پہ پہلا تیر کون..!!!**

وہ لوگ دوپہر کو فارم ہاؤس پہنچ گئے تھے. وہاں پہنچ کر ان لوگوں نے تھوڑا ریسٹ کرنے کا سوچا تھا. کیوں کہ اس ٹائم گرمی تھی تو وہ کچھ کر نہیں سکتے تھے. اوپر والے پورشن کے دو کمرے لڑکیوں نے لیے تھے۔ایک میں زاشا اور رامین تھیں جبکہ دوسرے میں صوفیہ اور وردہ. وہ لوگ اپنا اپنا سامان اپنے اپنے کمرے میں رکھ کر لیٹ گئی تھیں. جبکہ نیچے کے کمرے لڑکوں نے لیے تھے. وہ سب بھی جمعہ نماز پڑھ کر ریسٹ کر رہے تھے. جب لڑکیاں شام کو اٹھی تو لڑکے ابھی بھی کمروں میں گھسے سوئے ہوئے تھے. وہ لوگ تھوڑی دیر لاؤنج میں بیٹھی رہیں پھر اٹھ کر باہر نکل گئیں. فارم ہاؤس زیادہ سنسان جگہ پر نہیں تھا. فارم ہاؤس کے فرنٹ گیٹ سے باہر فوڈ سٹریٹ تھی. جبکہ بیک گیٹ سے جنگل تھا جو آگے جا کر گھنا ہو جاتا تھا۔ وردہ، زاشا، رامین اور صوفیہ باہر فوڈ سٹریٹ کی طرف چلی گئیں تھی۔ انہوں نے مل کر گول گپے کھائے آئسکریم کھائی تھوڑی دیر پارک میں بیٹھ کر باتیں کرنے کے بعد واپس آ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"زاشا کو آج وہ مووی دکھائیں گے جو ہم نے دیکھی تھی۔" آئسکریم کھاتے ہوئے صوفیہ نے رامین اور وردہ کو مخاطب کیا۔ وہ آئسکریم کھاتی واپس جا رہی تھیں.

"کونسی؟" رامین نے مخاطب کر کے کہا۔

"ہاسپٹل ڈونٹ بریتھ" صوفیہ نے مووی کا نام بتایا تو وردہ اور رامین بھی مسکرائی تھیں.

"آج تم چلو یار کیا مووی ہے۔" وردہ نے بھی بات میں حصہ لیا اور اسی طرح باتیں کرتی وہ واپس فارم ہاؤس آ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"ارے اٹھ گئے تم لوگ." لاؤنج کے صوفوں پر لڑکوں کو آڑھا ترچھا لیٹا دیکھ کر رامین نے کہا.

"تم لوگ کہاں سے آ رہی ہو؟" کمال نے ان سب کو مشکوک سے انداز میں دیکھتے ہوئے پوچھا.

"فوڈ سٹریٹ تک گئے تھے. ہم نے تو ساری رات جاگنا ہے دکانیں تو نہیں کھلی ہوں گی اس لیے کھانے پینے کی چیزیں لے آئے ہیں خود گول گپے کھا آئے ہیں."

زاشا نے زین کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بتایا. وردہ اور صوفیہ سیدھا کچن میں جا چکی تھیں تاکہ ساری چیزوں کو ٹھکانے لگا سکیں.

••••••••••••••••••••••••••••••

**فنا ہی کا ہے بقا نام دوسرا انجم...**

**نفس کی آمد و شد موت کا ترانہ ہے...!!!**

"کوئی کافی پیے گا؟" وردہ نے کچن میں جاتے ہوئے پوچھا.

"ہیں ہیں! اتنی گرمی میں کافی." محمد نے حیرت سے وردہ کو دیکھ کر پوچھا تھا.

"کالڈ کافی بنا لو وردہ." صوفیہ ایل ای ڈی کے سامنے کھڑی اپنا لیپ ٹاپ ایل ای ڈی سے کنیکٹ کر رہی تھی مڑ کر اس کو مشورہ دیا.

www.novelsclubb.com

"ہاں یہ اچھا ہے۔ چلو میں بھی ہلیپ کرواتی ہوں۔" رامین نے صوفیہ سے ایگری کرتے ہوئے کہا اور کشن سائیڈ پر رکھتی اس کے ساتھ کچن میں چلی گئی۔

"تم تب تک سونگز لگالو۔" زاشا نے صوفیہ کو آئیڈ یا دیا۔

"ہاں صحیح ہے آج میری پسند کے گانے سنو۔" صوفیہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور گانے لگانے لگی۔

"توبہ کرو صوفی باجی ہم مسلمان ہیں کیا ویڈیو سونگز لگا رہی ہو۔" محمد نے اسے ویڈیو سونگز لگاتے دیکھ کر کہا تھا۔

"گانے سنتے ہوئے تمہاری مسلمانی کہاں جاتی ہے؟" صوفیہ نے کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر آنکھیں چھوٹی کر کے محمد کو دیکھا تھا۔

"اور ویسے بھی ان ویڈیوز میں ایسا ویسا کچھ نہیں ہے۔" لاپرواہی سے ناک سے مکھی اڑاتے اس نے کہا اور مڑ کر ایل ای ڈی پر نظریں جمادیں۔

www.novelsclubb.com

"صوفیہ سائیڈ پر ہو کر بیٹھ جاؤ یارا." ذین نے اس کو ایل ای ڈی کے اندر منہ گھسائے کھڑے دیکھ کر کہا.

"یہاں سے میرے ایکسپریشن نہیں نظر آرہے وہاں آگئی تو آپ سب نے مزاق اڑانا ہے." صوفیہ نے مسکرا کر کہا تو سب نے حیرت سے اس کو دیکھا.

"اصل میں درشن راول صوفی کا ریسنٹ کرش ہے." وردہ نے کچن سے ہی ہانک لگائی تھی.

www.novelsclubb.com

"تم غدار لڑکی." صوفیہ نے دانت پیس کر وہیں سے اونچی آواز میں کہا تھا.

"ہم نہیں ہنستے بہنا تم پر تم بیٹھ جاؤ." کمال نے اس کو کہا تو وہ آرام سے جا کر ان کے ساتھ صوفوں پر بیٹھ گئی تھی. غازی ایل ای ڈی کے بجائے صوفیہ کے ایکسپریشنز دیکھ رہا تھا. اس کو غصہ آرہا تھا یا جیلسی ہو رہی تھی یہ وہ ماننے سے انکاری تھا. کیوں کہ اس کے مطابق اس کا کرش جو بھی ہو اس کو کیا مطلب. لیکن وہ صوفیہ کو دیکھ کر دانت پیس رہا تھا. جو زاشا نے دیکھا اور محسوس کیا تھا. اتنے میں کافی آگئی تھی اور

ساتھ ہی انہوں نے ہارر مووی لگالی تھی. اب صوفیہ، وردہ اور محمد نیچے کشنز ڈالے بیٹھے تھے جبکہ باقی سب اوپر صوفوں پر. پورے لاؤنج میں ایل ای ڈی سے نکلتی روشنی کے علاوہ کوئی روشنی نہیں تھی. اس اندھیرے میں کسی نے اس نفس کو اوپر جاتے اور پھر نیچے آتے نہیں دیکھا تھا. سب بہت ہی محو ہو کر مووی دیکھ رہے تھے.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**سگی بہنوں کا جو رشتہ ہے اردو اور ہندی میں...**

**کہیں دنیا کی دو زندہ زبانوں میں نہیں ملتا..!!!**

www.novelsclubb.com

"ابا یہ عشرت نے کچھ بات کرنی ہے. کہہ رہی تھی سب کے سامنے کرنی ہے."

شام کے ٹائم سب بڑے لونگ روم میں بیٹھے تھے جب شگفتہ بیگم نے بات شروع کی. سب لوگ عشرت بیگم کی طرف متوجہ ہوئے تھے.

"انکل میں رامین کا رشتہ مانگنا چاہ رہی تھی کمال کے لیے." عشرت بیگم نے باری باری سب کو دیکھ کر کہا تھا.

"کمال چنگا منڈا اوا. مینوں کوئی اعتراض نہیں رامین دے ماں پیو نوں پوچھ لے."

(کمال اچھا لڑکا ہے. مجھے کوئی اعتراض نہیں رامین کے اماں ابا سے پوچھ لے.)

رفیق صاحب نے اپنا موقف دیا تھا.

"مجھے تو یہ اچھا لگا. کمال اپنا بچہ ہے ہمارے ہاتھوں میں ہی پلا بڑھا ہے." شگفتہ بیگم نے سبھاؤ سے اپنی رائے پیش کی تھی.

"مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں رامین سے پوچھے بغیر کچھ نہیں کہوں گا. جو وہ کہے گی وہی ہو گا." عبید صاحب نے مسکرا کر کہا تو سب لوگ مسکرا دیے تھے.

"جب سب یہیں ہیں تو مجھے بھی بات کرنی ہے." نائلہ بیگم نے انجم صاحب کو آنکھوں سے ہی کچھ کہنے کے بعد بات شروع کی تھی.

"ہاں بولیں بھابھی." شگفتہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا. شائستہ بیگم اور امتل بیگم خاموشی سے وہاں ہوتی باتیں سن رہی تھیں.

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی اپنے غازی کے لیے صوفیہ چاہیے۔" نائلہ بیگم نے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی کیوں کہ ان کا کہنے کا انداز ہی ایسا تھا۔

"بھابھی آپ کے لیے بھی وہی جواب ہے؟ صوفیہ سے پوچھ کر بتاؤں گا۔" عبید صاحب کی اب کی بار مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔ اللہ نے ان کی بیٹیوں کو نوازا تھا۔ وہ خوش کیوں نہ ہوتے۔ ان کی بیٹیوں کا نصیب کتنا خوبصورت تھا اس بات پر اللہ کا شکر کرنا تو بنتا تھا نا۔

www.novelsclubb.com

..........................................

**یہ دل لگانے میں میں نے مزا اٹھایا ہے...**

**ملا نہ دوست تو دشمن سے اتحاد کیا..!!!**

"چلو چلو ڈانس کرتے ہیں۔" موی ختم ہوئی تو صوفیہ نے ایک دم کھڑے ہو کر کہا۔

"استغفار صوفیہ پاگل تو نہیں ہو گئی۔" اس کی بات سن کر کمال نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"اب ہارر مووی کا اثر بھی تو کم کرنا ہے نا." صوفیہ نے ہنستے ہوئے کہا اور گانے لگانے لگی.

"وردہ آجا." صوفیہ نے گانا لگا کر وردہ کو کہا تو وہ بھی اس کے ساتھ آ کھڑی ہوئی. محمد اٹھ کر صوفے پر بیٹھ گیا تھا. لیپ ٹاپ انہوں نے وہاں رکھا جہاں سے صرف ان دونوں کو نظر آتا باقی سب صرف گانے کی آواز سن رہے تھے.

**♪♪♪تینوں ویکھ ویکھ کے کڑدا ای**

www.novelsclubb.com

**سارا لاہور تیرے تے مردانی♪♪♪**

جیسے ہی گانا شروع ہوا تھا وردہ نے ڈانس شروع کیا تھا. وردہ لڑکے کا کیا جانے والا ڈانس کاپی کر رہی تھی جبکہ صوفیہ لڑکی کا. سب کا ان کا ڈانس دیکھ کر ہنس ہنس کر برا حال تھا. وہ دونوں خود بھی ہنستی ڈانس کرتی جا رہی تھیں. لڑکے کے سٹیپس کافی مزاحیہ تھے جن کو وردہ مزید مزاحیہ انداز میں کرتی خود بھی ہنس رہی تھی اور باقی سب کو ہنسا رہی تھی. اس کے ساتھ ہی گانا بدلا تھا اور اگلا گانا شروع ہوا تھا.

♪♪♪آیا لاڑیے نی تیرا

سہریاں والا ویاہوڑ آیا♪♪♪

اس گانے پر غازی اور کمال کا ڈانسر جاگا تھا. کمال لڑکی جبکہ غازی لڑکے کے سٹیپ کاپی کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا. اس کوشش میں کچھ عجیب و غریب ہی نکل رہا جس پر سب لوگ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے. آخر انکا یہ ہنسی مزاق تہجد کے ٹائم ختم ہوا تھا. سب لوگ تہجد کے بعد نماز کا انتظار کرتے دوبارہ لاؤنج میں آ کر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے تھے. نماز کا ٹائم ہوتے ہی نماز پڑھ کر سب لوگ تھکے ہارے لمبی تان کر سو گئے تھے.

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

جنگ کا ہتھیار طے کچھ اور تھا...

تیر سینے میں اتارا اور ہے..!!!

www.novelsclubb.com

"تم جلدی اٹھ گئی؟"آج موسم قدرے خوشگوار تھا آسمان پر بادلوں کا ڈیرا تھا اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی. ایسے میں صوفیہ لان کے بیچ و بیچ پڑی کرسیوں پر بیٹھی کافی انجوائے کر رہی تھی. دن کے 11 بجے تھے. تب ہی زاشا نے باہر آتے ہوئے پوچھا تھا.

"نہیں آدھا گھنٹہ ہی ہوا ہے زیادہ دیر تو نہیں ہوئی. "صوفیہ نے مسکرا کر اس کی بات کا جواب دیا. کہ وہ سیدھے طریقے سے بات کر رہی ہے تو اس کے منہ بنانے سے کیا ہوگا. صوفیہ نے مکمل سفید کپڑے پہن رکھے تھے۔اس سفید رنگ میں کسی اور رنگ کی ملاوٹ نہیں تھی.

"آؤ پچھلی طرف چلتے ہیں. "زاشا نے موبائل میں کچھ دیکھنے کے بعد مسکرا کر صوفیہ کو مخاطب کیا تھا.

"ہاں چلو. "صوفیہ نے مسکرا کر کہا اور اٹھ کر اس کے ساتھ چل پڑی.

www.novelsclubb.com

وہ دونوں خاموشی سے چلتی ہوئی پچھلے گیٹ کی طرف آگئی تھیں. جب زاشا نے گیٹ کھول کر باہر جھانکا تھا.

"کیا دیکھ رہی ہو؟"صوفیہ نے اس کو باہر دیکھتے ہوئے پوچھا. اور اسکے ساتھ کھڑی ہو کر گیٹ سے زرا سا سر باہر نکالا. کہ اچانک اس کو دھکا لگا اور وہ گیٹ سے باہر نکلی تھی. اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو زاشا سینے پر بازو باندھے اطمینان سے گیٹ کے بیچ و بیچ کھڑی تھی. صوفیہ نے اندر آنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے ہی پیچھے سے کسی نے اس کے منہ پر رومال رکھا اس نے آنکھیں بند ہونے سے پہلے زاشا کو مسکرا کر گیٹ بند کرتے دیکھا تھا. اس کے بعد تاریکی ہی تاریکی تھی. جیسے قبر میں پہلی رات کی تاریکی.

.......................................

**جنگ ہاری بھی نہ تھی ابھی کہ فراز...**

**کر گئے دوست درمیان سے گریز..!!!!**

www.novelsclubb.com

"بھابھی میرا بہت دل گھبرا رہا ہے." شگفتہ بیگم اور نائلہ بیگم برآمدے میں بیٹھیں تھی شگفتہ بیگم بھنڈیاں کاٹ رہی تھیں جبکہ نائلہ بیگم پیاز.

"اللہ خیر کرے گا تم پریشان مت ہو." نائلہ بیگم نے ان کو تسلی دینے کے لیے کہا تھا.

"میں سوچ رہی تھی صوفیہ کو کال کر لوں." شگفتہ بیگم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا.

"میری صبح فجر کے ٹائم غازی سے بات ہوئی ہے. وہ لوگ نماز پڑھ کر ہی سوئے ہیں. ابھی مت کرو کال ظہر کے ٹائم کر لینا." نائلہ بیگم نے ان کو تفصیل سے بتایا تو وہ سر ہلا کر کام کرنے لگیں جبکہ ان کا دل مسلسل کسی انہونی کے ہونے سے ڈر رہا تھا.

"صوفیہ کہاں ہے؟ اس کا موبائل بج رہا ہے." وردہ بلیک نائٹ سوٹ میں آنکھیں ملتی نیچے آئی تھی جہاں تقریباً سب ہی دوبارہ اکٹھے ہو گئے تھے.

www.novelsclubb.com

"اپنے کمرے میں ہو گی." کمال نے وردہ کو دیکھ کر جواب دیا جس کے بال بھی چڑیا کا گھونسلہ ہی لگ رہے تھے.

"ارے یار کمرے میں ہوتی تو میں یہاں کیوں آتی؟" وردہ کی نیند پوری نہیں کوئی تھی اس لیے اس نے جھنجھلا کر کہا تھا.

"واش روم میں چیک کر لو کیوں کہ نیچے تو نہیں ہے." غازی نے بھی اس کے حلیے پر ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا تھا.

www.novelsclubb.com

"ارے یار آپ لوگوں کو سمجھ کیوں نہیں آتی نہیں وہ اوپر." وردہ نے ایک دم جھنجھلا کر تیز آواز میں کہا تھا. سب لوگ ایک دم ہی پریشان ہو کر اٹھے تھے.

"اگر وہ نہیں ہے تو کہاں گئی؟" ذین نے تفشیش کرنے والے انداز میں کہا.

"وردہ تم اوپر دوبارہ دیکھو اچھی طرح دیکھنا. محمد رامین کے ساتھ باہر جا کر دیکھو. زین اور کمال تم میرے ساتھ آؤ. زاشا تم یہیں رکو." غازی سب کو عجلت میں کہتا. پچھلے گیٹ کی طرف بھاگا تھا. لیکن گیٹ پر لگا بڑا سا تالا اس کا منہ چڑا رہا تھا. وہ لوگ

واپس اندر کی طرف بڑھے تھے. نچلا پورشن سارا چھان مارا تھا. اوپر وردہ اس کو آوازیں دیتی ڈھونڈ رہی تھی.

"کال کس کی ہے؟" غازی نے صوفیہ کے مسلسل بجتے موبائل کو دیکھ کر پوچھا.

"خالہ کی ہے." وردہ نے روہانسی آواز میں کہا تھا.

"وردہ آواز نارمل کرو. کال اٹھاؤ اور کہو باتھ روم میں ہے ساتھ ہی موبائل بند کر دو." کمال نے اس کو ہدایات دی وردہ نے منہ پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کیا. کال پر بات کرنے کے بعد وہ صوفے پر ڈھے گئی تھی. تب ہی محمد اور رامین ہانپتے ہوئے اندر آئے تھے ان کو دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا. سب لوگ ایک دم ہی صوفوں پر ڈھے گئے تھے. کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہاں ڈھونڈیں صوفیہ کو. صوفیہ نہ ملی تو گھر والے تو جان ہی نکال دیں گے.

"میرا ایک دوست ہے آے ایس پی ہے. اس کو کال کروں." ذین نے سر اٹھا کر سب کو دیکھا اور کہا.

www.novelsclubb.com

"ایسے تو بے عزتی ہو جائے گی گھر والوں کو بھی پتا لگ جائے گا." غازی نے پریشانی سے کہا تھا.

"غازی خالو کو بتانا ضروری ہے. وہ باپ ہیں صوفیہ کے. ہم اکیلے یہ سب ہینڈل نہیں کر سکتے." کمال نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو سمجھایا تھا.

"اور میں ہادی کو کہتا ہوں اس وقت وہ صرف اکیلا آئے ضرورت پڑی تو ایف آئی آر کٹوا لیں گے." ذین نے بھی کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا. کمال اب عبید صاحب کو کال کر کے ساری سچویشن بتا رہا تھا جبکہ ذین اپنے دوست کو کال کر رہا تھا. باقی سب بھی پریشان تھے. بس ایک زاشا تھی جس کے چہرے پر اطمینان کے علاوہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**کہاں کے عشق و محبت کدھر کے ہجر و وصال...**

**ابھی تو لوگ ترستے ہیں زندگی کے لئے..!!!**

www.novelsclubb.com

"یااللہ یہ میں کہاں ہوں؟" صوفیہ کی آنکھ کھلی تھی خود کو کسی سخت سی چیز پر لیٹا ہوا پایا تھا. اس نے آنکھیں گھما کر دیکھا تو وہ ایک چھوٹا سا کمرہ لکڑی سے بنا ہوا تھا. جس کا ایک دروازہ تھا کوئی کھڑکی یا روشن دان نہیں تھا. روشنی کے لیے چھت سے ایک بلب لٹکا ہوا تھا. کمرے میں کوئی پنکھا نہیں تھا اس لیے وہ پسینے سے نہائی ہوئی تھی. وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر دروازے کی طرف آئی تھی.

"کوئی ہے دروازہ کھولو پلیز." صوفیہ نے دروازہ بجا کر اونچی آواز میں کہا. تب ہی اس کو قدموں کی چاپ سنائی دی تھی. وہ دروازے سے دور ہو کر کھڑی ہو گئی تھی. تب ہی وہ شخص پیلے دانتوں کی نمائش کرتا دروازہ کھول کر اندر آیا تھا.

"اٹھ گئی تو. بڑی جلدی ہوش آگیا۔ چل اچھا ہے ٹائم ضائع نہیں ہو گا." چنگیز نے صوفیہ کو دیکھ کر خباثت سے کہا تھا. صوفیہ کو اس کے پیلے دانتوں کو دیکھ کر کراہیت کا احساس ہوا تھا.

www.novelsclubb.com

"مجھے جانے دو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے." صوفیہ نے التجائی لیکن مضبوط آواز میں اس کو کہا تھا.

"تو نے بگاڑا میرا کچھ نہیں ہے لیکن انوارے گی بہت کچھ." چنگیز قہقہہ لگاتا کہہ کر دروازے کی جانب بڑھا تھا جب صوفیہ بھی تیزی سے اس کے پیچھے گئی تھی. چنگیز نے مڑ کر اس کو دھکا دیا تھا. وہ نیچے گری تھی. چنگیز دروازہ بند کرتا وہاں سے جا چکا تھا.

www.novelsclubb.com

.........................................

**فراز عشق کی دنیا تو خوبصورت تھی...**

**یہ کس نے فتنۂ ہجر و وصال رکھا ہے..!!!**

"تم لوگوں کی زمہ داری پر بھیجا تھا میں نے اپنی ساری بیٹیوں کو. نہیں اٹھا سکتے تھے زمہ داری تو بتا دیتے." عبید صاحب جب سے آئے تھے زین، کمال اور غازی پر

برس رہے تھے. جبکہ انجم صاحب ان کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہے تھے.

رامین اور وردہ اس کی خیریت کی دعائیں مانگ رہی تھیں. جبکہ محمد اداس بیٹھا تھا.

"انکل آپ حوصلہ کریں میں ڈھونڈ لوں گا." ہادی نے ان کو تسلی دی تھی. وہ ایک دم ہی صوفے پر ڈھے گئے تھے. غازی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اپنے کمرے میں گیا تھا.

"میں کیوں اتنی فکر کر رہا ہوں؟" اس نے خود سے سوال کیا تھا. وہ شیشے کے سامنے کھڑا خود سے سوال کر رہا تھا.

www.novelsclubb.com

"رامین، زاشا یا وردہ ہوتی میں تب بھی یہی کرتا." اس کے دل نے اس کو جواب دیا تھا.

"لیکن مجھے لگتا ہے وہ نہ ملی تو میرا دل بند ہو جائے گا. ایسا کیوں ہو رہا ہے؟" وہ حیران پریشان سا خود کو شیشے میں دیکھتا سوچتا جا رہا تھا.

"تم زیادہ سوچ رہے ہو اس لیے. تم نے اس کو دماغ پر سوار کر لیا ہے.."

"دل کہتا ہے وہ نہ ملی تو واقعی وہ دھڑکنا بھول جائے گا کیوں؟ لیکن کیوں؟"

"دل کہتا ہے تمہیں اس سے محبت ہے. بہت پرانی اور پختہ محبت."

"دماغ کہتا ہے ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ تو میری دوست ہے پارٹنر ان کرائم. محبت کیسے؟"

"دل کہتا ہے محبت سامنے والے سے رشتہ کہاں دیکھتی ہے وہ تو بس ہونی ہوتی ہے ہو جاتی ہے. اگر محبت بتا کر ہوتی تو ہم اپنی مرضی سے محبت نہ کر لیتے. یہ جزبہ تو بغیر سامنے والے کو دیکھے کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ہمارے اندر سرایت کر جاتا ہے. اور ہمیں پتا بھی نہیں لگتا. محبت ایک پاک اور مقدس احساس ہے سمجھنے والوں کے لیے. اور نا سمجھوں کے لیے وقت گزاری."غازی نے شیشے سے نظریں چرائی تھی. بیسن کا نل کھول کر وضو کیا تھا. کمرے کے دروازے کی چٹخنی چڑھا کر جائے نماز بچھایا تھا. نفل کی نیت کی تھی. نہ جانے کتنے ہی نفل پڑھ چکا تھا.

www.novelsclubb.com

اس کو تو بس صوفیہ کی سلامتی چاہیے تھی۔ صوفیہ چاہیے تھی۔ اور اس کو پتا تھا۔ اللہ کے علاوہ کوئی اس کی مدد نہیں کر سکتا۔ اور وہ صرف اللہ سے ہی مدد مانگے گا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**پہنچوں میں کس کی کہنہ حقیقت کو آج تک...**

**انشا مجھے ملا نہیں اپنا ہی کچھ سراغ..!!!**

وہ چنگیز کے جانے کے بعد آہستہ آہستہ کھڑی ہوئی تھی۔ اسے کھڑے ہونے میں تکلیف ہو رہی تھی۔ نہ جانے کیسے لیکن اس کی ٹانگ پر چوٹ لگی تھی جس سے بھل بھل کر خون نکلتا جا رہا تھا۔ جو اس کے سفید پاجامے کو رنگ رہا تھا۔ نیچے گرنے سے مٹی نے اس کے سفید کپڑوں کو داغدار کر دیا تھا۔ کہنیاں چھل چکی تھیں۔ وہ اٹھ کر خاموشی سے دوبارہ اس پھٹا نما تختے پر جا بیٹھی تھی۔

"اللہ یہ کیسی آزمائش ہے۔ مجھے بچا لے اللہ۔ زاشا نے یہ کیوں کیا؟ میں نے اس کا کیا بگاڑا ہے۔ اس کو غازی سے محبت ہے تو میرا اس سے کیا لینا دینا۔ وہ غازی کو جا کر

www.novelsclubb.com

بتائے میرے سے بدگمان کیوں ہو رہی ہے. یا اللہ میں نے تو کبھی کسی کا برا نہیں سوچا. اللہ میں غازی سے بات نہیں کروں گی بس مجھے یہاں سے نکال دے. میری عزت کی حفاظت کرنا یا اللہ. "صوفیہ خاموش آنسو بہاتی اللہ سے اپنا درد بیان کر رہی تھی. اسے اللہ سے ہی مید تھی اور اس کو اللہ سے ہی مدد مانگنی تھی.

•••••••••••••••••••••••••••••••••

**ہوا ہے تجھ سے بچھڑنے کے بعد یہ معلوم...**

**کہ تو نہیں تھا ترے ساتھ ایک دنیا تھی..!!!**

www.novelsclubb.com

ان سب سے دور فارم ہاؤس کے پچھلے لان میں جاؤ تو زاشا موبائل کان سے لگائے کھڑی دکھائی دے گی. اس کے پاس چل کر سنو تو وہ موبائل پر کسی سے کہہ رہی ہے.

"دیکھو چنگیز تم اس کو کہیں اور لے کر نہیں جاؤ گے ایسے کیسے ڈیل کر دو گے اس کی. "زاشا دانت پیس کر اس کو کہہ رہی تھی.

"جو بھی ہو تم کل صبح اس کو واپس چھوڑ کر جاؤ گے کچھ بھی ہو جائے." زاشا نے سخت لہجے میں اس کو تنبیہہ کی تھی. اور کال کاٹ دی تھی کال کاٹ کر مڑی تو اس کا سانس رک گیا تھا. کیوں کہ اس کے بلکل پیچھے وہ سرمئی آنکھوں والا لڑکا کھڑا تھا. پولیس یونیفارم میں سر پر پی کیپ پہنے وہ آنکھیں چھوٹی کیے اس کو دیکھ رہا تھا.

"کیا ہم بات کر سکتے ہیں؟" اس کو سانس روک کر کھڑا دیکھ کر ہادی نے کہا تھا.

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی." زاشا تیزی سے کہتی وہاں سے جانے لگی تھی.

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے پھر جو میں نے سنا ہے وہ اندر جا کر بتاتا ہوں وہ تو ٹھیک رہے گا نا." ہادی کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا تھا البتہ زاشا رک کر کچھ سوچ کر جا کر لان میں لگے بینچ پر بیٹھ گئی تھی. ہادی بھی اس سے ذرا فاصلے پر بینچ پر ہی بیٹھ گیا تھا.

"آپ نے غالباً موبائل پر چنگیز کا نام لیا تھا چنگیز خان کیا یہ وہی ہے؟" ہادی نے ایک تصویر نکال کر اس کے سامنے کی تھی. زاشا نے ایک نظران تصویر کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا تھا.

"آپ کو کیا لگتا ہے جو بھی وہ کرنے والا ہے آپکی کزن کے ساتھ آپ کے کہنے پر وہ نہیں کرے گا؟" ہادی کے کہنے پر زاشا نے حیرت سے اس کو دیکھا تھا.

"وہ بہت خبیث انسان ہے ہم دو سال سے اس کے پیچھے ہیں وہ کسی کے ہاتھ نہیں آتا. لڑکیاں اسمگل کرتا ہے. آپکو کیا لگتا ہے وہ آپ کی کزن کو واپس بھیج دے گا. تو آپ کو غلط لگتا ہے." ہادی نے ایک نظر اس کو دیکھا اور اپنی بات دوبارہ شروع کی تھی.

www.novelsclubb.com

"دیکھیں مس آپ نے یہ سب جس بھی وجہ سے کیا مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے. مجھے صرف اتنا پتا ہے کہ لڑکیوں کی عزت بہت نازک ہوتی ہے. آپ کے خیال میں کل صبح اگر وہ اس کو چھوڑ بھی گیا تو یہ جو لوگ آج اس کے کیے پریشان ہیں وہ اس کو اپنا لیں گے؟ نہیں بلکل نہیں کیوں کہ نہ یہ کوئی ڈرامہ مووی ہے نہ ہی کوئی ناول جہاں لڑکی اغوا ہو کر ایک رات باہر رہ کر گھر آتی ہے تو اس کو سینے سگ لگا لیتے ہیں یہ اصلی دنیا ہے یہاں ایک رات گھر سے باہر رہنے والی لڑکی کو اس لیے ڈھونڈا جاتا ہے تاکہ اس کو ڈھونڈ کر زندہ در گور کر دیا جائے. اب فیصلہ

آپکے ہاتھ میں ہے یا تو آپ مجھے اس جگہ کا ایڈریس دے دیں یا میں اندر جا کر وہ سب بتادوں جو میں نے سنا ہے. پھر اس شخص کا پتا آپ کے ماموں آپ سے خود نکلوا لیں گے. "ہادی یہ کہہ کر جانے کے لیے اٹھا تھا.

"میں.... میں بتا رہی ہوں لیکن میرا نام نہیں آنا چاہیے. "زاشا نے اس کو جاتا دیکھ کر کہا تھا. ہادی رک کر مسکرایا تھا اور واپس اس کی طرف مڑ کر اس سے ایڈریس لے رہا تھا. ہادی ایڈریس معلوم ہونے کے بعد تیزی سے اندر کی طرف بڑھا تھا جبکہ زاشا وہیں خاموشی سے بیٹھ کر خلا میں دیکھتی ساکن بیٹھی تھی.

"مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کی بیٹی کہاں ہے میں ابھی فورس کو بلاتا ہوں اور وہاں جاتا ہوں. "ہادی نے اندر آتے ہی عبید صاحب کو کہا تھا جو نڈھال سے بیٹھے تھے.

"ایسے تو میری بیٹی کی بدنامی ہو گی. "عبید صاحب نے التجائی نظروں سے اس کو دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں میں کچھ نہیں ہونے دوں گا. ذین اور غازی میرے ساتھ جائیں گے وہ آپکی بیٹی کو بیک ڈور سے لے جائیں گے جبکہ ہم اغواکار کو پکڑ لیں گے."ہادی نے تسلی دیتے ہوئے ان کو پلین بتایا تھا. عبید صاحب کو مطمئین کر کے وہ تینوں ایڈریس کی طرف گئے تھے جبکہ فورس کو بھی ہادی نے وہیں آنے کا کہا تھا.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**جنگ کا شور بھی کچھ دیر تو تھم سکتا ہے...**

www.novelsclubb.com

**پھر سے اک امن کی افواہ اڑا دی جائے..!!!**

ہادی سارے راستے ذین اور غازی کو پلین سمجاتا گیا تھا. وہ لوگ جنگل کے بیچ و بیچ پہنچ چکے تھے جہاں انہیں ایک لکڑی کا درمیانے سائز کا کاٹیج نظر آرہا تھا. انہوں نے گھوم کر چاروں طرف سے دیکھا لیکن وہاں پر صرف ایک دروازہ تھا کسی کھڑکی کا گمان بھی نہیں تھا. وہ تینوں دروازے سے اندر گئے تو انہیں ندر دو اور دروازے دکھائی دیے. پہلا دروازہ کھولنے پر انہیں چنگیز خواب خرگوش کے مزے لیتا

دکھائی دیا تھا۔ انہیوں نے وہ دروازہ لاک کر کے دوسرا دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ لاک تھا۔ بہت تگ ودو کے بعد دروازہ کھلا تو انہیں سامنے صوفیہ آنکھیں بند کر کے دیوار سے پشت ٹک کر بیٹھی نظر آئی تھی۔ ہادی نے دونوں کو اندر جانے کا کہا وہ یہ سب کاروائی بہت ہی خاموشی سے کر رہے تھے۔ غازی نے ایک نظر میں اس کو سر سے پیر تک دیکھا تھا۔ اس کے منہ سے شکر کا ایک کلمہ نکلا تھا لیکن ٹانگ سے بہتے خون کو دیکھ کر اس کے چہرے پر سختی آئی تھی وہ اس کی ٹانگ سے نظر ہٹاتا اس تک پہنچا تھا۔ ذین اور غازی نے صوفیہ کو سنبھالا اور اسکو لے کر باہر نکلے تھے اور جلدی سے کار کی طرف بڑھے تھے۔ پیچھے سے ہادی نے چنگیز کے روم کا لاک کھول کر دوسرے روم کو دوبارہ سے لاک کیا تھا۔ اور باہر آگیا تھا تب تک وہ لوگ کار میں بیٹھ چکے تھے اور پولیس موبائلز بھی پہنچ چکی تھیں۔ پولیس نے کاٹیج کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے لیا تھا۔

"آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ پولیس نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ تو کوئی بھی چالاکی کیے بغیر خود کو پولیس کو حوالے کر دیں۔" ہادی نے یہ تاثر دیا تھا

www.novelsclubb.com

جیسے وہ نہیں جانتا کہ اندر کون ہے اور اسپیکر پر اعلان کرنا شروع کیا تھا. اندر چنگیز ہڑ بڑا کر اٹھتا ساتھ والے کمرے کی طرف بڑھا تھا. لاک کھلتے ہی خالی کمرے مے اس کا منہ چڑایا تھا وہ زاشا اور صوفیہ کو گالیاں دیتا سوچ رہا تھا کہ کیا کرے جب اس کو اگلا پیغام سنائی دیا تھا.

"ہم تین تک گن کر اندر داخل ہو جائیں گے۔ کسی بھی قسم کی چالاکی کار گر نہ ہو گی اس لیے خاموشی سے خود کو پولیس کی تحویل میں دے دیں." ہادی کی بات ختمہوتے ہیں پولیس فورس نے کاٹیج پر دھاوا بول کر چنگیز کو پکڑ لیا تھا. چنگیز کو پولیس جیپ میں بیٹھتا دیکھ کر ذین نے بھی اپنی گاڑی فارم ہاؤس کی طرف بڑھائی تھی. صوفیہ ٹھیک تھی ان کے ساتھ تھی مزید ان کو کیا چاہیے تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**ہم تو سمجھے تھے کہ ہم بھول گئے ہیں ان کو...**

**کیا ہوا آج یہ کس بات پہ رونا آیا..!!!**

www.novelsclubb.com

"میرا بیٹا ٹھیک ہو نہ؟" عبید صاحب جو کب سے ان کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے ان کو اندر آتے دیکھ کر صوفیہ کی طرف بڑھے تھے. صوفیہ بھی مسکرا کر ان کے گلے لگی تھی.

"جی بابا ٹھیک ہوں۔" صوفیہ نے مسکرا کر جواب دیا تھا.

"میں نے تمہیں بہت یاد کیا صوفی." عبید صاحب کے بعد وردہ نے اس کو گلے لگا لیا تھا. صوفیہ مسلسل مسکراتی جا رہی تھی.

www.novelsclubb.com

"اللہ اللہ میں کوئی دس دن بعد تو نہیں واپس آئی." رامین کو بھی اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر صوفیہ شرارت سے گویا ہوئی تھی.

"تم بھاڑ میں ہی جاؤ." رامین جہاں تھی وہیں رک کر اس پر دو حرف بھیجتی صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"صوفیہ تم کپڑے چینج کر لو پھر ذین ٹانگ کی ڈریسنگ کر دے گا" ذین نے آہستہ سے رامین کی توجہ اس کی ٹانگ کی طرف کروائی تھی.

"میں کپڑے لے آتی ہوں نیچے ہی کسی روم میں چینج کر لینا۔" وردہ یہ کہہ کر اوپر کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

"کوئی کھلا ٹراؤزر لانا۔" رامین نے پیچھے سے اس کو ہدایت دی تھی۔ صوفیہ صوفے پر باپ کے سینے ہر سر رکھے بیٹھی تھی باقی تمام لوگ بھی صوفوں پر بیٹھے تھے۔

"بیٹا آپ کو وہ لے کر کیسے گیا؟" انجم صاحب نے سب کے ذہن میں تلملاتا سوال پوچھا تھا۔ صوفیہ نے ایک نظر زاشا کو دیکھا تب ہی زاشا نے بھی اس کو دیکھ تھا۔

"تایا ابو میں جنگل کی طرف گئی تھی پتا نہیں وہ آدمی کہاں سے آیا۔" صوفیہ نے دماغ میں کہانی بنائی اور سنا دی۔

"لیکن گیٹ کو تو تالا لگا ہوا تھا۔" کمال نے آنکھیں چھوٹی کر کے مشکوک انداز میں اس کو دیکھا تھا۔

"ہاں تو چوکیدار نے لگا دیا ہو گا۔" صوفیہ نے بغیر گھبرائے کندھے اچکا کر جواب دیا تھا۔ وہ اس وقت سب کو نارمل رہ کر دکھانا چاہ رہی تھی۔ غازی کی خاموش نظریں

www.novelsclubb.com

تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس پر اٹھتی تھی. دل کا راز کسی کو معلوم نہ ہو جائے اس لیے وہ خاموش ہی بیٹھا تھا. سب لوگ صوفیہ سے ہلکی پھلکی بات چیت کر رہے تھے.

تب ہی وردہ اس کے کپڑے لیتی نیچے آئی تھی. اس کے ہاتھ میں وائٹ ٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر تھا ساتھ مفلر نما دوپٹہ تھا. وہ خود بھی ویسا ہی ٹراؤزر شرٹ پہن کر آئی تھی اس لیے اسے آنے میں ٹائم لگا تھا. اس کے آتے رامین اور وردہ صوفیہ کو سہارا دے کر کمرے کی طرف بڑھی تھیں. پیچھے سے کمال غازی کو کمرے سے سامان اوپر والے کمرے میں شفٹ کرنے کا کہہ رہا تھا تاکہ وردہ اور صوفیہ کو نیچے والا کمرہ ہی دیا جا سکے.

..............................................

**چھٹ کے گھر آ گئے اسیر ترے...**

**لیکن اب ان کو کون پہچانے..!!!**

www.novelsclubb.com

"صوفیہ مجھے اب سچ بتاؤ تم۔" رامین کچن میں کھانے کے لیے کچھ بنانے گئی تھی۔

تب ہی وردہ نے صوفیہ سے پوچھا۔

"بتا تو چکی ہوں۔" صوفیہ نے شیشے میں اس کو دیکھ کر جواب دیا جو اس وقت اسکی کنگی کر رہی تھی۔

"میں نے یہی دے کر تمہارے سر میں مارنا سچ بولو۔" اس کی بات سن کر وردہ کو غصہ آیا تھا۔ اس نے برش دکھاتے ہوئے غصے سے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بتا دوں گی یار اجب بتانا ہو گا۔" صوفیہ نے بے زاری سے کہا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے میں بھائی کو بلاتی ہوں۔" وردہ ہار مانتی ذین کو بلانے کا کہہ کر باہر گئی تھی۔ صوفیہ بھی آہستہ آہستہ ڈریسنگ ٹیبل کا سہارا لیتی بیڈ تک پہنچی تھی۔

"سب کھانا کھالیں پھر گھر چلتے ہیں۔" عبید صاحب نے کمرے میں آتے ہوئے ان سب کی سماعتوں میں بمب پھوڑا تھا۔

"بابا یار ہم کل آجائیں گے نا۔" صوفیہ نے منہ بسور کر کہا تھا۔

"تم تو چپ ہی رہو تمہاری تو ایک بات نہیں سنوں گا میں." عبید صاحب نے غصے میں اس کو جھڑکا تھا. اس نے بسورا ہوا منہ مزید بسور لیا تھا.

"خالو رہنے دیں نارات کی ہی تو بات ہے." اب کی بار وردہ نے لجاجت سے بولا تھا.

"حالت دیکھ رہی ہو اسکی؟" عبید صاحب کسی طور ماننے والے نہیں تھے.

"ماموں ہم ہیں نہ رکھ لیں گے خیال." محمد نے بھی اپنا حصہ ڈالا تھا.

"جب وہ غائب ہوئی تھی تب بھی تم سب یہیں تھے." ایک اور دلیل رد کی گئی تھی. محمد نے سر جھکا لیا تھا. اب ذین وردہ، محمد اور غازی سر جھکائے کھڑے تھے انجم صاحب مسکراہٹ دبا رہے تھے۔ صوفیہ آنکھوں میں التجا لے کر عبید صاحب کو دیکھ رہی تھی جبکہ عبید صاحب نے ایک نظر سب پر ڈالی تھی. زاشا اور رامین کچن میں تھیں.

"اچھا ٹھیک ہے." عبید صاحب نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کر کے ان کو اجازت دی تھی.

www.novelsclubb.com

"یاہووووو!" وردہ چیخ مارتی بیڈ پر چڑھ کر صوفیہ کو گلے لگا گئی تھی جبکہ باقی سب کے چہرے بھی خوشی سے تمتما اٹھے تھے. انجم صاحب بھی کھل کر مسکرائے تھے. جیسے ان کو پتا ہو بچوں نے منا تو لینا ہی ہے.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**آہٹ سی کوئی آئے تو لگتا ہے کہ تم ہو...**

**سایہ کوئی لہرائے تو لگتا ہے کہ تم ہو..!!!**

www.novelsclubb.com

"اوئے وردی بات سن." سب لوگ کمروں میں سونے جا چکے تھے صوفیہ بھی آنکھیں بند کر کے لیٹی تھی جب اس کو کوئی خیال آیا اور وہ وردہ سے مخاطب ہوئی.

"ہاں کیا ہوا؟" وردہ نے اس کو دیکھ کر پوچھا.

"کسی نے سیکیورٹی کیمرہ چیک کرنے کی کوشش نہیں کی؟" صوفیہ بھی تکیوں کے سہارے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی.

"ارے ہاں! سیکیورٹی کیمراز کو تو بھول ہی گئے تھے." وردہ نے ایک دم کھڑے ہو کر کہا.

"ادھر آکر بیٹھ." صوفیہ نے ٹانگیں ایک سائیڈ پر کر کے اس کو سامنے بیٹھنے کو کہا تھا.

"ہاں کیا ہے؟" وردہ نے بیٹھتے ہوئے پوچھا.

"وہ ویڈیوز سسٹم سے نکالنی ہے. کچھ بھی کر کے. بیک گیٹ کے کیمرے والی." صوفیہ نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا.

www.novelsclubb.com

"ان میں سے ایسا کیا ہے؟" وردہ نے اس کو مشکوک نگاہوں سے دیکھ کر پوچھا تھا.

"وہ تم جب موبائل میں ٹرانسفر کر کے لاؤ گی تو دیکھ لینا." صوفیہ نے جیسے اس کو کام بتایا تھا.

"سسٹم کہاں ہے اس کا؟" وردہ نے رازداری سے پوچھا تھا. اب فارم ہاؤس کے بیک لان سے ہو کر ایک سایہ سرونٹ کوارٹرز کے ساتھ بنے سیکیورٹی رومز کی

طرف بڑھتا دکھائی دے رہا. 10 منٹ احتیاط سے ادھر ادھر دیکھتا وہ واپس بھاگا تھا.

"شکر بچ گئی۔" وردہ نے کمرے میں آکر ایک لمبا سانس لیا تھا.

"گڈ! لاؤ دیکھیں. اور یہ ٹائم آنے سے پہلے کسی کو پتا نہیں لگنا چاہیے جو بھی اس ویڈیو میں ہے." صوفیہ نے اس کو ساتھ بیٹھا کر موبائل میں ائیر فونز ڈالتے ہوئے وارننگ دی تھی. اب دونوں بہت ہی محویت سے موبائل پر چلتی ویڈیو دیکھ رہی تھیں.

www.novelsclubb.com

........................................

**اک رات وہ گیا تھا جہاں بات روک کے...**

**اب تک رکا ہوا ہوں وہیں رات روک کے..!!!**

ہم ذرا تھوڑا پیچھے جاتے ہیں صوفیہ اور وردہ ویڈیو کی بات کر رہی ہیں ان کو وہیں چھوڑ کر سیڑھیوں سے اوپر جا کر دائیں طرف کے دوسرے کمرے میں جاؤ تو

تمہیں دو لوگ نظر آئیں گے. ایک کھڑکی کے ساتھ کھڑا جبکہ دوسرا بیڈ پر چونکڑا مار کر بیٹھا.

"یار غازی کیا سوچ جا رہا ہے بتانا مجھے." کمال نے یہی بات کوئی دسویں دفع کی تھی.

"تو بعض نہیں آئے گا نا؟" غازی نے غصے سے دانت پیس کر اس سے پوچھا تھا.

"نہیں." کمال نے بتیس دانتوں کی نمائش کرتے کوئے کہا تھا.

www.novelsclubb.com

"اچھا تو سن. مجھے محبت ہو گئی ہے." غازی نے ٹراؤزر کی جیب میں ہاتھ ڈال کر کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اطلاع دینے والے انداز میں کہا تھا.

"اچھا۔۔۔تجھے کیا؟" کمال جیسی اس نے خبر دی تھی ویسا ریئکشن دینے کے بعد ایک دم ہی اپنی جگہ سے اچھلا تھا جیسے کرنٹ لگ گیا ہو.

"کس سے ہوئی ہے؟" یقین کر لینے کے بعد کمال نے نارمل ہوتے دوسرا سوال کیا تھا.

"صوفیہ سے۔" غازی کی نظریں کھڑکی سے باہر ہی جمی تھی نہ جانے کیا دیکھ رہا تھا۔

"ہمم! کب سے؟" کمال نے بڑے سمجھداروں والے انداز میں سر ہلا کر اگلا سوال کیا۔

"پتا نہیں کب سے لیکن احساس آج ہوا ہے۔" غازی کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

"اور کیسے ہوا احساس؟" کمال سوال پر سوال داغے جا رہا تھا۔

"میں پانی پی کر آتا ہوں۔" غازی کہتا تیزی سے نیچے کی جانب بڑھا تھا۔ کمال حیرت سے اس کو جاتا دیکھتا رہ گیا۔ وہ سیڑھیاں اترتا تیزی بیک لان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ سیکیورٹی روم میں پہنچ چکا تھا۔ وہاں سے ابھی کچھ دیر پہلے وردہ نکل کر گئی تھی۔ غازی خاموشی سے آیا تھا ڈیلیٹیڈ فولڈر کھولا تھا کیوں کہ اس نے سایہ دیکھا تھا وہ جو بھی تھا اس نے کچھ ڈیلیٹ ہی کیا ہو گا۔ وہاں ڈیلیٹ شدہ ویڈیو دیکھنے کے بعد اس کے چہرے پر کرختگی چھا گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم پانی پینے گئے تھے یا کنویں سے نکال کر پھر پینا تھا؟" غازی کمرے میں واپس آیا تو کمال نے اس کے دیر سے آنے پر چوٹ کرتے ہوئے کہا تھا.

"کمال باقی باتیں صبح کریں ابھی نیند آ رہی ہے." بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس نے سنجیدگی سے کہا تھا کمال کچھ کہے بغیر لیٹ گیا تھا لیکن غازی کی تو نیند ہی اڑ گئی تھی.

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**چلنے کا حوصلہ نہیں رکنا محال کر دیا...**

www.novelsclubb.com

**عشق کے اس سفر نے تو مجھ کو نڈھال کر دیا..!!!!**

"کب تک نکلنا ہے غازی؟" لاؤنج میں کمال اور غازی بیٹھے ہوئے تھے جب ذین نے عجلت میں آکر اس سے پوچھا تھا.

"ظہر کے بعد نکلیں گے آرام سے رات تک پہنچ جائیں گے." غازی نے اس کو طے شدہ پلین بتایا تھا.

"نہیں ایسے تو دیر ہو جائے گی." ذین پریشانی سے گویا ہوا تھا.

"ہوا کیا ہے؟" کمال نے اسکا پریشان چہرہ دیکھ کر پوچھا تھا. ابھی صبح کے آٹھ بج رہے تھے. اور وہ تینوں ہی جاگ رہے تھے بس.

"پروفیسر کا میسج آیا ہے کل سے ہاؤس جاب سٹارٹ ہے. دوپہر تک گھر پہنچوں تو پیکنگ کروں ٹکٹس کرواؤں." ذین نے اس کو اپنا مسئلہ بتایا تھا.

"تو تم ایسا کرو زاشا اور محمد کو لے جاؤ. ہم باقی لوگ آجائیں گے." غازی نے اس کو مسئلہ کا حل بتایا تھا.

www.novelsclubb.com

"ہاں یہ ٹھیک ہے میں اٹھاتا ہوں دونوں کو." ذین یہ کہتا اوپر پہلے محمد کے کمرے کی طرف بڑھا تھا. اور پھر زاشا کے کمرے کی طرف. ان کے اٹھتے تیار ہونے تک 9 بج چکے تھے۔ وردہ صوفیہ کو سہارا دیتی لاؤنج میں آگئی تھی. رامین بھی آنکھیں ملتی نیچے لاؤنج میں آگئی تھی.

ان تینوں کے نکل جانے کے بعد وہ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے جب رامین نے بات شروع کی تھی.

"ویسے صوفیہ جس نے تمہیں اغوا کیا تھا کیسا دکھتا تھا؟ تمہارے ناولز کے اغواکاروں کی طرح کا تھا؟"رامین نے آخری بات شرارت میں کی تھی.

"اللہ اللہ توبہ کرو. کہاں ناولز کہاں حقیقت"صوفیہ نے بے ساختہ ہی جھر جھری لی تھی.

www.novelsclubb.com

"کیوں ایسا بھی کیا تھا؟"کمال کا اشتیاق بھی بڑھ گیا تھا.

"یار اس کو دیکھ دیکھ کر متلی آ رہی تھی. اس کے دانت ایسے لگ رہا تھا جیسے جب سے پیدا ہوا ہے تب سے صاف ہی نہیں کیے. یخخخخ!"صوفیہ نے بتاتے بتاتے آخر میں برا منہ بنایا تھا.

"ویسے اس نے تمہیں اٹھایا ہی کیوں؟"غازی جیسے اس کے چہرے پر کچھ کھوجنے کی کوشش کر رہا تھا.

"لو جی. گل مکی. میں اس سے کہتی بھائی صاحب آپ مجھے اتنا بتا دیں کہ آپ نے مجھے کیوں اٹھایا میرے کزنز پوچھیں گے تو میں کیا کہوں گی. حد کرتے ہو غازی. " صوفیہ نے اس کے سوال کا مزاق اڑاتے ہوئے کہا تھا. اور ساتھ ہی ہنسنے لگ گئی تھی.

"چلو میں ناشتہ بنوا کر آتی ہوں. "رامین بھی اس کی بات پر ہنستی ناشتہ بنوانے کے لیے اٹھی تھی. جبکہ باقی تینوں پھر سے اس سے اغوا کی کہانی سن رہے تھے ساتھ اول فول سے سوال پوچھ رہے تھے جن کو سن کر وہ کبھی جھنجھلا جاتی تو کبھی ہنس دیتی.

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**بڑھتے چلے گئے جو وہ منزل کو پا گئے...**

**میں پتھروں سے پاؤں بچانے میں رہ گیا..!!!**

"زاشا فریش ہو کر میرے کمرے میں آنا بات کرنی ہے." محمد فوراً ہی گاڑی سے نکل کر گھر کے اندر بھاگ گیا تھا جب ذین نے گاڑی کو لاک کرتے ہوئے زاشا کو کہا تھا.

زاشا سر ہلا کر اندر کی جانب بڑھی تھی. شائستہ بیگم کو سلام کر کے ان کے ساتھ تھوڑی دیر بیٹھ کر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی. نہا کر اس نے لال فراک پہنا تھا جس کے ساتھ ٹراؤزر اور دوپٹہ بھی لال تھا. گیلے بال جو کہ اس کے کندھوں تک آتے تھے ان کو کھلا چھوڑا ہوا تھا. ناک کی لونگ پوری آب و تاب سے چمک رہی تھی. اس نے کمرے سے نکلتے ہوئے دوپٹہ اٹھایا اور ذین کے کمرے کی طرف بڑھ گئی.

"محمد تم جاؤ مجھے زاشا سے بات کرنی ہے." زاشا کو کمرے میں آتا دیکھ کر ذین نے محمد کو جانے کا کہا تھا. وہ منہ بن کر باہر نکل گیا تھا جیسے اس کو یہ ڈسٹربنس پسند نہیں آئی تھی.

www.novelsclubb.com

"جی بھائی کیا بات کرنی تھی؟" زاشا نے کمرے میں پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا تھا.

"زاشا میں جو پوچھوں گا اس کا سچ جواب چاہیے کوئی ہیرا پھیری نہیں چاہیے مجھے." ذین نے دروازہ بند کرتے ہوئے سختی سے کہا تھا.

"جی بھائی." زاشا نے تھوک حلق میں اتارتے ہوئے کہا تھا.

"صوفیہ کے اغواء سے تمہارا کیا تعلق ہے؟" ذین نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بغیر تمہید کے سیدھا سوال کیا تھا.

www.novelsclubb.com

"م۔۔میرا کیا تعلق ہو گا." زاشا پہلے تو گڑبڑائی تھی لیکن پھر خود کو نارمل کرتے ہوئے اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا.

"زاشا میں پاگل نہیں ہوں. تمہارے علاوہ سب کے چہروں پر پریشانی تھی، پہلے جس کا سراغ نہیں مل رہا تھا تم سے بات کرنے کے بعد ہادی کو ایڈریس بھی معلوم ہو گیا، شکر کرو کسی کا دیہان سیکیورٹی کیمراز کی طرف نہیں گیا. اور وہاں کاٹیج میں

پتا چنگیز غازی پہچان لیتا اسے تو پتا ہے کیا ہوتا؟ بھائی ہوں تمہارا رگ رگ سے واقف ہوں تمہاری اب تم مجھے سچ بتاؤ گی صرف سچ۔" ذین تقریباً اس پر چیخ رہا تھا زاشا کے تو اوسان ہی خطا ہو گئے تھے۔ اس نے خشک لبوں پر زبان پھیری اور شروع سے آخر تک ساری بات ذین کو بتا دی۔

"آئندہ ایسی بے وقوفی مت کرنا۔ اس بارے میں بھی صوفیہ نے کچھ کہا تو سنبھال لوں گا میں۔ لیکن تم میری بات سنو آئندہ ایسا کچھ نہیں کرو گی تم۔" شروع میں نرمی سے کہتے آخر میں اس کی آواز پھر سے سخت ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پکا بھائی آئندہ نہیں کروں گی۔" زاشا اٹھ کر ذین کے گلے لگی تھی۔

"ہمم ٹھیک ہے جاؤ اب۔" اس کے سر پر پیار کر کے ذین نے اس کو جانے کو کہا تھا جبکہ وہ خود بیڈ پر بیٹھ کر کچھ سوچنے لگ گیا تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

سفر خوبصورت ہے منزل سے بھی..!!!

"اس کو آگے بیٹھاؤ وردہ۔" غازی اور کمال ابھی اندر ہی تھے وہ اندر سے تسلی کر رہے تھے کہ کوئی چیز نہ بھول گیا ہو۔ وردہ، صوفیہ اور رامین گاڑی میں بیٹھ رہی تھی جب رامین نے وردہ کو کہا تھا۔

"کیوں؟" صوفیہ نے گاڑی کا سہارا لے کر کھڑے ہو کر پوچھا۔

"یار پیچھے تین لوگ بیٹھیں گے ایسے ہی کسی کا پاؤں ہاتھ لگ گیا تو مسئلہ ہو جائے گا۔" اس کے پوچھنے پر رامین نے اس کو سمجھایا تھا۔

"ہاں صحیح کہہ رہی ہے رامین آگے بیٹھو تم۔" رامین سے اتفاق کرتے ہوئے وردہ نے کہا اور اس کو آگے بیٹھایا۔ کمال اور غازی بھی آ کر گاڑی میں بیٹھے تھے۔ غازی نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔ کمال اس کے پیچھے بیٹھا تھا اس کو بیک میرر سے مسلسل کوئی اشارہ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپ دونوں کیا اشارہ بازی کر رہے ہیں؟" گاڑی سڑک پر آئی تو وردہ نے دونوں کو مشکوک انداز میں دیکھ کر پوچھا وردہ رامین اور کمال کے درمیان بیٹھی تھی.

"تم اپنا کام کرو." کمال نے لاپرواہی سے اس کو کہا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"کیا ہے کمال بھائی بس کریں." صوفیہ جو وردہ کی بات سن کر زرا ٹیڑھی ہو کر بیٹھی تھی دونوں کو ایسے اشاروں میں باتیں کرتا دیکھ کر جھنجھلا کر منع کیا تھا.

"کیا ہے تم لوگوں کو اپنی باتیں کرو." کمال نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا تھا جبکہ غازی نے ایک قہقہہ لگایا تھا.

"نہیں یہ ایسی کونسی باتیں ہیں جو زبان سے نہیں ہو سکتی." وردہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے دونوں کو دیکھا تھا. رامین ان کی باتوں پر مسکرا رہی تھی.

"میں غازی کو کہہ رہا تھا صوفیہ والی سائیڈ کہیں مار کر اس کو جہنم واصل کرے."

کمال نے چڑ کر جواب دیا تھا۔اس کی بات پر گاڑی میں سب کا قہقہہ گونجا تھا.

"کمال بھائی میں جہنم واصل ہو گئی نا بھیں بھیں کر کے آپ نے ہی رونا ہے."

صوفیہ نے ہنستے ہنستے اس کو کہا تھا.

"غلط فہمی ہے بہنا. شکر ادا کروں گا اللہ کا."کمال نے منہ بنا کر کہا تھا.

"ہاں ہاں مجھے تو جیسے پتا ہی نہیں ہے."صوفیہ نے ہنستے ہوئے لاپرواہی سے کہا تھا.

www.novelsclubb.com

"جاؤ جاؤ."کمال ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے اس کا موڈ خراب ہو گیا ہو.

"غازی تم ایک کام کرنا میرے مرنے کے بعد ملنگ بن کر مزار پر بیٹھ جانا."صوفیہ نے کچھ سوچتے ہوئے غازی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا.

"توبہ کرو مجھے کسی پاگل کتے نے تھوڑی کاٹا ہے."غازی نے اس کی بات پر فوراً ہی جواب دیا تھا.اس کے جواب پر سب سے اونچا قہقہہ کمال کا تھا جبکہ صوفیہ نے منہ بسورا تھا.

"آہ کیسے لگیں گے بھائی بیٹھے ہوئے۔" وردہ نے مزاق اڑانے والے انداز میں کہہ کر قہقہہ لگایا تھا۔

"من جھوم جھوم، تن جھوم جھوم گائے۔" رامین نے بھی مسکرا ہنستے ہوئے ٹکڑا لگایا تھا۔

"اوئے بولا۔ مبارک ہو بولا۔" کمال نے ایک دم ٹانگیں سیٹ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کون؟" وردہ نے حیرت سے اس کو دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

تمہارے ساتھ بیٹھا مردہ بولا۔" کمال نے رامین کی طرف اشارہ کر کے کہا تو رامین شرمندہ سی ہو گئی تھی جبکہ باقی سب ہنستے جا رہے تھے۔ ایسے ہی ہنستے کھیلتے ایک دوسرے کو چھیڑتے ان کا سفر گزر رہا تھا۔ کیوں کہ ان کا سفر ان کو منزل سے زیادہ خوبصورت لگتا تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**ختم ہو جائیں جنہیں دیکھ کے بیماری دل...**

**ڈھونڈ کر لائیں کہاں سے وہ مسیحا چہرے..!!!**

"آیئے محترمہ! چوٹ لگوالی نا."صوفیہ کو وردہ کا ہاتھ پکڑ کر آتے دیکھ کر شگفتہ بیگم نے لطیف سا طنز کیا تھا.

"ماما! میں نے آپ کو مس کیا."صوفیہ ان کی بات پر اتنا کہہ کر انکے گلے لگی تھی ایک دم ہی اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے.

"کیا ہو گیا ہے بیٹا؟"شگفتہ بیگم ایک دم اس کے رونے سے پریشان ہو گئی تھیں.

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں ویسے ہی رونا آ گیا."اس نے مسکرا کر ان کی تسلی کروائی تھی.

"السلام علیکم بزرگو!"صوفیہ نے کمرے میں آتے ہوئے سلام کیا تھا اور رفیق صاحب کے ساتھ بیٹھ گئی تھی.

"دادی اماں اس ٹائم کیوں سو رہی ہیں؟"سب لوگ رفیق صاحب سے مل کر بیٹھ گئے تو رامین نے تشویش لے کر پوچھا.

"کل سے طبیعت نہیں ٹھیک. ایک دم سے بستر سے ہی لگ گئی ہیں." شگفتہ بیگم نے امتل بیگم کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا.

"اوہ نو! ڈاکٹر کے پاس نہیں گئے؟"صوفیہ نے بھی بات میں حصہ ڈالا تھا.

"دکھایا تھا. لیکن کچھ خاص بتایا نہیں بس روز کمپوڈر آکر ڈرپس لگا دے گا." شگفتہ بیگم ان کو تفصیل سے بتا رہی تھیں.

"اوہ اللہ بہتر کرے گا." کمال نے دعا کی تھی. سب لوگ ہی ایک دم سے پریشان ہو گئے تھے کہ یہ کیا ہو گیا تھا.

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••••••••••••

**سکون دے نہ سکیں راحتیں زمانے کی...**

**جو نیند آئی ترے غم کی چھاؤں میں آئی..!!!!**

فارم ہاؤس والے واقعے کو ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا. سب اپنی نارمل زندگی کی طرف واپس چلے گئے تھے. ستمبر کی آخری تاریخ تھی. صوفیہ کی ٹانگ اب قدرے

بہتر تھی اس کو ایک ہفتہ کسی نے بستر سے نہیں اترنے نہیں دیا تھا. اس وقت بھی وہ امتل بیگم کے ساتھ بیٹھی تھی. دوپہر کے دو بج رہے تھے. ہر کوئی اپنے اپنے ٹھکانوں پر ریسٹ کر رہا تھا.

امتل بیگم کی طبعیت سنبھلنے کے بجائے بگڑتی جارہی تھی. سب لوگ انکے لیے ایک ٹانگ پر کھڑے تھے.

"کیاہوادادی اماں؟"صوفیہ دادی اماں کے ساتھ بیٹھی ایک ہاتھ سے ان کے ہاتھ پاؤں دباتی دوسرے ہاتھ سے موبائل پر چلارہی تھی جب دادی اماں نے اس کا ہاتھ پکڑا. اس کے پوچھنے پر نفی میں سر ہلایا.

"ہاتھ ٹھنڈے کرنے ہیں؟"اس نے موبائل رکھ کر دوسرے ہاتھ سے ان کا دوسرا ہاتھ پکڑا. امتل بیگم نے کوئی جواب دینے کے بجائے آنکھیں موندلی. صوفیہ بھی ان کے ہاتھ پکڑے پکڑے ان کے تکیے پر سر رکھ کر لیٹ گئی تھی. تکیے پر سر رکھتے ہی جیسے اس کے اندر سکون سا بھر گیاہو. اس نے بھی آنکھیں موندلیں اور نہ

www.novelsclubb.com

جانے کب اس کی آنکھ لگی اس کو پتا ہی نہیں چلا. اب سیچویشن یہ تھی کہ صوفیہ کے دونوں ہاتھ امتل بیگم کے ہاتھوں میں تھے. ایک ہاتھ امتل بیگم کے پیٹ پر تھا جبکہ دوسرا بیڈ پر تھا. دونوں کے سر ایک ہی تکیے پر تھے اور دونوں کے سوتے ہوئے چہرے پر سکون تھے. غازی جو امتل بیگم کو دیکھنے آیا تھا. ان دونوں کو سکون سے سوتا دیکھ کر ان کی تصویر بنا کر کمرے کی لائٹ بند کرتا واپس جا چکا تھا.

.......................................................

www.novelsclubb.com

**بیٹیاں باپ کی آنکھوں میں چھپے خواب کو پہچانتی ہیں...**

**اور کوئی دوسرا اس خواب کو پڑھ لے تو برا مانتی ہیں..!!!!**

یہ عصر کا وقت تھا صوفیہ جاگ گئی تھی. نماز پڑھ کر امتل بیگم کے ساتھ بیٹھی موبائل چلا رہی تھی جب رامین اور عبید صاحب باتیں کرتے کمرے میں آئے تھے. رفیق صاحب ڈرائنگ روم میں نماز پڑھ رہے تھے. عبید صاحب گھوم کر آ کر

صوفیہ کے ساتھ بیٹھے تھے اور اس کو سائیڈ سے اپنے ساتھ لگایا تھا جبکہ دوسری طرف سے رامین کو بھی اپنے بازو کے حلقے میں بیٹھایا تھا.

"کیسا ہے میرا بیٹا اب؟" عبید صاحب نے صوفیہ کے سر پر پیار کرتے ہوئے پوچھا تھا.

"کافی بہتر ہوں بابا پرسوں سے یونی بھی کھل رہی ہے." صوفیہ نے عبید صاحب کو بتایا جبکہ یونی کھلنے کا بتاتے ہوئے منہ بسورا تھا.

www.novelsclubb.com

"اچھا بیٹا مجھے آپ دونوں سے بات کرنی تھی." عبید صاحب نے بات کرنے کے لیے تمہید باندھنا شروع کی تھی.

"جی بابا." رامین اور صوفیہ نے یک زبان بولا تھا.

"جب آپ لوگ فارم ہاؤس گئے تھے تب آپ کی خالہ نے کمال کے لیے رامین اور آپکی تائی نے صوفیہ کا رشتہ مانگا تھا. بھئی میں نے تو کہہ دیا تھا جو میری بیٹیوں کا

جواب ہو گا وہی میرا جواب ہو گا۔" عبید صاحب نے تفصیل سے ان کو بات بتائی تھی۔

"لیکن بابا ابھی تو میں پڑھ رہی ہوں۔" صوفیہ نے ان کی طرف دیکھ کر معصومیت سے کہا تھا۔

"اور بابا میں..." اتنا کہہ کر رامین چپ ہو گئی تھی۔

"جی بیٹا آپکی پڑھائی ختم ہو گئی ہے۔اور عشرت بہن نے کہا ہے اگر تم پڑھنا چاہو گی شادی کے بعد تو تمہیں کوئی نہیں روکے گا۔" عبید صاحب نے رامین کی آدھی بات سمجھ لی تھی اس لیے ہنس کر اس کو کہا تھا۔

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں بابا۔" رامین نے مسکرا کر ان کو رضامندی دی تھی۔

"اور بیٹا آپ کا ابھی نکاح ہو گا شادی آپ کی پڑھائی ختم ہونے کے بعد ہی ہو گی۔" رامین کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد عبید صاحب نے صوفیہ کو بھی مطمئن کرنا ضروری سمجھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے بابا کوئی مسئلہ نہیں۔" صوفیہ نے بھی مسکرا کر رضامندی دی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر آج رات کو ہی عشرت بہن کو بلا لیتے ہیں دونوں کی منگنی کی رسم کر دیتے ہیں۔ جیتی رہو میری بچیوں۔" عبید صاحب نے دونوں کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا تھا۔ جب کہ ان دونوں کی جیت تو اپنے باپ کو خوش اور مطمئن دیکھتے ہی ہو گئی تھی۔ اور ان کو کچھ نہیں چاہیے تھا۔

..................................

www.novelsclubb.com

**دل کی چوٹوں نے کبھی چین سے رہنے نہ دیا...**

**جب چلی سرد ہوا میں نے تجھے یاد کیا..!!!**

"آآآآآآآ!" صوفیہ اتنی ٹھیک ہو گئی تھی کہ وہ اوپر اپنے کمرے میں آجاتی وہ کمرے میں لیٹی کچھ دیر میں ہونے والی رسم کے بارے میں سوچ رہی تھی جب وردہ کی زوردار چیخ نے اس کی سوچوں میں خلل ڈالا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے کونسا طوفان آگیا؟" صوفیہ نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"تم اور غازی بھائی پرفکٹ میچ. میرے سے آنسو نہیں سنبھالے جا رہے." وردہ کہتے کہتے رو پڑی تھی.

"کیا ہو گیا ہے وردہ رو کیوں رہی ہے." صوفیہ بھی ایک دم پریشان ہو گئی تھی اور اس کو گلے لگا لیا تھا. اب دونوں کزنیں ایک دوسرے سے لپٹی روئی جا رہی تھیں.

"پاگل ہو گئی ہو دونوں جو رو رہی ہو." رامین جو کسی کام سے آئی تھی دونوں کو روتا دیکھ کر اس کو غصہ آ گیا تھا.

www.novelsclubb.com

"میں تو خوشی میں رو رہی تھی اس کا پتا نہیں." وردہ نے صوفیہ سے الگ ہو کر آنسو صاف کرتے ہوئے کہا.

"یہ رو رہی تھی تو اس کو دیکھ کر رونا آ گیا." صوفیہ نے بھی بھی اپنی چھلکتی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے کہا تھا. رامین نفی میں سر ہلاتی واپس چلی گئی تھی.

"دیکھا میں نے کہا تھا تیری شادی تو غازی بھائی سے ہی ہو گی." وردہ نے گردن اکڑا کر مسکراتے ہوئے اس کو کہا تھا.

"ہاں ہاں مان گئی تجھے سارا فیوچر پتا ہوتا ہے۔" صوفیہ نے بھی ہنس کر اسکی بات کا جواب دیا تھا۔

"یار میں بہت خوش ہوں تیرے لیے۔" وردہ نے ایک بار پھر اس کو گلے لگا کر کہا تھا۔

"اچھا بس اب نہیں رونا میں نے۔" اس کو پیچھے ہٹتا نہ دیکھ کر صوفیہ نے اس کو پیچھے کرتے ہوئے مذاق میں کہا تھا اور دونوں قہقہہ لگا کر ہنس پڑی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ویسے زاشا کو تو مرچیں لگ جائیں گی۔" وردہ نے جیسے خیالوں میں زاشا کی حالت کا مزہ لیا تھا۔

"شرم کرو۔" صوفیہ نے اس کو آنکھیں دکھا کر بعض رہنے کا کہا تھا جس پر ایک دفع پھر ان کا قہقہہ گونج گیا تھا۔

••••••••••••••••••••••••

**جب بھی آتا ہے مرا نام ترے نام کے ساتھ...**

## جانے کیوں لوگ مرے نام سے جل جاتے ہیں..!!!

رات کا وقت تھا. سب لوگ کھانا کھانے کے بعد لونگ روم میں بیٹھے تھے. بچے سارے نیچے بیٹھے تھے. جبکہ بڑے سب اوپر تاریخ رکھنے کے لیے گول میز کانفرنس کر رہے تھے.

"میں نے اس کی آنکھیں نکال لینی ہیں اگر اس نے دوبارہ ایسے دیکھا." وردہ نے صوفیہ کے کان میں جھک کر سرگوشی کی تھی.

www.novelsclubb.com

"کس کی؟ اور کیوں؟" صوفیہ جو محمد کے ساتھ موبائل میں کچھ دیکھ رہی تھی اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی.

"زاشا. ایسے دیکھ رہی ہے جیسے تم نے اس کی مج (بھینس) چرائی ہے." وردہ نے دانت پیس کر کہا تھا. زاشا جب سے آئی تھی تب سے ہی صوفیہ کو غصے اور نفرت سے دیکھ رہی تھی.

"چھوڑو تم اس کو نہ دیکھو اس کی طرف۔" صوفیہ نے لاپرواہی سے کہا تھا جیسے کوئی بڑی بات ہی نہ ہو۔

"تم پتا نہیں کونسی مٹی کج بنی ہو جو تمہیں فرق ہی نہیں پڑتا۔" وردہ نے غصے سے کہہ کر منہ دوسری طرف کر لیا تھا۔

"صوفیہ اور رامین اوپر آؤ دونوں۔" وردہ نے ابھی دوسری طرف منہ کیا ہی تھا کہ دادا جان کی آواز پر ایکسائٹڈ سی دونوں کو اٹھتا دیکھ رہی تھی۔ صوفیہ نے پلین بلیو کلر کی لانگ شرٹ کے ساتھ کھلا ساٹراؤزر پہنا تھا جبکہ اس کا دوپٹہ ہلکے بلیو کلر کا تھا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ رامین نے پیروں تک آتی لائٹ ہیزل کلر کا فراک پہنا ہے ساتھ دوپٹہ بھی اسی کلر کا تھا۔ دونوں کو اوپر امتل کے آگے بیڈ پر بیٹھایا تھا۔ غازی مسکرا کر صوفیہ کو دیکھ رہا تھا۔ وہ خوش تھا ہوتا بھی کیوں نہ جس محبت کا ادراک دیر سے ہوا تھا وہ محبت اس کو اتنی جلدی ملنے والی تھی۔ خوش ہونا تو بنتا تھا۔ امتل بیگم نے آہستہ سا ہاتھ اٹھا کر دونوں کے سر پر رکھا تھا۔ تب ہی نائلہ بیگم آگے بڑھی تھیں اس کے سر پر لال

دوپٹہ ڈال کر انگلی میں انگوٹھی پہنا کر ہاتھ میں پیسے پکڑائے تھے۔نیچے بیٹھی وردہ اور محمد نے ایکسائٹڈ ہو کر تالیاں ہی بجادی تھیں ان کی دیکھادیکھی سب نے ہی بجادی تھیں سوائے زاشا کے لیکن اس وقت کسی کادیہان اس طرف نہیں تھا. پھر عشرت بیگم نے آگے بڑھ کر رامین کے سر پر بھی لال دوپٹہ ڈال کر انگوٹھی پہنا کر پیسے دیے تھے. کمال پاگلوں کی طرح شرمانے کی ایکٹنگ کر رہا تھا. جیسے انگوٹھی تو اسی کو پہنائی تھی.

"آج 2اکتوبر ہے دو مہینے بعد دسمبر کے آخری ہفتے میں ہم لوگ صوفیہ اور غازی کا نکاح کریں گے رخصتی صوفیہ کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ہو گی. جبکہ رامین اور کمال کی رخصتی بھی ساتھ ہی کر دی جائے گی" عبید صاحب نے سب کو دیکھ کر بتایا تھا. زاشا کی آنکھوں میں مرچیں سی بھر رہی تھیں اس کا بس نہیں چل رہا تھا صوفیہ کو جلا کر بھسم کر دے. سب لوگ خوش تھے۔ایک دفع پھر سے سب لوگ اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے تھے ایک زاشا تھی جس کی مسلسل نظر صوفیہ کو پریشان کر رہی تھی وردہ اور غازی کو غصہ دلا رہی تھی.

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**اپنی انا کی آج بھی تسکین ہم نے کی...**

**جی بھر کے اس کے حسن کی توہین ہم نے کی..!!!**

"صوفیہ بات سنو میری." وردہ لوگوں کے جانے کے بعد آہستہ آہستہ سب ہی لونگ روم سے اٹھ گئے تھے. شائستہ بیگم نے کچھ دیر سے جانا تھا. تب ہی کمرے میں جاتی صوفیہ کو زاشا نے روکا تھا.

www.novelsclubb.com

"بولو." صوفیہ کمرے کے اندر جا کر اس کی طرف مڑ کر تحمل سے کہا تھا.

"تمہیں میں نے کہا تھا غازی سے دور رہنا." زاشا انگارے چباتی صوفیہ کو نفرت اور غصے سے دیکھ رہی تھی.

"تم نے کہا تھا میں نے سن لیا تھا اور بس." صوفیہ نے سینے پر ہاتھ باندھ کر کہا تھا. اس کے اطمینان میں ذرا برابر بھی فرق نہیں آیا تھا.

"زیادہ سمارٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے. میں تمہیں آخری بار کہہ رہی ہوں چھوڑ دو غازی کا پیچھا. میں تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑوں گی. "زاشا بھی اسی انداز میں پھنکاری تھی.

"اوہ! پہلی بات میرے پاس تمہیں دکھانے کو کچھ ہے. اور دوسری بات غازی کو تو میں نہیں چھوڑ رہی کرلو جو کرنا ہے۔" صوفیہ نے موبائل میں کچھ کھولتے ہوئے کہا تھا. موبائل پر چلتی ویڈیو دیکھ کر زاشا کا رنگ سفید پڑا تھا.

www.novelsclubb.com

"یو نو واٹ زاشا حیدر. جو کرنا ہے کرلو. لیکن اس بار میں تمہیں جواب تمہارے لیول پر آکر دوں گی. میرا ماننا ہے کہ کب برداشت ختم ہو جائے نا تو سامنے والے کو اس کے لیول پر جا کر مارو. تو جو کرنا ہے کرلو.

I just don’t give a damn.

لیکن پھر نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔" صوفیہ سکون سے اس کا سکون برباد کرتی باتھ روم میں گھس گئی تھی جبکہ زاشا تھوڑی دیر ویسے ہی سن رہنے کے بعد تیزی سے نیچے کی طرف بڑھی تھی۔

••••••••••••••••••••••••••••••••

**اپنی مستی میں بہتا دریا ہوں...**

**میں کنارہ بھی ہوں بھنور بھی ہوں..!!!**

www.novelsclubb.com

رات کا دوسرا پہر تھا۔ ہر جگہ خاموشی تھی سوائے سڑکوں کے سڑکوں پر تو جیسے ابھی دن چڑھا تھا۔ ایسے میں سٹیلائٹ ٹاون بی کے ہاؤس نمبر 36 میں جھانکو تو ہر کوئی کمرے میں گھسا خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا۔ جبکہ دو سائے دبے پاؤں ٹیرس تک آئے تھے۔ ایک ٹوکری کو رسی کے ساتھ باندھ کر اس میں پیسے رکھ کر ٹوکری کو نیچے کی جانب بڑھایا تھا۔ ٹیرس سے نیچے جھانکو تو ایک ڈلیوری بوائے کھڑا اوپر سے آتی ٹوکری کو ہی دیکھ رہا تھا۔ پیسے اٹھا کر اس ٹوکری میں کھانے سے بھرا

شاپر رکھ کر اس نے ٹوکری کو ذرا سا جھٹکا دیا تھا تاکہ وہ لوگ اب اسے اوپر کھینچ لیں۔

دونوں سائے خوشی خوشی رسی کو اوپر کھینچتے ٹیرس سے گزر کر گیلری میں موجود تیسرے کمرے میں گھسے تھے۔

"کسی دن پکا کسی نے ہمیں پکڑ لینا ہے۔" صوفیہ نے بالوں کو کیچر میں قید کرتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"اتنے کچے کام ہم بھی نہیں کرتے۔" غازی نے کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔

"یار پہلے مزہ نہیں آتا تھا کھانے کا پہلے پیسے مانگو بتاؤ کیوں چاہیں توبہ۔ اب مزے ہیں۔ تمہاری جاب سے مجھے بڑے فائدے ہیں۔" صوفیہ نے برگر کا ریپر اتارتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا۔

"ہاں ہاں ندیدی رہنا میرے پیسوں کے پیچھے۔ ویسے تم نے کب پیسے مانگے؟ مانگتا تو میں تھا۔" غازی کو جیسے اس کی بات پسند نہیں آئی تھی اس لیے ایک فرائڈ چکن کا

www.novelsclubb.com

پیس اٹھاتے ہوئے اس نے بتانے سے خود کو روکا بھی نہیں تھا. کچھ دیر بعد کمرے کا منظر یہ تھا کہ صوفیہ بیڈ پر بیٹھی کوک کی بوتل منہ سے ہٹا کر ہنستی چلی جارہی تھی. غازی بھی پزا کا بائٹ لیتا اس کا بھرپور ساتھ دے رہا تھا. وہ دونوں ایسے ہی تھے. شاید ان کو ایسا ہی رہنا تھا.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**زندگی سے یہی گلہ ہے مجھے...**

www.novelsclubb.com

**تو بہت دیر سے ملا ہے مجھے..!!!**

اکتوبر شروع ہوئے چار دن گزر گئے تھے. سب کی زندگی ایک دفع پھر سے معمول کے ڈگر پر چل نکلی تھی. زاشا، صوفیہ اور وردہ کی یونیورسٹی کھل چکی تھی. محمد بھی روز سکول جارہا تھا. کمال اور غازی کی جاب اچھی جارہی تھی. ایک رامین ہی تھی جو سارا دن گھر میں امتل بیگم کے پاس ہوتی تھی. امتل بیگم کی صحت دن بہ دن گرتی ہی جارہی تھی. دن میں تین ڈرپس لگنا تو معمول ہی بن گیا تھا. سب بچے زیادہ سے

زیادہ وقت ان کے ساتھ گزارے تھے تاکہ وہ اپنی بیماری کو زیادہ محسوس نہ کریں.

زاشا بھی کچھ دیر کے لیے اپنے اختلاف بھلا کر امتل بیگم کی دیکھ بھال میں باقی سب کی مدد کر رہی تھی.

**تو محبت سے کوئی چال تو چل...**

**ہار جانے کا حوصلہ ہے مجھے..!!!**

"غازی یہ پکڑو دادی اماں کو کھلاؤ." صوفیہ نے دلیے سے بھرا باؤل غازی کو پکڑایا تھا.

www.novelsclubb.com

"کیوں آج تم کیوں نہیں کھلا رہی؟" غازی نے حیرت باؤل پکڑتے ہوئے پوچھا.

"رامین کو اور مجھے شدید فلو ہے. دادی اماں کو نہ لگ جائے اس لیے." صوفیہ بات کرتے کرتے دو دفع چھینک بھی چکی تھی. غازی سر ہلاتا کرسی گھسیٹ کر ان کے بیڈ کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا. امتل بیگم کے منہ میں دلیے کا چمچ ڈال کر ان کو دیکھ رہا تھا. صوفیہ بھی بیٹھی امتل بیگم کو دیکھ رہی تھی. امتل بیگم کھاتے کھاتے غنودگی میں

چلی جاتی تھیں. غازی نے ان کو جگائے رکھنے کی نئی ترکیب نکالی تھی. وہ ان کو غنودگی میں جاتا دیکھ کر باؤل پر چمچ تین دفع ٹکراتا یا ہلکا سا گلا کھنکھار دیتا. صوفیہ مسکرا کر اس کو ایسا کرتی دیکھ رہی تھی.

"اسلام علیکم!" تب ہی شائستہ بیگم بھی آگئی تھیں.

"میری جگہ پر غازی نے قبضہ کر لیا." شائستہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا.

"آؤ بیٹھو آپ." غازی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا.

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں بیٹھو کھلا دو" شائستہ بیگم نے اس کے کندھے پر ہلکا سا دباؤ ڈالتے ہوئے اس کو بیٹھے رہنے کا کہا تھا.

"پھوپھو آپ کو دیکھنا چاہیے کہ یہ کیسے کھلا رہا ہے." صوفیہ نے ہنستے ہوئے شائستہ بیگم کو کہا تھا. اب سب لوگ ہی کمرے میں اکٹھے ہو گئے تھے اور ہنسی مذاق میں لگ گئے تھے. ساتھ کے ساتھ امتل بیگم کو کھلا کر ان کو دوائی بھی دے دی تھی.

**دل دھڑکتا نہیں ٹپکتا ہے...**

## کل جو خواہش تھی آبلہ ہے مجھے..!!!

"کیا ہم تھوڑی دیر کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟"زاشا پارک میں واک کے لیے گئی تھی جب اتفاق سے ہادی نے اس کو دیکھا اور اس کے پاس پہنچ گیا.

"اور میں کیوں کروں گی آپ سے بات؟"زاشا نے اس کی طرف مڑ کر سینے پر ہاتھ باندھ کر پوچھا تھا.

"دیکھیں مس زاشا. میں کوئی ایسا ویسا لڑکا نہیں ہوں مجھے بس کچھ ضروری بات کرنی ہے پلیز سن لیں."ہادی نے اب کی بار التجائیہ لہجہ اپنایا تھا.

www.novelsclubb.com

"یہاں بینچ پر بیٹھ جاتے ہیں."زاشا نے تھوڑی دور پڑے بینچ کی طرف اشارہ کر کے کہا تو دونوں اس طرف بڑھ گئے.

"میں بات گھمائے پھرائے بغیر کہتا ہوں. میں اپنے پیرنٹس کو آپ کے گھر بھیجنا چاہ رہا تھا."ہادی نے بغیر کسی تمہید کے اپنی بات کی تھی.

"اور وہ کس خوشی میں؟"زاشا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا تھا اس کے ناک میں پہن ہیرا ایک دم ہی چمکا تھا.

"آپ کے لیے. آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں."ہادی نے زاشا کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا. زاشا نے اس کی آنکھوں میں ننھے ننھے امید کے جگنو چمکتے دیکھے تھے.

"مسٹر میں اپنے کزن کو پسند کو کرتی ہوں اور جلد ہی ہماری شادی ہونے والی ہے." زاشا نے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ کر جھوٹ بولا تھا. اسے نہیں پتا تھا کہ اس نے یہ جھوٹ کیوں بولا لیکن اپنے جھوٹ پر مقابل کی آنکھوں کی جوت بجھتے دیکھ کر اس نے نظریں چرائی تھیں.

"اوہ! مبارک ہو. میں چلتا ہوں کام ہے مجھے."ہادی نے بھاری دل سے اس کو مبارک دی تھی اور وہاں سے اٹھ کر چل پڑا تھا. زاشا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو جاتا دیکھا تھا. یہ سب اس کو برا لگا تھا بہت برا.

**ہم سفر چاہیئے ہجوم نہیں...**

## اک مسافر بھی قافلہ ہے مجھے..!!!

"باباجانی!"صوفیہ عبید صاحب کے پاس ان کے روم میں گئی تھی.

"جی بیٹے؟"عبید صاحب کوئی کتاب پڑھ رہے تھے.کتاب میں بک مارک رکھنے کے بعد اس کو بند کر وہ صوفیہ کی طرف متوجہ ہوئے تھے.

"بابا یونیورسٹی والوں نے اسائنمنٹ دی ہے.جس کے لیے رحیم یار خان خواجہ فرید یونیورسٹی جانا ہے."صوفیہ نے اتنا کہہ کر ان کے تاثرات جاننے کی کوشش کی تھی.

www.novelsclubb.com

"اتنی دور اکیلے کیسے جاؤ گے بیٹا؟"عبید صاحب کو فکر لاحق ہوئی تھی.

"بابا یونیورسٹی کا گروپ ہے وہاں بھی ہوسٹل کا بندوبست ہو گیا ہے."صوفیہ نے ان کی تسلی کروانے کی کوشش کی تھی.

"بیٹا غازی کو ساتھ لے جاؤ پھر بھی."عبید صاحب کی فکر ابھی بھی کم نہیں ہوئی تھی.

"بابا میں تو گرلز ہوسٹل میں ہوں گی اس کا جانے کا کیا فائدہ ہوا ایسے ہی فالتو میں نوکری سے چھٹی کرے گا۔" صوفیہ نے ان کی اس بات کو بھی رد کیا تھا۔

"بس پھر آپ نہیں جارہی میں نہیں جانے دوں گا۔" عبید صاحب نے قطعیت سے کہا۔

"بابا رامین کو لے جاتی ہوں۔ لیکن میرا جانا ضروری ہے۔" صوفیہ نے التجا کی تھی۔

"اوکے لیکن کب جانا ہے؟ اور واپسی؟" عبید صاحب نے ایک لمبا سانس اندر کھینچ کر کہا تھا۔

"17 کو نکلیں گے 20 کو واپسی انشاءاللہ۔" صوفیہ نے مسکرا کر ان کو بتایا تو انہوں نے بھی مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔ لیکن اندر سے وہ مطمئن ابھی بھی نہیں تھے۔

کوہ کن ہو کہ قیس ہو کہ فرازؔ...

سب میں اک شخص ہی ملا ہے مجھے..!!!

www.novelsclubb.com

"پارٹنر یار چار دن میں کیسے رہوں گا؟" رات کا دوسرا پہر تھا. دو لوگ چھت کی دیوار سے پشت ٹکائے بیٹھے تھے. اکتوبر کی قدرے ٹھنڈی رات.

"پہلے کی بابا نے بہت مشکل سے اجازت دی ہے اب کوئی پھڈا ناڈالنا." اس نے وارن کرتی آنکھوں سے ساتھ بیٹھے نفس کو دیکھا تھا.

"نہیں کہتا کچھ." اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا تھا.

"میسج آگیا اٹھو جلدی چلو بیل بج جانی ہے ورنہ." اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اس کے موبائل بیپ ہوا تھا میسج دیکھتے ہی وہ اٹھی تھی اور ساتھ بیٹھے وجود کو بھی ہاتھ پکڑ کر اٹھایا تھا. اب وہیں چھت سے دیکھو تو دو سائے رسی ٹیرس سے لٹکائے اپنی ڈلیوری لے رہے تھے. اور ایک دوسرے کو چمکتی آنکھوں سے دیکھتے کمرے کی طرف بڑھے تھے. چاند نے ان کو مسکرا کر دیکھا تھا. لیکن چاند کی مسکراہٹ عجیب تھی بہت عجیب.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

**مکاں شیشے کا بنواتے ہو آزرؔ...**

**بہت آئیں گے پتھر دیکھ لینا..!!!**

رامین یار میرا پیسوں والا پرس تو گھر ہی پڑا ہے۔" صوفی نے اپنی کلاس سے فری ہو کر زمین کو میسج کیا۔

"کوئی بات نہیں میرے پاس ہیں اور ہم کل بینک سے بھی نکلوا لیں گے۔" رامین نے اسے تسلی دی اس لیے وہ بھی آرام سے ہوسٹل جا کر سو گئی۔ شام کو چار بجے صوفیہ واپس آئی تھی.

"کیا ہوا تمہیں؟" زمین کی آنکھ کھلی تو صوفیہ اپنی چارپائی پر سر کو ہاتھوں میں تھامے بیٹھی تھی.

"پتا نہیں کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا." صوفیہ نے منہ بنا کر کہا تھا.

"اچھا چلو فریش ہو جاؤ پھر کینٹین پر چلتے ہیں." رامین نے اس کا دیہان بٹانے کے لیے کہا تھا.

www.novelsclubb.com

"ہاں اوکے چلو۔ "صوفیہ نے بھی سر پر سٹالر درست کرتے ہوئے کہا اور دونوں ہلکی پھلکی گپ شپ لگاتی کینٹین کی طرف چل دی تھیں۔

••••••••••••••••••••••••••••••

**پیدا ہوا وکیل تو شیطان نے کہا...**

**لو آج ہم بھی صاحب اولاد ہو گئے..!!!**

"غازی بات سنو۔ "رامین اور غوفیہ کی غیر موجودگی میں زاشا کو امتل بیگم کے ساتھ رہنا تھا۔ تب ہی وہ کچھ دیر کے لیے اوپر غازی کے پاس آئی تھی۔

"ہاں بولو۔ "غازی جو لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہا تھا اس کی طرف ایک نظر ڈال کر کام مس مصروف رہا۔

"تمہیں صوفیہ میں کیا نظر آیا؟ "زاشا نے بیڈ پر بیٹھ کر تجسس سے پوچھا تھا۔

"کیا مطلب؟ "غازی کو اس کے یہ سوال پوچھنے کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مطلب یہی کہ نہ تو وہ زیادہ پیاری ہے نہ ہی اس کی کوئی پرسنیلٹی ہے. تو تم نے شادی کے لیے اسے ہی کیوں چنا؟" زاشا نے اب کی بار اپنی بات کو ذرا تفصیل سے بیان کیا تھا.

"ماما بابا نے رشتہ کیا ہے. اور مجھے اس میں کوئی برائی نظر نہیں آئی." غازی نے اس کو سرسری سا بتایا. اس کو پتہ ہوتا یہ اس کا سرسری انداز کتنی مشکل پیدا کرے گا وہ کبھی جواب ہی نہ دیتا.

"ہنہ مطلب تمہاری مرضی سے نہیں ہوا. گڈ گڈ." زاشا مسکرا کر کہتی واپس جا چکی تھی. لیکن غازی حیرت سے اس کو جاتا دیکھ رہا تھا.

••••••••••••••••••••••••

**بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی...**

**اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا..!!!**

**19 اکتوبر، 12 ربیع الاول**

www.novelsclubb.com

"نانی کیا ہوا ہے آپکو مجھے دیکھو آنکھیں کھولو۔" صبح 4 یا 5 بجے کا وقت تھا جب امتل بیگم کے اونچا اونچا سانس لینے پر زاشا اٹھ کر انکے قریب ہوئی تھی اسی کمرے میں سوئے رفیق صاحب بھی اٹھ کر انکے پاس آ گئے۔اور اوپر سوئے انجم صاحب کو بلانے کے لیے کال کی۔امتل بیگم کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔رفیق صاحب نے کال کر کے شائستہ بیگم کو بھی بلا لیا تھا۔زاشا ان کے پاس بیٹھی سورۃ یاسین پڑھ رہی تھیں۔شائستہ بیگم نے بھی آ کر پڑھنا شروع کر دی۔انجم صاحب ڈاکٹر کو لینے جا چکے تھے۔زاشا نے امتل بیگم کے منہ میں پانی ڈالا۔ڈاکٹر نے آ کر ایمبولینس کو بلانے کا کہا۔

"یا اللہ تیرا شکر" سب ہی امتل بیگم کے پاس تھے سوائے رامین اور صوفیہ کے جب انہوں نے اتنا کہا اور دار فانی سے کوچ کر گئیں۔

●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●

دل کی چوٹوں نے کبھی چین سے رہنے نہ دیا۔۔

www.novelsclubb.com

## جب چلی سرد ہوا میں نے تجھے یاد کیا..!!!

دل گھبرانے پر ایک دم صوفیہ کی آنکھ کھلی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔اپنے آس پاس دیکھا تو وہ ہوسٹل کے روم میں تھی۔ساری لڑکیاں سوئی ہوئی تھیں۔اس نے موبائیل اٹھا کر ٹائم دیکھا تو 3 بج رہے تھے۔وہ سینہ مسلتے ہوئے اٹھی اور وضو کرنے کی غرض سے باتھ روم چلی گئی۔واپس آئی تو ہنوز اسکا ہاتھ دل پر تھا۔دل ایسے بے چین ہو رہا تھا جیسے کوئی اپنا بچھڑنے والا ہو۔اس نے جائے نماز بچھائی اور تہجد پڑھنے لگی۔تہجد پڑھ کر وہیں بیٹھے بیٹھے مختلف تسبیحات پڑھنا شروع کر دی۔دل کی بے چینی کسی طور ختم نہ ہو رہی تھی اسی اثناء میں فجر کی آذان ہوئی تو وہ نماز پڑھنے لگی۔پھر اٹھ کر کمرے کے چکر لگائے تو دل کی تکلیف کم تھی۔وہ بھی آرام سے دوبارہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔

"صوفی! صوفیہ اٹھو۔" ابھی اسکے سوئے آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا جب رامین نے اسے جھنجھوڑ کر اٹھایا۔وہ اپنی نیند سے بھری آنکھیں کھول کر بیٹھی تو نرمین کو چیزیں سمیٹتا دیکھ کر حیرت زدہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"جلدی اٹھو۔ چیزیں سمیٹو بہاولپور جانا ہے۔ میں میم سے ایپلیکیشن سائین کرا کر آئی۔" رامین جلدی جلدی صفحے پر لکھتی اس سے مخاطب ہوئی۔

"کیوں جانا ہے؟" صوفی نے منہ بنا کر پوچھا۔

"دادی اماں فوت ہو گئی ہیں۔" رامین یہ کہ کر سائن کرانے چل دی۔ اپنوں کے بارے میں ایسا سننا کتنا مشکل ہوتا ہے نا۔ وہ بامشکل اٹھی دھندلائی آنکھوں کے ساتھ چیزیں سمیٹی۔ نرمین کے ساتھ یونی سے نکل کر بس اسٹاپ تک گئی۔ بس میں بیٹھ کر رامین کا ضبط ٹوٹا۔ وہ سر گود میں رکھ کر روتی رہی۔ صوفیہ کے تو آنسو جیسے سوکھ ہی گئے تھے۔ آنکھیں بلکل خالی۔ 4 گھنٹے کے سفر میں اسکے دماغ میں امتل بیگم کے ساتھ گزرے لمحے کسی فلم کی طرح چل رہے تھے۔ بہاولپور میں غازی انکو بس سٹاپ پر لینے آیا تھا۔ وہ انکے ساتھ گھر پہنچی صوفی رامین کے پیچھے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اندر کی جانب بڑھی۔ برآمدے میں پہنچ کر سامنے ہی نظر سکون سے سوئی امتل بیگم پر پڑی۔ ہوش تو تب آئی جب نائلہ بیگم نے اسے گلے لگایا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی کب کے رکے آنسو بہہ نکلے تھے۔ وہ امتل بیگم کے پاس

بیٹھ کر انکو یک ٹک دیکھتی سورۃ یاسین پڑھ رہی تھی جو اسے زبانی آتی تھی۔ جب امتل بیگم کو انکے ابدی ٹھیکانے کی طرف لے کر گئے تو وہ گھٹنوں پر سر رکھ کر شدت سے رو دی تھی۔ صدمہ بہت زیادہ تھا۔ برداشت کر پانا مشکل تھا۔ اپنوں کو سفید کپڑے کی میں لپٹا دیکھ کر دل خون خون ہوا تھا۔ ایسا تو اس نے نہیں سوچا تھا.

••••••••••••••••••••••••••••••

رہتا ہے عبادت میں ہمیں موت کا کھٹکا...

www.novelsclubb.com

ہم یاد خدا کرتے ہیں کر لے نہ خدا یاد..!!!!

امی کہاں ہیں؟" کسی آنٹی کے پانی مانگنے پر صوفی کولر سے پانی ڈال رہی تھی جب غازی نے اس سے آکر پوچھا۔

"باہر ہیں برآمدے میں." زکام زدہ آواز نکال کر بتایا آواز تو اس کی بیٹھ ہی گئی تھی۔

"انکو بلا دو۔"تاسف سے اسکی سرخ پڑتی ناک کو دیکھ کر اس نے کہا تو وہ سر ہلاتی انکو بلانے چل دی۔ واپس آکر ڈرائنگ روم میں چلی گئی جہاں نرمین، پلوشہ آپی اور زاشا بیٹھی تھیں اس نے جا کر زاشا کی گود میں سر رکھا اور آنکھیں موند گئی۔

صوفیہ سے لاکھ اختلاف صحیح لیکن انکا دکھ سانجھا تھا۔ اس لیے وہ چاہ کر بھی اسکا سر گود سے نہ اٹھا سکی۔ نامحسوس طور پر اسکے احساسات صوفیہ کے لیے بدل رہے تھے جس کا اسے بھی اندازہ نہ تھا۔ لیکن قسمت کے کھیل تو قسمت لکھنے والا ہی جانتا ہے نا۔

www.novelsclubb.com

"کہاں ہے غازی صوفیہ؟"نائلہ بیگم کے آنے پر ان کو غازی نظر نہیں آیا تو وہ صوفیہ کے پاس آئی.

"وہ ڈائننگ روم میں تھا."صوفیہ نے زکام زدہ سانس اندر کھینچ کر کہا تھا.

"نہیں ہے اٹھو دیکھ کر بتاؤ۔" نائلہ بیگم اس کو کہتی واپس برآمدے میں چلی گئی تھی۔ صوفیہ اٹھ کر باہر والے دروازے تک آئی تھی۔ سامنے ہی اسے کمال کھڑا نظر آیا تھا۔

"کمال بھائی غازی کہاں ہے؟" صوفیہ کمال کو آواز دے کر پوچھا تھا۔

"پتا نہیں ابھی یہیں تھا پھر کہیں غائب ہو گیا۔" کمال کو بھی نہیں پتا تھا وہ کہاں گیا۔

"اگر آپ کو نظر آئے تو اس کو کہیے گا تائی اماں بلا رہی ہیں۔" صوفیہ کمال کو کہتی واپس اندر چلی گئی تھی۔ سب لوگ ہی اپنے اپنے غم میں خاموش بیٹھے تھے۔ ہر کسی کی ان کے ساتھ الگ قسم کی یادیں تھی۔ جو ہمیشہ ساتھ ہی رہنی تھی۔

••••••••••••••••••••••••••••

**اک گھر بھی سلامت نہیں اب شہر وفا میں...**

**تو آگ لگانے کو کدھر جائے ہے پیارے..!!!**

www.novelsclubb.com

یہ ایک ہفتہ بعد کی بات تھی سب لوگ بہت مشکل سے ہی سہی لیکن اپنی روٹین پر واپس آ گئے تھے. ایسے ہی ایک شام میں صوفیہ سپارہ پڑھنے کے بعد اٹھ کر رکھنے لگی تھی کہ زاشا اس کے کمرے میں آئی تھی.

"بات کرنی تھی تم سے." زاشا نے کرسی پر بیٹھ کر ٹانگ پر ٹانگ جماتے ہوئے کہا تھا.

"ہاں کرو." صوفیہ نے سٹالر اتار رکھتے ہوئے بالوں کو کھول کر شیشے کے سامنے کنگی کرنے کھڑی ہوئی تھی.

www.novelsclubb.com

"میری غازی سے بات ہوئی تھی. اس نے تم سے منگنی گھر والوں کے دباؤ میں کی ہے. وہ خوش نہیں ہے." زاشا نے اتنا کہہ کر صوفیہ کو دیکھا تھا جس کا چہرہ بے تاثر تھا.

"تو اس کو کہو جا کر نہ آئے کسی کے دباؤ میں منع کر دے." صوفیہ نے کندھے اچکا کر دوپٹہ اٹھاتے ہوئے کہا تھا. اسے کچھ برا لگ رہا تھا.

"ہاں میں کہہ دوں گی لیکن میں تمہیں صرف یہ بتانا چاہ رہی تھی کہ.... وہ مجھ سے محبت کرتا ہے مجھ سے ہی شادی کرے گا. منگنی ہو گئی اس پر زیادہ ہوا میں نہ اڑنا."

زاشا نے تمسخرانہ انداز میں مسکراتے ہوئے اس کو کہا تھا.

"مجھے کسی بھی بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا زاشا. وہ تم سے محبت کرتا ہے یا نہیں میری بلا سے یہ تمہارا اور اس کا مسئلہ ہے خود ہی حل کرو."صوفیہ نے اسے کہا اور دروازہ کھول کر زاشا کے جانے کا انتظار کرنے لگی زاشا کے جاتے ہی اس نے دروازہ بند کیا اور بیڈ پر گری تھی. زاشا کی باتیں اسے کیوں بری لگی تھیں یہ اس کی سمجھ سے باہر تھا.

••••••••••••••••••••••••••••••

**یادوں کی ایک بزم سجائی ہے میں نے..!!!**

www.novelsclubb.com

"کیا سوچ رہی ہو میری بہن؟" صوفیہ بیڈ سے پشت ٹکائے بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی جب رامین نے اس کے کمرے میں آکر پوچھا تھا. یہ رات کا وقت تھا. کچھ لوگ ابھی عشا کی نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے تھے کچھ کی پڑھنا باقی تھی.

"کچھ نہیں ایسے ہی بچپن یاد آرہا تھا. کتنے اچھے دن تھے." صوفیہ نے مسکرا کر کہا تھا.

"ہاں کتنا مزہ آتا تھا جب دادی اماں کہانی سناتی تھیں." رامین نے بھی مسکرا کر اس کی بات میں حصہ ڈالا تھا.

www.novelsclubb.com

"ہاں اور جب میری اور زاشا کی لڑائی ہوتی تھی." صوفیہ نے ہلکہ سا قہقہہ لگا کر یاد کیا تھا.

"دادی اماں کے ساتھ میں نے سونا ہے۔" چھوٹی سی صوفی نے منہ بسور کر کہا۔

"نانی کے ساتھ تو میں نے ہی سونا ہے۔" زاشا کہتی فوراً امتل بیگم کے پاس جگہ سنبھال گئی۔ جبکہ امتل بیگم نے مسکرا کر صوفی کو تسلی دی وہ بھی جا کر جگہ پر لیٹ

گئی اور امتل بیگم نے کہانی سنانا شروع کی۔ ابھی کہانی شروع ہوئے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ زاشا سو گئی۔ صوفیہ فوراً دادی کی گود میں بیٹھ کر کہانی سننے لگی۔ کہانی کے اختتام پر دادی نے زاشا کو اٹھا کر سائیڈ پر لیٹایا اور صوفی کے اپنے پاس جگہ دی۔ اب منظر یہ تھا ڈبل بیڈ پر سب سے پہلے امتل بیگم ان کے دائیں طرف صوفی اسکے ساتھ نرمین اور آخر میں زاشا سوئی ہوئی تھی بچپن میں دونوں کی ایک دوسرے سے کبھی نہیں بنی تھی اور یہ تو انکا روز کا ہی معمول تھا وہ جب بھی اکٹھی ہوتی اس بات پر لڑائی لازمی ہوتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں شروع سے ہی ایک دوسرے کی دشمن ہو۔" رامین نے اپنی کہی بات کا مزہ لیتے ہوئے ہنس کر کہا تھا.

"ہاں لیکن ہم اچھے دوست بھی ہیں۔" صوفیہ نے مسکرا کر اسکی بات میں اضافہ کیا تھا.

"اور وہ یاد ہے جب منہ بسور کر چلی جاتی تھی غازی کے پاس میری چٹیا بنادو."

رامین نے ایک اور پرانی بات کا ٹکڑا لگایا تھا.

"کیا ہوا یہاں کیوں بیٹھی ہو." چھوٹا غازی سیڑھیاں اترتا نیچے آ رہا تھا جب اسے آخری کی سیڑھی پر صوفیہ منہ ہاتھوں میں گرائے بیٹھی نظر آئی.

"ادھر کوئی بھی نہیں اچھا کوئی میرے بال نہیں بناتا." صوفیہ نے نچلا ہونٹ لٹکاتے ہوئے کہا تھا اس کی بات پر غازی نے اس کو بالوں کو دیکھا تھا جو بکھر کر قمر پر گرے ہوئے تھے.

www.novelsclubb.com

"لاؤ میں بنا دیتا ہوں." برش لینے کے لیے اس کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہوئے غازی نے پیشکش کی تھی.

"تمہیں آتی ہے کیا؟" صوفیہ نے اپنی گول مول آنکھوں میں معصومیت بھرتے ہوئے اس کو دیکھ کر پوچھا تھا.

"ٹرسٹ می بہت اچھے بال بناتا ہوں." غازی نے مسکرا کر اس کو یقین دلایا تھا.

صوفیہ نے بھی مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ میں برش پکڑایا اور اس کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئی. 10 سال کا غازی اس کے بالوں سے الجھتا اس نے بال سلجھا رہا تھا.

"کیا ہو رہا ہے؟" صوفیہ سوچوں میں ہی گم تھی جب غازی نے دروازے سے زرا سا سر نکال کر پوچھا تو وہ خیالوں سے باہر آئی.

"ایسے ہی بچپن کی باتیں یاد کر رہے تھے." رامین نے مسکرا کر اس کو بتایا تھا. جبکہ صوفیہ نے اس کو دیکھ کر کچھ سوچا تھا.

www.novelsclubb.com

"میں بھی آجاؤں؟" غازی نے وہیں سے اجازت مانگی تھی.

"ہاں کیوں نہیں." رامین نے مسکرا کر اجازت دی تھی. اب غازی بھی ایک کرسی پر بیٹھا ہنس ہنس کر پرانے دن یاد کر رہا تھا. جبکہ صوفیہ زیادہ اپنی سوچوں میں ہی غلطاں تھی.

••••••••••••••••••••••••••

**ہم ان کو دیکھ کر جینے والے..!!!**

یہ دو تین دن کے بعد کی بات تھی. زاشا چودھری ہاؤس آئی ہوئی تھی. وہ کب سے غازی کو ڈھونڈ رہی تھی کہ اوپر ٹیرس پر اسے غازی بیٹھا نظر آ گیا.

"اوہ شکر ہے تم نظر آئے کب سے ڈھونڈ رہی تھی تمہیں." زاشا نے اس کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا.

"کیوں تم کیوں مجھے ڈھونڈ رہی تھی؟" غازی نے موبائل بند کر کے سامنے پڑی ٹیبل پر رکھا اور اس کی طرف متوجہ ہوا.

www.novelsclubb.com

"ویسے ہی کیوں نہیں ڈھونڈ سکتی؟" زاشا نے لجاجت سے کہا.

"نہیں میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا." غازی کھسیانہ سا ہوا تھا.

"زرخاب بھائی کب آ رہے ہیں؟" زاشا کو کائی اور بات نہ ملی تو اس نے یہی پوچھ لیا.

"شادی سے ایک ہفتہ پہلے آئیں گے." غازی کرسی سے سر ٹکا کر اوپر آسمان کو دیکھ رہا تھا.

"ویسے میرا خیال ہے تمہیں اپنا نکاح کچھ عرصے کے لیے پوسٹپون کر دینا چاہیے."

زاشا نے بات شروع کرنے کے لیے سرسری سا لہجہ اپنایا تھا.

"اور تمہیں یہ خیال کیوں آیا؟" غازی نے براہ راست اس کی طرف دیکھ کر پوچھا تھا.

"نہیں ویسے ہی صوفیہ کہہ رہی تھی کہ اسے اس نکاح میں کوئی دلچسپی نہیں ہے."

زاشا نے کندھے اچکا کر کہا تھا.

www.novelsclubb.com

"اور یہ اس نے تم سے کہا؟" غازی اتنا تو سمجھ چکا تھا کہ زاشا ہی ہے جو اس کے اور صوفیہ کے نکاح سے خوش نہیں ہے اب اس کو زاشا کو صوفیہ کو اغوا کروانے کا مقصد بھی سمجھ آ گیا تھا. اس لیے اس نے اس کی کسی بھی بات کو خاطر میں لائے بغیر اس سے پوچھا تھا. وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ زاشا کس حد تک جا سکتی ہے.

"نہیں وردہ سے کہہ رہی تھی میں نے تو بس ایسے ہی گزرتے گزرتے سن لیا."

زاشا کو ذرا بھی اندازہ نہ ہوا تھا کہ غازی نے اس پر طنز کیا تھا.

"ہمم اچھا سوچوں گا." غازی نے اس کو پر سوچ تاثر دیا تھا تا کہ وہ مزید کچھ نہ کرے.

زاشا اس کا پر سوچ چہرہ دیکھتی آنکھوں میں چمک لیے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی.

جبکہ غازی نے کسی کو کال ملائی تھی.

••••••••••••••••••••••••••••••

**موت کی پہلی علامت صاحب...**

**یہی احساس کا مر جانا ہے..!!!**

www.novelsclubb.com

"کہاں جا رہی ہو اور یہ منہ کیوں بنا ہوا ہے تمہارا؟" شام کے وقت وردہ صوفیہ سے ملنے آئی تھی جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی صوفیہ کمرے سے باہر نکلنے کی تیاری کر رہی تھی اور اس کو منہ سخت قسم کا خراب تھا.

"بابا سے بات کرنے جا رہی تھی." صوفیہ نے واپس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا.

"کیا بات؟" وردہ نے کرسی کھینچ کر اس کے سامنے رکھتے ہوئے اس سے پوچھا تھا.

"یہی کہ میرے اور غازی کے رشتے کے بارے میں ایک دفع پھر سوچ لیں."

صوفیہ نے پھولا ہوا منہ مزید پھولا یا تھا.

"کیا سوچنا ہے؟" وردہ نے ایک اور سوال کیا تھا.

"میں چاہتی ہوں غازی سے ایک دفع پھر پوچھ لیں. اس کے ساتھ زبردستی نہ کریں کیا پتا وہ کسی اور کو پسند کرتا ہو." یہ کہتے ہوئے صوفیہ کو تکلیف ہوئی تھی لیکن وہ اس تکلیف سے انجان تھی.

www.novelsclubb.com

"اور اگر بھائی تمہیں پسند کرتے ہوئے تو؟" وردہ نے اس کی سوچوں کو نیا رخ دیا تھا.

"اور تمہیں یہ کیوں لگتا ہے؟ تم ہمیشہ یہی کیوں کہتی ہو؟" صوفیہ جیسے اس کی بات پر جھنجھلائی تھی.

"کیوں کہ میں نے ان کی آنکھوں میں دیکھا ہے. اس دن جب تم اغوا ہوئی تھی. ہمیشہ بلکہ ہمیشہ میں نے دیکھا ہے محسوس کیا ہے. وہ تمہارا خیال رکھتے ہیں تمہاری ہر

بات سنتے ہیں۔" وردہ نے جیسے اپنی طرف سے اس کا دماغ صاف کرنے کی کوشش کی تھی۔

"خیال تو زرخاب بھائی اور کمال بھائی اور زین بھائی رکھتے ہیں اور بات بھی مانتے ہیں تو کیا ان کو بھی محبت ہے؟" صوفیہ کے پھولے منہ میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

"صوفیہ تم پاگل ہو؟" وردہ کو اس پر غصہ آیا تھا۔

"نہیں وردہ میں صرف دوست ہوں۔ میں غازی کی دوست ہوں مجھے اس کی فکر ہے۔ میں اس کو اپنے ساتھ باندھ کر اس کی زندگی خراب نہیں کر سکتی۔ مجھے وہ عزیز ہے۔" صوفیہ نے آہستہ آواز میں اپنی بات کہی تھی وردہ صرف اس کو دیکھ کر رہ گئی تھی۔

"تمہیں اس سے محبت ہو گئی ہے صوفیہ لیکن ابھی تم خود بھی نہیں جانتی اس جذبے کو۔" وردہ نے اس کی طرف دیکھ کر سوچا تھا جو جھنجھلائی سی بیٹھی تھی۔

"تو پھر کیا کرنے والی ہو تم؟" وردہ نے بھی تحمل سے اس سے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بابا سے کہوں گی اس سے پوچھیں اگر وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے تو اس پر مجھ سے شادی کرنے کے لیے دباؤنہ ڈالیں."صوفیہ نے بھی اسی تحمل سے اس کو جواب دیا تھا.

"تم کتنی خود غرضی سے فیصلہ کر رہی ہو نہ صوفیہ."وردہ نے اس کو دیکھ تاسف سے کہا تھا.

کبھی کبھی انسان کچھ فیصلوں میں بہت زیادہ خود غرض ہو جاتا ہے۔تب وہ کسی اور کے لیے نہیں سوچتا لیکن اس کسی اور کی زندگی کا فیصلہ بھی اپنے مقصد کے لیے کر ڈالتا ہے۔صوفیہ بھی یہی کر رہی ہے کیوں کہ صوفیہ ایک لڑکی ہے. کل کو شادی شدہ زندگی میں کوئی مسئلہ ہوا تو قصور تو لڑکی کا ہی ہو گا نا. تو پہلے ہی خود غرضی دیکھانا زیادہ بہتر نہیں ہے ؟"صوفیہ نے اس کو دیکھ کر نرمی سے کہا تھا.

"تم بہت زیادہ سوچ رہی ہو صوفی."وردہ نے ایک آخری کوشش کی تھی.

www.novelsclubb.com

"تو سوچنے دو۔"صوفیہ نے مسکرا کر کہا اور اٹھ کر عبید صاحب کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

••••••••••••••••••••••••••

**بچھڑنے کا ارادہ ہے تو مجھ سے مشورہ کر لو...**

**محبت میں کوئی بھی فیصلہ ذاتی نہیں ہوتا..!!!**

www.novelsclubb.com

"بیٹا ہم بڑوں نے فیصلہ سوچ سمجھ کر ہی کیا ہو گا نا؟"عبید صاحب کو صوفیہ کی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ چاہتی کیا ہے۔

"بابا پلیز آپ ایک دفع غازی سے ایک دوست کی طرح بات کر لیں۔ پلیز۔"صوفیہ نے التجا۔ تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے بھیجو غازی کو۔"عبید صاحب نے ہار مانتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو بابا!"صوفیہ مسکرا کر کہتی غازی کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

"کون ہے؟" صوفیہ نے دروازہ بجایا تو اندر سے غازی کی آواز آئی.

"صوفیہ ہوں." صوفیہ نے بھی باہر سے کھڑے ہو کر بتایا تھا.

"بابا نے بلایا ہے." غازی نے دروازہ کھولا تو وہ اس کو اطلاع دیتی غازی کے کمرے کے سامنے والے کمرے میں چلی گئی جس کے دروازے پر خوبصورت سا صوفیہ کا نام پینٹ ہوا تھا اور اور کلرفل سا ڈوبتے سورج کا منظر تھا.

"چاچا آپ نے بلایا؟" غازی نے عبید صاحب کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ان سے پوچھا.

www.novelsclubb.com

"ہاں بیٹا آؤ بیٹھو." عبید صاحب جو کسی سوچ میں میں تھے چونک کر غازی کی طرف متوجہ ہوئے۔

"مجھے صوفی نے کہا ہے کہ میں تم سے پوچھوں کہ تمہیں اس سے نکاح پر کوئی مسئلہ تو نہیں ہے؟" عبید صاحب نے سیدھی بات کی تھی.

"کیا مطلب کیسا مسئلہ؟" غازی نے حیرت سے ان کو دیکھ کر پوچھا.

"اس کو لگ رہا ہے ہم نے تمہارے ساتھ زبردستی کی ہے. اس لیے تمہیں جو پسند ہے اس سے تمہاری شادی کروادی جائے." عبید صاحب نے تفصیل سے بتایا تھا.

"اور اس کو کس نے کہا ہے کہ مجھے کوئی اور پسند ہے؟" غازی کو اب غصہ آرہا تھا.

"پتا نہیں." عبید صاحب نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"میں بات کرتا ہوں اس سے. آپ کو بھی بتادوں چاچا مجھے صوفیہ سے ہی نکاح کرنا ہے." غازی کہتا ہوا اٹھا تھا. عبید صاحب نے مسکرا کر اس کو دیکھا تھا.

www.novelsclubb.com

"آرام سے بات کرنا." عبید صاحب تنبیہ کرنا نہیں بھولے تھے.

"تمہیں یہ حق کس نے اور کب دیا کہ تم میرے لیے فیصلے کرو؟" غازی غصے میں ایک دم سے دروازہ کھول کر اس کے سر پر کھڑا تھا.

"یہ کیا بدتمیزی ہے غازی." صوفیہ جو کپڑے لپیٹ کر رکھ رہی تھی ناگواری سے بولی.

"بدتمیزی تو تم نے کی ہے۔ کس نے کہا ہے میرا کیس لڑو جا کر؟" غازی کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا اس کے لاپرواہ انداز پر.

"کیا کر دیا میں نے؟" صوفیہ نے دوپٹہ اٹھا کر اس کو لپیٹتے ہوئے کہا.

"صوفیہ بی بی اپنے اندازے اپنی حد تک رکھیں." غازی نے ایک اور گول مول بات کی تھی.

"تم سیدھی بات کیوں نہیں کر رہے؟" صوفیہ جھنجھلائی تھی.

"تمہیں کس نے کہا ہے میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں؟ تمہیں نہیں کرنا نکاح تو مت کرو لیکن میرے کندھے پر بندوق رکھ کر مت چلاؤ." غازی بپھرا ہوا تھا اتنی ہی صوفیہ سکون سے کھڑی تھی.

"غازی میں تمہاری پارٹنر تمہاری دوست ہوں تمہارے ساتھ غلط نہیں ہونے دے سکتی." صوفیہ نے ہاتھ سینے پر باندھ کر اس کو کہا تھا.

www.novelsclubb.com

"تم اپنا لگنا نا لگنا اپنے تک رکھو. میں بچہ نہیں ہوں جس کو جس طرف موڑ دیا چل پڑا. "غازی کا غصہ کسی طور ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا.

"غازی میری بات تحمل سے سنو. "صوفیہ نے تحمل سے کہا تھا تا کہ وہ کچھ ٹھنڈا ہو.

"نہیں سننی کوئی بات تمہاری. "غازی یہ کہہ کر کمرے سے نکل کر دروازہ زور سے مار کر بند کر گیا تھا. صوفیہ منہ کھولے دروازے کو دیکھ رہی تھی جہاں سے رامین داخل ہوئی تھی.

www.novelsclubb.com

"کس بات پر لڑ رہے تھے دونوں؟"رامین نے حیرت سے اس کو چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا.

"ابھی جاؤ رامین. "صوفیہ نے بیڈ پر گرتے ہوئے رامین کو کہا۔رامین سر نفی میں ہلاتی کمرے سے نکلی تھی. تب ہی صوفیہ کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر بے مول ہوا تھا.

" سمجھتی کیا ہے خود کو؟ کسی کا بھی فیصلہ کرتی پھرے گی. میں خوش ہوں کہ صوفیہ میری محبت مجھے مل رہی ہے اور وہ زاشا کی باتوں میں آ رہی ہے وہ بے وقوف ہے یا بننے کی کوشش کرتی ہے. اس کو نظر نہیں آتا میں محبت کرتا ہوں اس سے۔ ڈیم اٹ. "غازی اپنا غصہ اور فرسٹریشن کاغذ پر نکال کر رہا تھا۔ جو دل میں دماغ میں تھا سب لکھتا جا رہا تھا. آخر میں غصے سے کاغذ کو مروڑ کر وہیں کمرے میں پھینک دیا تھا. اور اٹھ کر باہر کی طرف بڑھا تھا کاغز اس کے پاؤں کی ٹھوکر سے بیڈ کے نیچے چلا گیا تھا. غازی تیزی سے سیڑھیاں اترتا گھر سے باہر جا چکا تھا.

"دونوں پاگل ہو گئے ہیں. "رامین نے تاسف سے صوفیہ کے کمرے کے بند دروازے اور گھر سے باہر نکلتے غازی کو دیکھتے ہوئے سوچا تھا.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

حسن کو بھی کہاں نصیب جگرؔ...

وہ جو اک شے مری نگاہ میں ہے..!!!

www.novelsclubb.com

"زاشا تم کیا کرتی پھر رہی ہو؟" زاشا اپنے کمرے میں بیٹھی لیپ ٹاپ پر کوئی سیریز دیکھ رہی تھی جب اس کو ذین کی کال آئی تھی.

"کیا کر رہی ہوں؟" زاشا کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا تھا.

"وہی سب جو تم غازی اور صوفیہ کے ساتھ کر رہی ہو. کیوں صورتحال کو manipulate کر رہی ہو؟" ذین کا لہجہ نرم تھا. وہ اپنی بہن کو نرمی سے سمجھانا چاہتا تھا ایک دفع.

www.novelsclubb.com

"میں کچھ نہیں کر رہی بھائی." زاشا جانتے ہوئے بھی انجام بنی تھی.

"زاشا میری بہن. تم مجھے عزیز ہو. کسی کے ساتھ اتنا ہی کرو کہ خود سہہ سکو." ذین اس کو سمجھا رہا تھا وہ سمجھ رہی تھی یا نہیں یہ اس کو نہیں پتا تھا.

"بھائی پلیز. میں کسی کے ساتھ کچھ نہیں کر رہی."

زاشا جھنجلائی تھی.

"ٹھیک ہے پھر مجھ سے ہادی نے تمہارے لیے بات کی تھی امی کو ابھی کال کرتا ہوں اور کہتا ہوں کریں تمہارا رشتہ۔ بات ختم۔" زین نے غصے سے کہہ کر کال کاٹی تھی جبکہ زاشا بھائی بھائی کی تکرار ہی کرتی رہ گئی۔

••••••••••••••••••••••••••••••

**اس کو بھی کسی طرح بھروسا نہیں تھا...**

**میں نے بھی کسی طور صفائی نہیں دی..!!!**

www.novelsclubb.com

"صوفیہ آج کمروں کی صفائی کرنی ہے۔" رامین نے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی صوفیہ کو مخاطب کر کے کہا تھا۔ وہ دونوں بہنیں مہینے میں ایک دفع اوپر موجود چاروں کمروں کی تفصیل سے صفائی کرتی تھیں۔ گیسٹ روم عموماً ملازمہ ہی صاف کرتی تھی۔

"کارنر رومز۔" صوفیہ نے بھی آواز لگائی تھی۔

"نو فرنٹ رومز۔" رامین نے بھی جواباً چلا کر کہا تھا۔

یہ ان دونوں کی لینگویج تھی. فرنٹ رومز کا مطلب آمنے سامنے کے کمرے تھے جب کہ کارنر مخالف پارٹی کے کمرے کے سامنے والا کمرہ. رامین کے سامنے والا کمرہ زرخاب کا تھا اب اس میں کوئی خاص سامان نہ ہونے کی وجہ سے صفائی بھی کم ہونی تھی اس لیے صوفیہ نے وہ کمرہ لینا چاہا تھا لیکن ناکام ٹھہری تھی.

"پہلے کونسا صاف کروں." کمروں کے آگے کھڑے ہو کر صوفیہ سوچ میں گم تھی.

"پہلے غازی کا کر دیتی ہوں یہ کونسا گند مچاتا ہے." صوفیہ خود اے کہتی غازی کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر گئی تھی.

"واہ کمرہ تو بدل گیا تھا. میں بھی کتنے عرصے کے بعد آ رہی ہوں." صوفیہ کمرے میں داخل ہوتی خود سے باتیں کر رہی تھی.

"اوہ وہ دیوار پر کیا ہے؟" سامنے دیوار کو حیرت سے دیکھتی وہ دیوار تک پہنچی تھی.

"واؤ!" دیوار کو دیکھ کر اس کے ہونٹ ستائشی انداز میں گول ہوئے تھے. کیوں کہ دیوار پر بہت سی تصاویر لگی ہوئی تھیں چھوٹی چھوٹی تصاویر فیری لائٹس کے ساتھ.

www.novelsclubb.com

وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھیں. سب کزنز کی بچپن سے اب تک مختلف موقعوں پر لی جانی تصاویر غازی اور صوفیہ کی تصاویر غازی کی باقی سب کے ساتھ تصاویر وہ سب بہت خوبصورت تھا.ایک جگہ بڑے سے فریم کے لیے خالی تھی.

"پتا نہیں یہاں کونسا فریم لگائے گا."صوفیہ خود سے کہتی جھاڑو اٹھاتی کام کرنے لگ گئی تھی جب بیڈ کے نیچے جھاڑو لگانے پر کوئی تڑا مڑا سا کاغذ باہر نکلا تھا.صوفیہ حیرت سے اس کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور اپنے کمرے میں رکھ آئی کہ فارغ ہو کر پڑھے گی. اور دوبارہ سے صفائی میں مصروف ہو گئی تھی.

www.novelsclubb.com

..................................

**یہ زندگی کچھ بھی ہو مگر اپنے لئے تو...**

**کچھ بھی نہیں بچوں کی شرارت کے علاوہ..!!!**

نومبر شروع ہو چکا تھا۔ سردی نے اپنے رنگ جمانا شروع کر دیے تھے. چودھری ہاؤس میں بھی رامین اور کمال کی شادی کی تیاریاں شروع ہو گئی تھیں. بچے اکثر

ویک اینڈ پر اکٹھے ہو کر شاپنگ پر نکل جاتے تھے۔ غازی اور صوفیہ کے درمیان اس کے بعد سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ دونوں کو اپنا آپ ٹھیک لگ رہا تھا کوئی بھی پہل کرنے کو تیار نہیں تھا۔ آج بھی سب نے اکٹھے ہو کر بازار جانا تھا۔ صوفیہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی۔ بالوں کا جوڑا بنا کر اس نے عبایا پہنا۔ پنز نکالنے کے لیے دراز کھولا تو سامنے اسے ایک تڑا مڑا سا کاغذ پڑا ہوا ملا تھا۔ صوفیہ نے سٹالر ایک سائڈ پر رکھ کر اس کاغذ کو کھولا اس کو یاد آیا تھا دو ہفتے پہلے غازی کے کمرے کی صفائی کرتے ہوئے اسے یہ ملا تھا لیکن پڑھنے کا ٹائم نہیں ملا۔ اس نے کاغذ کھول کر پڑھنا شروع کیا تھا۔ جیسے جیسے پڑھتی جا رہی تھی اس کے چہرے پر حیرت جگہ بنا رہی تھی۔ اس کا دماغ ایک دم سے ماؤف ہو گیا تھا۔ اس نے ماؤف ہوتے دماغ سے سٹالر اٹھا کر سر پر باندھا تھا وہ کمرے سے نکل رہی تھی اس کے ہاتھ میں کاغذ بھی تھا تب ہی سامنے کے کمرے سے غازی بھی نکلا تھا۔ صوفیہ نے اس کو دیکھا اور کاغذ کو اس کی طرف بڑھایا۔ غازی نے بھی ایک نظر اس کی طرف دیکھ کر کاغذ اس کے ہاتھ سے لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

غازی نے کاغذ پر نظر ڈال کر غائب دماغی سے نیچے جاتی صوفیہ کو دیکھا تھا اور کاغذ کو جیب میں رکھتا وہ بھی نیچے کی طرف بڑھا تھا.

"تمہیں کیا ہوا ہے؟" صوفیہ کو غائب دماغی سے بیٹھے دیکھ کر رامین نے اس سے پوچھا تھا.

"کچھ نہیں چلیں؟" صوفیہ ایک دم سے حال میں لوٹی تھی. مسکرا کر رامین کو کہا تھا.

www.novelsclubb.com

"محمد نے ہمارے ساتھ جانا ہے وہ آجائے تو چلتے ہیں." رامین نے اس کو بتایا تو وہ سر ہلاتی کچن کی جانب بڑھی تھی.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**ہمارا دل ذرا اکتا گیا تھا گھر میں رہ رہ کر...**

**یونہی بازار آئے ہیں خریداری نہیں کرنی..!!!**

"اوئے چھوٹو! وہاں سے ہٹو. ادھر آؤ." محمد اور صوفیہ ہمیشہ کی طرح بازار میں خریداری کم اور لوگوں کو تنگ زیادہ کر رہے تھے. ہر دکان میں جا کر پوزیشن سنبھال کر لوگوں کو ڈرانے کا کام کر رہے تھے.

"تم دونوں نے اب کوئی حرکت کی تو واپس گاڑی میں بند کر آؤں گا." غازی نے ان کی حرکتوں سے زچ آکر دونوں کو وارننگ دی تھی.

"صوفیہ یہ والا کپڑا دیکھو. تمہارے نکاح کے ڈریس کے لیے." غازی کو جواب دینے سے پہلے ہی صوفیہ کو وردہ نے مخاطب کیا تھا.

www.novelsclubb.com

"باجی نکاح رامین کی رخصتی والے دن صبح ہونا ہے اس کے کیے اسپیشل ڈریس کی کوئی ضرورت نہیں ہے. بس اس کی بارات کا کوئی ڈریس دیکھو." صوفیہ بھی غازی کو جواب دیے بغیر وردہ کو جواب دیتی اس کی طرف بڑھی تھی. غازی نے بس اس کی بات کو حیرت سے سنا تھا.

"کس کلر کا لینا ہے پھر؟" وردہ نے اس کو اپنی طرف آتا دیکھ کر پوچھا.

"وائٹ دیکھ لو۔" اس نے کپڑے کو ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا تھا۔

"یار تم نے وائٹ اینڈ بلیک میں ہی رہنا ہے۔ ولیمہ پر بلیک پہننا ہے۔" وردہ نے سخت آواز میں اس کو کہا تھا۔

"اچھا دیکھ لو پھر کوئی خود ہی۔" صوفیہ نے منہ بسور کر کہا تھا۔ کیوں کہ شاپنگ اس کو دنیا کا سب سے برا کام لگتا تھا۔

"رائیل بلیو کے بارے میں کیا خیال ہے؟" رامین نے بھی ان کے پاس آتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھ لو۔" صوفیہ نے مزید منہ بسورا تھا۔

"لڑکی کیا ہو گا تمہارا۔" رامین نے تاسف سے اس کو دیکھ کر کہا تھا۔ اس کی بات پر وہ ہنس دی تھی۔ محمد، کمال اور غازی اپنی الگ شاپنگ کر رہے تھے۔ لیکن بیچ بیچ میں ان کی باتیں بھی سن لیتے تھے۔

"ہم کھانا کھانے کب جائیں گے ؟"صوفیہ نے پاس سے گزرتے کمال سے پوچھا تھا.

"خاموشی سے بیٹھو۔ کھانے اور شرارتوں کے علاوہ بھی بہت کام ہوتے ہیں."
کمال کے جواب دینے سے پہلے ہی رامین نے سختی سے اس کو جھڑکا تھا. جس کی وجہ سے وہ دوبارہ منہ لٹکا کر بیٹھ گئی تھی.

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

**وہ جھوٹ بول رہا تھا بڑے سلیقے سے...**

**میں اعتبار نہ کرتا تو اور کیا کرتا..!!!**

"بیٹا باہر ہادی آیا ہے تمہیں لینے جاؤ."شائستہ بیگم نے زاشا کے کمرے میں آ کر اس کو اطلاع دی تھی. ذین کے کہنے پر زاشا کا رشتہ ہادی سے کر دیا تھا باقاعدہ شادی ان کی زاشا کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ہونی تھی. آج ہادی اس کو لنچ پر لے کے جا رہا تھا وہ پوچھنا چاہتا تھا کہ زاشا نے اس سے جھوٹ کیوں بولا.

زاشا گھر سے باہر نکلی تو ہادی گاڑی میں ہی بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا. زاشا کو اس نے ایک نظر دیکھا جس نے بلیک لانگ فراک پہنا تھا ساتھ دوپٹہ بھی بلیک کلر کا گلے میں ڈالا ہوا تھا ایک کندھے پر پرس ڈالا ہوا تھا پاؤں اونچی بلیک ہیل میں مقید تھے. بالوں کو سٹریٹ کر کے ایسا ہی چھوڑا ہوا تھا. ہلکے سے میک اپ اور ناک کی چمکتی لونگ اس کو خوبصورت بنا رہی تھی. ہادی نے وائٹ ہاف بازو کی شرٹ کے ساتھ بلیک جینز اور وائٹ جوگرز پہنے ہوئے تھے. زاشا خاموشی سے آ کر گاڑی میں بیٹھ گئی تھی. دونوں ہی خاموش تھے. یہاں تک کہ وہ ہوٹل پہنچ گئے تھے. وہ دونوں اندر کی جانب بڑھ گئے تھے.

"آہمم!" آرڈر دینے کے بعد ہادی نے اس کو متوجہ کرنے کے لیے گلہ کھنکارا تھا.

"تم نے جھوٹ کیوں بولا تھا مجھ سے؟" ہادی نے اس کے متوجہ ہونے پر ڈائریکٹ کام کی بات ہی پوچھی تھی.

"میری مرضی۔" زاشا نے روکھا سا جواب دیا تھا۔ ہادی ایک دم لاجواب ہوا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آیا اب کیا بولے۔

"تم اس رشتے سے خوش نہیں ہو؟" ہادی نے دو منٹ کی خاموشی کے بعد اس سے پھر سے پوچھا تھا۔

"ظاہر سی بات ہے میں نہیں خوش۔ آپ سے ہی شادی کرنی ہوتی تو پہلے کیوں جھوٹ بولتی۔" زاشا نے سخت لہجے میں کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر کس سے کرنی ہے شادی؟" ہادی نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

"یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے۔" زاشا نے تیز لہجے میں اس کا جواب دیا تھا۔

"مجھے بتایا تھا ذین نے۔ تم نے کیوں اپنی کزن کو اغوا کروایا اور آجکل کیا کر رہی ہو۔ لیکن مجھے ایک بات بتاؤ یہ سب کرنے کے بعد بھی وہ ملا تمہیں؟" ہادی نے کرسی سے پشت لگا کر زاشا کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔ زاشا حیرت سے اس کو دیکھ رہی تھی کہ بس وہ آج اپنا ہوم روک کر کے آیا تھا۔

"میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہ رہی."زاشانے دوبارہ سے روکھا سا انداز اپنایا تھا۔

"لیکن زاشا حیدر آج میں آپ کو سننے آیا ہوں."ہادی پھر سے تم سے آپ پر آگیا تھا.

"میرے پاس کچھ نہیں ہے سنانے کو."زاشا کی آواز دھیمی ہو گئی تھی.

"ہر کسی کے پاس کچھ نہ کچھ ہوتا ہے سنانے کو زاشا."ہادی نرمی سے کہا تھا.

www.novelsclubb.com

"میرے پاس نہیں ہے."زاشانے اس کی طرف دیکھنے سے اجتناب کیا تھا.

"میں سن رہا ہوں."ہادی نے اپنی بات پر زور دے کر کہا تھا.

"مجھے صوفیہ سے کوئی خاص مسئلہ نہیں ہے لیکن کبھی کبھی لگتا ہے سب صرف اسکو پسند کرتے ہیں اسکی سنتے ہیں ہمارے حصے کا پیار بھی سارا اسی کی دیتے ہیں۔"پتا نہیں کیوں لیکن زاشا اسکے سامنے اپنا دل کھول رہی تھی۔

"اور آپکو ایسا کیوں لگتا ہے؟"اسنے اپنی ڈارک براؤن آنکھوں کو سکیڑ کر پوچھا۔

"پتا نہیں لیکن بچپن سے اسکی غازی سے کافی زیادہ دوستی ہے وہ اسکو پروٹیکٹ کرنے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے جان دینے سے بھی گریز نہیں کرے گا۔تب میں اس سے جیلس ہوتی ہوں کہ اسکو اتنا اچھا دوست کیوں ملا ہے۔نانی بھی ہمیشہ اسکو اپنے ساتھ سلاتی تھیں اگر کسی دن نہیں سلاتی تھی تو پھر وہ ناراض ہوتی تھی۔اسکو منانے کے لیے نانی اسکی ہر بات مانتی تھیں۔میں ہمیشہ نرمین کے ساتھ ٹیم اپ کر لیتی تھی لیکن پھر بھی اسکو ہر وقت اسکی فکر ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب بھی مجھے جس سے محبت ہوئی وہ اس کو مل گیا۔ خیر مجھے دیر ہو رہی ہے میں چلتی ہوں۔" ایک دم زاشا کو اپنی بے اختیاری کا خیال آیا تو وہ اپنا پرس اٹھاتی کھڑی ہوئی.

"بیٹھ جائیں.ابھی بات ختم نہیں ہوئی." ہادی نے نرمی سے اس کو بیٹھنے کا کہا تھا.

"میرا نہیں خیال کچھ رہتا ہے." زاشا نے آنکھیں چراتے ہوئے کہا تھا.

www.novelsclubb.com

"آپ کو پتا نہیں کے لیکن غازی سے آپ کو محبت نہیں ہے وہ آپ کی ضد ہے."

ہادی نے بہت ہی سفاکی سے تبصرہ کیا تھا.

"ایکسکیوز می؟"زاشا نے سوالیہ نظروں سے اس کو دیکھا.

" صحیح کہہ رہا ہوں. وہ آپ کی ضد ہے. آپ بس اس کو صوفیہ کا نہیں ہونے دینا چاہتی. آپ کو محبت نہیں ہے غازی سے لیکن آپ صوفیہ کو پسند نہیں کرتی. میں بس اتنا کہوں گا کہ آپ کے اتنا کچھ کرنے کے باوجود بھی وہ آپکا نہیں ہوا تو وہ آپ کا ہو گا بھی نہیں. کیوں کہ ہم کسی سے اس کی چیز لے سکتے ہیں لیک قسمت نہیں. وہ دونوں ایک دوسرے کے نصیب میں لکھے ہیں اور آپ کچھ نہیں کر سکتی مان لیں یہ بات."ہادی یہ کہہ کر خاموش ہو گیا تھا. تب تک کھانا آ گیا تھا. اس کے بعد دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی. کھانا کھا کر ہادی اس کو واپس گھر چھوڑ آیا تھا.

..........................................

**غلط باتوں کو خاموشی سے سننا حامی بھر لینا...**

**بہت ہیں فائدے اس میں مگر اچھا نہیں لگتا..!!!**

"غازی مجھے تم سے بات کرنی ہے." غازی اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر جا رہا تھا جب صوفیہ نے اس کو بلایا تھا. غازی اس کی طرف دیہان دیے بغیر کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر گیا تھا.

"کیا ہوا ہے تمہیں؟" صوفی اپنے کمرے میں آئی تو اس کو لٹکا ہوا منہ دیکھ کر وردہ نے اس سے پوچھا.

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں ایک غلطی کر دی ہے میں نے." صوفیہ نے بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا.

"کیا غلطی؟" وردہ نے بھی اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا.

"وہی جو بابا سے بات کی تھی." یہ کہتے ہوئے صوفیہ نے اس کو وہ کاغذ تھمایا تھا. جو غازی نے پھر سے پھینک دیا تھا لیکن صوفیہ کو مل گیا تھا.

"صوفیہ میں نے تمہیں کتنا سمجھایا تھا لیکن تم نہیں سمجھی تھی نا. اب بھگتو اس سب کو."وردہ نے سختی سے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا.

"میں نے تو اس کو فائدے کے لیے ہی کہا تھا. اس میں اتنا غصہ کرنے کی کون سی بات تھی."صوفیہ نے منہ بسور کر جواب دیا تھا.

"آر یو شیور صوفیہ تم نے اس کے فائدے کے لیے کہا تھا اور کوئی وجہ نہیں تھی؟" ایک وردہ ہی تھی جو اس کو سمجھا سکتی تھی. اور وہ اس کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی. وہ بات جو وہ سمجھ گئی تھی لیکن صوفیہ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی.

"اب آنسو کیوں بہا رہی ہو؟" وردہ نے اس کو خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا.

"مجھے نہیں پتا."صوفیہ نے بے بسی سے کہا تھا.

"باہر کھڑا اغاذی مسکرایا تھا جو وردہ کی اس سے آنسو بہانے والی بات سن کر وہیں رک گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن مجھے پتا ہے." وردہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سیریس لہجے میں کہا.

"کیا؟" صوفیہ نے گیلی سانس اندر کی طرف کھینچ کر پوچھا.

"یہی کہ تمہیں غازی بھائی سے محبت ہو چکی ہے." وردہ نے مسکرا کر کہا تھا جیسے کہ اس کو اطلاع دی تھی.

"بکواس نہیں کرو." صوفیہ نے ایک دم تیز آواز میں اس کو جھڑکا تھا. غازی بھی جاندار مسکراہٹ چہرے پر سجائے سر نفی میں ہلاتا وہاں سے جا چکا تھا. جبکہ اب وردہ اور صوفیہ کی صوفیہ کو محبت ہے یا نہیں اس پر ایک بحث چھڑ چکی تھی.

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**آنکھ سے دور نہ ہو دل سے اتر جائے گا...**

**وقت کا کیا ہے گزرتا ہے گزر جائے گا..!!!**

وقت کا کام ہے گزرنا اور یہ گزرتا ہی چلا جاتا ہے. رامین اور کمال کی شادی میں ایک ہفتہ رہ گیا تھا. دوپہر کو زرخاب اور لیلیٰ بھی پہنچ رہے تھے. ان دنوں میں صوفیہ اور

غازی کی دوبارہ بات نہیں ہوئی تھی۔ صوفیہ نے بہت کوشش کی تھی لیکن غازی کان لپیٹے بیٹھا تھا۔

"آج تمہارے کہنے پر آخری بار جا رہی ہوں اس کے پاس۔ دوبارہ نہیں جاؤں گی۔" ورد ہ رات سے وہی تھی۔ اب صبح سے ہی وہ صوفیہ کو غازی سے بات کرنے کا کہہ رہی تھی۔ اب تنگ آکر صوفیہ غصے سے کہتی غازی کے کمرے کی طرف گئی تھی اور دھاڑ سے دروازہ کھولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آرام سے بھی دروازہ کھولا جا سکتا ہے" غازی نے بے تاثر چہرے کے ساتھ اس کو دیکھ کر کہا تھا۔

"تم میری بات سن رہے ہو یا نہیں؟" صوفیہ نے دانت پیس کر اس سے کہا تھا۔

"نہیں۔" یک لفظی جواب دے کر غازی الماری کی طرف بڑھا تھا۔

"جب کوئی کہہ رہا ہو نا اس کی بات سن لو تو سن لینی چاہیے ورنہ بعد میں اس کی آواز سننے کو بھی ترستے رہو گے۔ یاد رکھنا میری بات۔" صوفیہ نے شہادت کی انگلی اس کی

طرف کر کے اس کو کہا اور واپس چلی گئی. جبکہ غازی سن سا کھڑا اس کی بات پر غور کر رہا تھا.

"کتنی سفاک ہے یہ. سفاکی سے کچھ بھی کہتی چلی جاتی ہے."غازی نے الماری کا پٹ بند کرتے ہوئے خود سے کہا تھا. اور دروازے کو ہی تکے جا رہا تھا.

•••••••••••••••••••••••••••••••••••

**میں بدلتے ہوئے حالات میں ڈھل جاتا ہوں...**

www.novelsclubb.com

**دیکھنے والے اداکار سمجھتے ہیں مجھے..!!!**

"یار یہاں تو کوئی ڈھول ڈھمکا ہی نہیں ہے لگ ہی نہیں رہا یہ شادی والا گھر ہے." شام کا ٹائم تھا کوئی عصر کی نماز ادا کر رہا تھا تو کسی نے کر لی تھی. تب ہی زرخاب جو ریسٹ کر رہا تھا وہ لونگ روم میں آیا تھا.

"زرخاب بھائی یہ رامین مان ی نہیں رہی کہہ رہی ہے بس نکاح ہو گا اور ولیمہ."

"بھئی اب اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ ہم ڈھولکیاں بھی نہیں کریں گے." لیلیٰ نے بھی بات میں اپنا حصہ ڈالا تھا.

"چلو میں اور زرخاب امی کی طرف جا رہے تھے مغرب تک آئیں گے ساتھ آتے ہوئے ڈھولک لیتے آئیں گے. تم سب کو بلا لو." لیلیٰ نے پیار سے صوفیہ کو پچکارتے ہوئے کہا تھا. جو خوشی خوشی موبائل اٹھاتی سب کو میسج کرنے لگ گئی تھی.

"صوفیہ اوپر والے گیسٹ روم کی سب کی اوپر کی الماری میں چٹائی پڑی ہے وہ لے آؤ. یہاں بچھا لینا." زرخاب اور لیلیٰ کے جانے کے بعد شگفتہ بیگم نے صوفیہ کو کہا تھا.

"امی وہاں کرسی پر چڑھ کر بھی میرا ہاتھ نہیں جاتا." صوفیہ نے منہ بنا کر ان کی بات کا جواب دیا تھا.

"غازی بیٹا بات سنو." صوفیہ کو کچھ کہنے سے پہلے ہی انہیں گیلری میں غازی نظر آیا تو انہوں نے اس کو آواز دی تھی.

www.novelsclubb.com

"جی چاچی۔" غازی نے دروازے میں کھڑے ہو کر ہی ان کو مخاطب کیا تھا۔

"صوفیہ کے ساتھ جاؤ اوپر سے چٹائی تو لیتے آؤ۔" شگفتہ بیگم نے مسکرا کر اس کو کہا تھا۔

"اوپر گیسٹ روم کی......"

"خود اٹھ کر ساتھ جاؤ۔" صوفیہ کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی شگفتہ بیگم نے کاٹ کر اس کو غصے سے کہا تھا۔ وہ بھی منہ بسورتی پیر پٹختی غازی کے پیچھے اوپر کی طرف بڑھی تھی۔

"کہاں پر ہے؟" گیسٹ روم میں پہنچ کر غازی نے اس سے پوچھا تھا۔

"وہ وہاں اس الماری میں۔" صوفیہ نے ہاتھ کو اوپر اٹھا کر اس کو اشارے سے بتایا تھا۔

"میں پکڑاؤں گا کر لینا۔" یہ کہتا غازی کرسی لے کر اس پر چڑھا تھا۔ چٹائی نکال کر صوفیہ کی طرف بڑھائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوئی!" چٹائی کی کوئی تیلی صوفیہ کے ہاتھ پر چبھی تھی. جس کی وجہ سے منہ سے اوئی کی آواز نکال کر اس نے چٹائی کو وہیں چھوڑ دیا تھا.

"تم چلو لے آؤں گا میں." غازی نے اس کے ہاتھ کی پرواہ کیے بغیر کہا اور چٹائی اٹھاتا نیچے کی طرف بڑھ گیا جبکہ صوفیہ انگلی کو دوسرے ہاتھ سے دباتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی.

..............................

www.novelsclubb.com

**کل تھکے ہارے پرندوں نے نصیحت کی مجھے...**

**شام ڈھل جائے تو محسن تم بھی گھر جایا کرو..!!!**

"تو پھر کیا سوچا تم نے؟"زاشا اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی جب اس کو ہادی کی کال آئی تھی.

"کس بارے میں؟"زاشا نے انجان بنتے ہوئے اس سے پوچھا تھا.

"یہی کہ غازی کو زبردستی اپنا بنا کر بھی اپنا نہیں بنانا یا پھر مجھے میری محبت کے ساتھ قبول کرنا ہے۔" ہادی کی آواز میں بے شرم سی سنجیدگی تھی۔

"دیکھو ہادی..."

"دیکھنا ویکھنا کچھ نہیں ہے مجھے جواب دو۔" ہادی نے زاشا کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی اس کی بات کاٹ کر کہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔" زاشا نے شکست خوردہ انداز میں کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ٹھیک ہے؟" ہادی نے مسکراہٹ لبوں میں دبا کر پوچھا تھا۔

"تم سے شادی کے لیے تیار ہوں۔" زاشا نے یہ کہتے ہی موبائل بند کر کے رکھ دیا تھا۔ زاشا کو اس کی سوچوں میں گم چھوڑ کر ہم چودھری ہاؤس میں جائیں تو وہاں کافی خاموشی تھی۔

صوفیہ زرخاب اور لیلیٰ کے سامنے سر جھکائے کھڑی تھی۔ وردہ اس کے پیچھے صوفے پر بیٹھی اس کی حالت کا مزہ لے رہی تھی۔ غازی دروازے سے کان لگا کر

کھڑا تھا. گھر میں بہت زیادہ خاموشی پر مشکوک ہوتے ہوئے زرخاب نے وردہ سے سن گن لینے کی کوشش کی تو اس نے ایک ایک لفظ اس کے گوش گزار کیا تھا جس کی وجہ سے اب صوفیہ کی عدالت لگی ہوئی تھی.

"صوفیہ تم بتانا پسند کرو گی کیوں چڑھا تھا تمہیں ہمدردی کا بخار؟" زرخاب نے اس کو خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا.

"ہمدردی نہیں بھائی محبت کہیں محبت." وردہ نے پیچھے سے ٹکڑا لگایا تو زرخاب اور لیلیٰ کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی.

"جو بھی تھا پھنّے خان بننے کی ضرورت نہیں تھی." زرخاب نے مسکرا کر تبصرہ کیا تھا.

"ہاں تو مجھے اب الہام تھوڑی ہوا تھا موصوف کو مجھ سے ہی محبت ہے میں تو بھلا ہی کر رہی تھی نا." صوفیہ نے سوں سوں کرتے اپنی بات مکمل کی تھی.

www.novelsclubb.com

"ارے ارے صوفی جان ہم مذاق کر رہے تھے رو تو نہیں." "لیلیٰ نے صوفیہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پیار سے پچکارا تھا.

"ہاں تو رامین، وردہ، زرخاب بھائی میرے پیچھے پڑ گئے ہیں اور وہ غازی وہ تو بات ہی نہیں کر رہا." "ایک ہمدرد کندھا ملتے ہی صوفیہ کے رونے میں روانی آئی تھی.

"میں سب کی پھینٹی لگاؤں گی. میری جان چلو میرے ساتھ." "لیلیٰ اس کو ویسے ہی ساتھ لگائے اس کے کمرے میں چلی گئی تھی جبکہ زرخاب اور وردہ کے قہقہے

www.novelsclubb.com

چھوٹ تھے غازی بھی اپنے کمرے میں جا کر ہنس رہا تھا.

.............................................

**حیا سے سر جھکا لینا ادا سے مسکرا دینا...**

**حسینوں کو بھی کتنا سہل ہے بجلی گرا دینا..!!!**

ہلے گلے میں دن گزرنے کا پتہ بھی نہیں چلا تھا عشرت بیگم اور کمال کے علاوہ سب لوگوں نے ہی چودھری ہاؤس میں ڈیرا ڈالا ہوا تھا. سب لوگ رامین کا ریکارڈ لگا

رہے تھے. جیسے ہی توپوں کے رخ صوفیہ کی طرف ہونے لگتے وہ بڑی مہارت سے ان کارخ دوسری طرف موڑ دیتی تھی. لیکن اب تک غازی اور صوفیہ کی بات چیت ہنوز بند تھی. جس کی وجہ سے صوفیہ کبھی کبھی اداس ہو جاتی تھی. آج رامین اور صوفیہ کا نکاح جبکہ رامین کی رخصتی بھی تھی. ایک دن پہلے ہی شائستہ بیگم نے زاشا اور ہادی، ذین اور جویریہ کی منگنی کر دی تھی. جویریہ ان لوگوں کی پھوپھو کی بیٹی تھی. آج سب لڑکیاں ہی پیاری لگ رہی تھیں. سب کے ڈریس کا ڈیزائن سیم تھا لیکن کلر الگ تھا. صوفیہ کا گرے کلر کا بنارسی شرارہ اور اوپر سلک کی کرتی تھی ساتھ اور گینزہ کا دوپٹہ تھا. زاشا کا لائٹ پرپل سیم ڈیزائن جبکہ وردہ کا کا بے بی پنک سیم ڈیزائن میں تھا. سب لڑکوں نے سفید کپڑے پہنے تھے جبکہ کمال نے اوپر بلیک واسکٹ پہنی ہوئی تھی. غازی نے لائٹ بلیو کلر کا کوٹ پہنا تھا ذین اور محمد کا گرے تھا جبکہ ہادی کا ڈارک بلیو. رامین کا بلڈ ریڈ کلر کا لہنگا تھا جس پر گولڈن کام ہوا تھا. رامین برائیڈل روم میں بیٹھی تھی. کچھ دیر میں اس کو باہر لانا تھا پھر دونوں بہنوں کا نکاح ہونا تھا.

www.novelsclubb.com

"صوفیہ بیٹا برائڈل روم میں دو ریڈ ڈوپٹے پڑے ہیں وہ لے آؤ ساتھ رامین کو بھی لے آؤ." شگفتہ بیگم نے پھولوں کی چادر کے دونوں اطراف صوفہ رکھتے دیکھ کر صوفیہ کو کہا تو وہ سر ہلاتی وردہ کو ساتھ لیتی برائڈل روم کی طرف بڑھی تھی. رامین کو لا کر ایک طرف صوفے پر بیٹھا دیا تھا. اسکے ساتھ صوفیہ کو بھی بیٹھا دیا تھا. دوسری طرف غازی اور کمال ساتھ ساتھ بیٹھے تھے. رامین اور صوفیہ کے اوپر لال نیٹ کے دوپٹے سے گھونگھٹ نکال دیا تھا. مولوی نے پہلے صوفیہ اور غازی کا نکاح پڑھوایا تھا. نکاح ہوتے ہی صوفیہ نے نیٹ کا دوپٹہ اتارا اور صوفے سے اٹھ کر شگفتہ بیگم کو بیٹھنے کی جگہ دی تھی. جبکہ اسکی آنکھوں میں اداسی اور نمی صاف جھلک رہی تھی. رامین کا نکاح ہونے کے بعد کمال پھولوں کو سائیڈ کرتے اس تک آیا تھا اور اسکا گھونگھٹ اٹھایا تھا. پھر ان دونوں کو سٹیج پر بیٹھا دیا تھ اور مہمانوں کے لیے کھانا کھول دیا تھا. صوفیہ اور وردہ سٹیج پر کمال اور رامین کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہی تھی ساتھ ہی دونوں کو چھیڑ رہی تھی. سب کھانا کھا چکے تو ایک دم سے ہال کی لائٹس بند ہوئی تھیں

www.novelsclubb.com

"صوفیہ بیٹا دیکھو غازی کہاں ہے جنریٹر آن کروائے." نائلہ بیگم جو کہ صوفیہ کے پاس کھڑی تھیں اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو کہا تھا.

"جی تائی امی دیکھتی ہوں." صوفیہ کہتی موبائل کی ٹارچ آن کرتی آگے بڑھی تھی.

جب ایک دم سے ایک سپاٹ لائٹ آن ہوئی تھی جو پورے ہال میں گھومتی ایک جگہ جا کر رک گئی تھی. سب حیرت اور دلچسپی سے دیکھ رہے تھے کہ کیا ہو رہا ہے.

صوفیہ نے غور کیا تو وہاں ایک چھوٹا سا ڈانس فلور بنا ہوا تھا. جب بیک گراؤنڈ میں گانا چلا تھا.

www.novelsclubb.com

♪♪♪میں تیری آنکھوں میں اداسی کبھی دیکھ سکتا نہیں....

تجھے خوش میں رکھوں گا سوہنٹریا....

تیرے ہونٹوں پہ خاموشی کبھی دیکھ سکتا نہیں...

ساری باتیں میں سنوں گا سوہنٹریا....

تیرے دل سے نہ کبھی کھیلوں گا....

سارے راز اپنے میں تجھ کو دے دوں گا...

میری جان تو نے مجھ کو پاگل ہے کیا...

میرا لگدا نہ جیا تیرے بغیر.....

تو مان میری جان...

میں تجھے جانے نہ دوں گا...

میں تجھ کو اپنی بانہوں میں چھپا کہ رکھوں گا....♪♪♪

www.novelsclubb.com

گانے کے لیر کس پر غازی اور اسے کے پیچھے زین اور ہادی بڑی مہارت سے ڈانس کر رہے تھے. صوفیہ تو حیرت سے منہ کھولے غازی کو دیکھ رہی تھی جو ڈانس کرتا مسلسل اسی کو دیکھ رہا تھا ہوش تو اسے تب آیا جب وردہ نے اس کو پیچھے سے اپنے ساتھ لگایا تھا.

"یار غازی بھائی تو چھا گئے. ایک ایسے منانے والا بندہ مجھے بھی لا دے." وردہ ایکسائٹڈ سی اس کے کان میں کہہ رہی تھی.

"ہاں ہاں ٹھیک ہے۔"صوفیہ نے بھی مسکرا اس کو کہا تھا۔

"ہاں تو پھر کیسی لگی پر فارمینس؟"غازی گان ختم ہونے کے بعد صوفیہ تک پہنچا تھا۔ اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔

"ٹھیک تھا۔"صوفیہ نے مسکراہٹ دبا کر کہا تھا۔

"صرف کمال بہت زبردست تھا بھائی۔ آپ نے تو دلہا دلہن کی لائم لائٹ ہی چرا لی۔"وردہ نے ہنستے ہوئے تبصرہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"صوفیہ بیٹے بہن کی چادر لاؤ رخصتی کا ٹائم ہو گیا ہے۔"ان کے کچھ اور کہنے سے پہلے ہی شگفتہ بیگم نے صوفیہ کو آواز دی تو وہ وہ برائڈل روم کی طرف بڑھی تھی۔ کچھ ہی دیر میں رامین کی رخصتی ہو گئی تھی اور سب لوگ واپس گھر کی طرف چل دیے تھے۔ صوفیہ جس کی آنکھوں میں آتے وقت اداسی تھی اب اس کی آنکھوں سے خوشی چھلک رہی تھی۔

جبکہ قسمت دور کھڑی مسکراتی جا رہی تھی۔

•••••••••••••••••••••••••••••••

**کہاں کے عشق و محبت کدھر کے ہجر و وصال...**

**ابھی تو لوگ ترستے ہیں زندگی کے لئے..!!!**

رات کا آخری پہر تھا ہر کوئی بارات کے فنکشن سے تھکا ہارا سویا ہوا تھا. صرف ایک وجود تھا جو چودھری ہاؤس کے ٹیرس پر جائے نماز بچھائے نفل پڑھنے میں مصروف تھا. بہت ہی انہماک اور توجہ سے. جیسے اس کہ علاوہ تو کوئی اس کو کام ہی نہ تھا.

www.novelsclubb.com

"صوفی تم سوئی نہیں؟" تب ہی غازی جو کہ کچن سے پانی کا جگ بھر کر لا رہا تھا اس کو وہاں بیٹھا دیکھ کر آنکھیں ملتا اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا.

"ہاں بس ویسے ہی عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی وہی پڑھ رہی تھی." صوفیہ نے حجاب کو ڈھیلا کرتے ہوئے کہا.

"اچھا. ویسے اب تو تم ناراض نہیں ہو نا؟" غازی نے اس کی طرف دیکھ کر مسکرا کر پوچھا تھا.

"میں کب ناراض تھی؟ ناراض تو تم ہی تھے۔" اس نے چائے نماز اٹھا کر ٹیبل پر رکھا اور خود وہاں پڑی چیئر پر بیٹھ گئی۔

"میں ناراض نہیں تھا تنگ کر رہا تھا تمہیں۔ لیکن تم نے جیسے اس دن مجھ سے بات کی تھی میں نے تو کہہ دیا بس غازی تو تو گیا۔" غازی نے ہنستے ہوئے اپنی بات پوری کی تھی۔ اس کی بات پر صوفیہ بھی مسکرائی تھی۔

"ہاں میں تو کہیں کی جلاد لگی ہوئی ہوں نا؟" صوفیہ نے منہ بسور کر کہا تھا۔

"ویسے تمہاری بات پر غصہ مجھے بہت آیا تھا۔" غازی نے سینے پر ہاتھ باندھ کر کرسی سے پشت لگا کر ٹانگیں لمبی کرتے ہوئے کہا۔

"ہنہہ! میری بلا سے۔" صوفیہ لاپرواہی سے کہتی اپنے کمرے کی طرف چل دی رھی جبکہ غازی اس کو جاتا دیکھ کر مسکرایا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ خود بھی اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

زندگی ہے کتنی حسیں...

ہے پھر بھی کہیں عجب تنہائی..!!!

آج صبح سے ہی گھر میں چہل پہل کا سماں تھا. بچہ پارٹی رامین کی طرف ناشتہ لے کر جارہی تھی. سب لوگ صبح صبح اٹھ کر اپنی تیاریوں میں مصروف ہو گئے تھے.

"بھابھی! بھابھی آپ نے دوپٹہ دیکھا ہے میرے اس ڈریس کے ساتھ کا؟"صوفیہ گیلری سے گزرتی لیلیٰ کو آواز دیتی اس سے اونچی آواز میں پوچھ رہی تھی.

www.novelsclubb.com

"نہیں میں نے نہیں دیکھا لیکن ابھی آؤ کوئی اور میچ کر دیتی ہوں."لیلیٰ نے اپنے کمرے کے دروازے سے ذرا سا سر نکال کر اس کو کہا تھا.

"نہیں میں غازی کا روم چیک کرتی ہوں کچھ چیزیں وہاں بھی تھی."صوفیہ نفی میں سر ہلاتی عجلت سے کہتی ساتھ والے کمرے کی طرف بڑھی تھی.

"غازی دروازہ کھولو جلدی."صوفیہ نے دروازہ بجانے کے ساتھ غازی کو آواز بھی لگائی تھی.

"کیا ہو گیا ہے کیا شور مچاتی پھر رہی ہو ٹڈی۔" غازی دروازہ کھولتا اس سے مخاطب ہوا تھا۔

"ابھی میرے پاس ٹائم نہیں ہے سامنے سے ہٹو لمبو۔" صوفیہ اس کو ہاتھ سے پرے ہٹاتی اندر کی طرف بڑھی تھی۔ اور اس کی الماری کھول کر دیکھا تھا کیوں کہ نائلہ بیگم نے اس کے تقریباً کپڑے وہیں رکھوائے تھے۔ اسے جلدی ہی اپنا دوپٹہ مل گیا جسے لیتی وہ دوبارہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی جبکہ غازی اس جو دیکھتا رہ گیا تھا جو آندھی طوفان کی طرح آئی اور گئی تھی۔ شام کو ولیمہ تھا اس کی ایک الگ ہڑ بڑی مچی ہوئی تھی۔ غرض کہ گھر میں ہر طرف گہما گہمی مچی ہوئی تھی۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**فصلیں جو کاٹی جائیں اگتی نہیں ہیں...**

**بیٹیاں جو بیاہی جائیں مڑتی نہیں ہیں..!!!**

"صوفی میرے ساتھ آ ایک بات کرنی ہے۔" سب لوگ ناشتہ کرنے کے بعد لاؤنج میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جب اچانک وردہ کو کچھ یاد آیا تو وہ صوفیہ کا ہاتھ پکڑتی اپنے کمرے میں لے گئی۔

"کیا ہے؟" کمرے میں آکر صوفیہ نے اس پوچھا تھا۔

"میں بڑی حیرت میں ہوں یہ زاشا نے اتنی آسانی سے پیچھا کیوں چھوڑ دیا تیرا۔" وردہ نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے مزے سے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کیا پتا؟ لیکن جو بھی ہوا اچھا ہی ہوا۔" صوفیہ نے بھی مسکرا کر کہا تھا۔

"مجھے سمجھ آگئی تھی کہ غازی محبت نہیں ضد تھا میری۔" زاشا بھی انکے پیچھے ہی آئی تھی لیکن دونوں نے عجلت میں اس کو دیکھا نہیں تھا۔

"نہیں ہمارا وہ مطلب نہیں تھا۔" صوفیہ نے جلدی سے صفائی دینے کی کوشش کی تھی۔

"نہیں کوئی بات نہیں. ایک نہ ایک دن تو مجھے تم سے معافی مانگنی تھی آج ہی مانگ لیتی ہوں. "زاشا نے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا.

"نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے. غلطیاں سب سے ہو جاتی ہیں. "صوفیہ نے اس کا گلٹ کم کرنے کے لیے کہا تھا.

"غلطیاں تو معاف ہو جاتی ہیں گناہ نہیں ہوتے صوفی. مجھے تمہیں اغوا نہیں کروانا چاہیے تھا.اس کے لیے معاف کر دو. "زاشا نے آگے بڑھ کر صوفیہ کے دونوں ہاتھ تھام کر کہا تھا.

"کوئی بات نہیں، غلطی کا احساس ہو جانا ہی کافی ہوتا ہے. ورنہ کبھی کبھی غلطی کا ادراک ہونے میں اتنی دیر ہو جاتی ہے کہ ہم معافی بھی نہیں مانگ سکتے. "صوفیہ نے اس کو گلے لگا کر کہا تھا. کدورتوں کی دیواریں گر رہی تھیں. دل کی دیواریں صاف ہو رہی تھی دھند چھٹتی جا رہی تھی.

www.novelsclubb.com

"تمہاری اسی اچھائی سے جیلس تھی میں." زاشا نے اس سے الگ ہوتے ہنستے ہوئے کہا تھا.

"تھوڑی سی ادھار لے لو." وردہ نے بھی سب ٹھیک ہوتے دیکھ کر مسکرا کر ٹکڑا لگایا تھا.

"نہیں کلاسسز ضرور لوں گی." زاشا نے بھی اس کو آنکھ مار کہا تو تینوں ہنستی ہوئی واپس لاؤنج کی جانب بڑھی تھی. جب غلط فہمیوں کی دھند چھٹتی ہے تو سب صاف اور کھرا پانی بہتا جو دل سے نفرتوں کو مٹا لے جاتا ہے.

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••••••

**فراز عشق کی دنیا تو خوبصورت تھی...**

**یہ کس نے فتنۂ ہجر و وصال رکھا ہے..!!!**

سب لوگ ولیمے کے لیے ہال پہنچ چکے تھے. وردہ اور رامین پارلر سے تیار ہو رہی تھی. صوفیہ ہال میں ادھر ادھر پھرتی مہمانوں سے مل رہی تھی. اس نے آسمانی کلر

کی نیٹ کی پاؤں کو چھوتی میکسی پہن رکھی تھی ذرا سی میکسی اٹھا کر دیکھا جائے تو نیچے اس نے وائٹ جو گرز پہن رکھے تھے نیٹ کا ہی دوپٹہ ایک بازو پر ڈال کر کمر سے گزار کر دوسرے بازو پر ڈالا ہوا تھا. بالوں کی آگے سے ٹوئسٹنگ کر کے بالوں کو کرل کر کے کھلا چھوڑا ہوا تھا. غازی نے بلیک تھری پیس سوٹ پہن ہوا تھا. بالوں کو جیل سے اچھی طرح جمایا ہوا تھا. محمد نے وائٹ جبکہ ذین نے ڈارک بلیو تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا. زاشا نے اورنج کلر کا فل گھیر والا فراک پہنا ہوا تھا پاؤں میں ہیل پہنی ہوئی اور بذلوں کو اونچی پونی ٹیل میں باندھا ہوا تھا آگے سے دو لٹیں منہ پر گرائی ہوئی تھی. وہ سب ہی مہمانوں کو دیکھتے ادھر ادھر بھاگتے حسین لگ رہے تھے.

"صوفیہ بیٹا یہاں تو کمال کے دادکوں نے ہنگامہ کیا ہوا ہے. پلیز تم جا کر بچیوں کو پارلر سے لے آؤ کمال کا جانا مشکل ہے." عشرت بیگم نے صوفیہ کے پاس آکر کہا جو ویٹر سے کہہ کر مہمانوں کو پانی سرو کروا رہی تھی.

"ٹھیک ہے میں لے آتی ہوں." صوفیہ ان کو کہتی محمد کی طرف بڑھی تھی.

www.novelsclubb.com

"محمد میرے ساتھ چلو." صوفیہ نے اس کے پاس آکر اس کو کہا جو اپنے کسی کزن کے ساتھ مصروف تھا.

"آپی وہ دیکھیں غازی بھائی فارغ بیٹھے ہیں ان کو لے جائیں." محمد نے دوسری کوئی بات کرنے کے بجائے اس کا دیہان غازی کی طرف کروایا تھا. صوفیہ ہاتھوں سے میکسی سنبھالتی غازی کی طرف گئی تھی.

"غازی پارلر جانا ہے جلدی چلو." صوفیہ نے راستے سے ایک ویٹر کو روک کر اس سے پانی کی بوتل لی تھی. غازی اس کو خود تک آتا دیکھ رہا تھا. صوفیہ کے کہنے پر وہ چپ چاپ اٹھتا باہر کی طرف چل دیا تھا صوفیہ بھی ایک ہاتھ سے میکسی سنبھالتی اس کے پیچھے تھی.

"اف میں تو ابھی سے تھک گئی ہوں یار." گاڑی میں بیٹھ کر سیٹ سے پشت ٹکاتے ہوئے صوفیہ نے لمبی سانس کھینچ کر کہا تھا ساتھ ہی ذرا سا چہرہ موڑ کر غازی کو دیکھ تھا.

www.novelsclubb.com

"چلو کوئی بات نہیں آج آخری فنکشن ہے پھر ریسٹ کر لینا." غازی نے کار چلاے ہوئے مسکرا کر اس کو کہا.

"ویسے مجھے یاد آیا تم نے مجھے گفٹ نہیں دیا." صوفیہ نے ہلکا سا اس کی طرف مڑتے ہوئے منہ بسور کر کہا تھا.

"کس چیز کا گفٹ؟" وہ انجان تھا یا بنا تھا کوئی اندازہ نہیں تھا.

"نکاح کا گفٹ یار." صوفیہ نے جیسے اس کی کم عقلی پر ماتم کیا تھا.

www.novelsclubb.com

"تم نے بھی تو نہیں دیا." غازی نے جوابی حملہ کیا تھا.

"ارے بدھو لڑکیاں تھوڑی دیری ہیں لڑکے دیتے ہیں." صوفیہ نے ہنس کر کہا تھا.

"ٹھیک ہے ایک ہفتے بعد تمہارا برتھڈے ہے پھر تمہیں دو گفٹ دوں گا." غازی نے اس کی بات من لی تھی.

"ہاں تب تک میں بے شک مر جاؤں." صوفیہ نے منہ بسور کر کہا.

"کیسے کرلیتی ہو اتنی سفاک باتیں؟" غازی نے اس کو اچھی طرح گھورنے کے بعد کہا تھا.

"ٹیلنٹ ہے بچی کا." صوفیہ نے گردن تان کر کہا تو دونوں کے قہقہے بلند ہوئے تھے. پارلر پہنچ کر ان دونوں کو لے کر وہ واپس ہال پہنچے تھے. رات کے 12 بجے جا کر ولیمہ ختم ہوا تو سب اللہ کا شکر ادا کرتے گھر کو نکلے تھے. تاکہ لمبا ریسٹ کر سکیں. اس شادی نے ان سب کو تھکا دیا تھا.

www.novelsclubb.com

..................................

**کروں گا عشق وراثت کا کچھ بتاؤں گا نئیں...**

**میں اک غریب کی بیٹی کو آزماؤں گا نئیں..!!!**

شادی کو ایک ہفتہ گزر گیا. یہ ہفتہ ان کا دعوتوں میں ہی گزر گیا تھا. اب دسمبر کا آخری ہفتہ آگیا تھا. آج ہفتہ تھا اور خوش قسمتی سے آج ان کو کسی دعوت پر بھی

نہیں جانا تھا. عشرت بیگم ہمسائے میں گئی ہوئی تھیں. کمال، رامین اور وردہ لاؤنج میں بیٹھے تھے.

"صوفیہ کا برتھڈے آرہا ہے میں سوچ رہی تھی اس بار اس کو سرپرائز دیتے ہیں." موبائل سکرول کرتے کرتے نہ جانے اس کو کیا سوجی تھی کہ اس نے کمال اور رامین کو مخاطب کر کے کہا تھا.

"ہاں آئیڈیا تو اچھا ہے. لیکن کریں گے کہاں کہ اس کو پتا بھی نہ چلے." رامین نے بھی اس کی بات سے اکتفا کیا تھا لیکن اگلا سوال بھی کر ڈالا تھا.

"میں غازی سے بات کرتا ہوں کوئی نہ کوئی حل تو نکلے گا." کمال نے بھی حصہ ڈالا اب وہ تینوں چہروں پر خوشی لیے صوفیہ کی برتھڈے کی پلیننگ کر رہے تھے.

**انہیں کہو کہ بہت ڈھیر شور و شر نہ کریں...**

**میں ڈر گیا تو کئی روز مسکراؤں گا نئیں..!!!**

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ کے پاس کوئی آئیڈیا ہے؟" غازی اس وقت زرخاب کے کمرے میں بیٹھا صوفیہ کی برتھڈے سرپرائز کے بارے میں بتاتا مشورہ مانگ رہا تھا.

"خالہ کے گھر پر ہی کرو ہم لوگ جا کر ڈیکوریشن کر دیں گے. اس دن ویسے بھی صوفیہ بتا رہی تھی اس کا کوئی ضروری ٹیسٹ ہے تو اس کو یونیورسٹی لازمی جانا ہے." لیلیٰ نے آسان سا حل بتایا تھا.

"ہاں یہ صحیح ہے میں کہتا ہوں کمال کو." غازی کہتا اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھا.

www.novelsclubb.com

**تسلی دوں گا تو مر جائے گی وہ لڑکی ہے...**

**میں جانے دوں گا گلے سے اسے لگاؤں گا نئیں..!!!**

زاشا اس طرف وہ والے پھول نہیں لگنے وہ ادھر لگنے ہیں." آج صوفیہ کا برتھڈے تھا لیکن وہ اپنا ٹیسٹ دینے یونیورسٹی گئی تھی. تمام بچہ پارٹی عشرت بیگم کے گھر موجود ڈیکوریشن کرنے کا کام کر رہی تھی. رامین اور وردہ کچن میں صوفیہ کی

پسند کی ڈشز بنانے میں مصروف تھیں جبکہ باقی سب ڈیکوریشن پر ہاتھ صاف کر رہے تھے.

**اسے خبر بھی نہیں ہو گی اتنا چاہوں گا...**

**اسے پتہ بھی نہیں ہو گا میں بتاؤں گا نئیں..!!!**

صوفیہ کلاس سے نکلتی اپنے ساتھ چلتی اپنی دوست کے ساتھ ٹیسٹ ڈسکس کرتی کار کی طرف بڑھ رہی تھی وہ آج اپنی کار میں آئی تھی. تب ہی اس کی موبائل کی چنگھاڑتی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی. وہ ایکسکیوز کرتی ایک سائیڈ پر ہو کر کال اٹینڈ کر رہی تھی. جب ایک دم ہی اس نے تیزی سگ موبائل واپس بیگ میں پھینکا تو بھاگ کر گاڑی کی طرف بڑھی تھی. یونیورسٹی سے نکلتے ہی اس نے کار کی سپیڈ بڑھائی تھی. اس کی کار ہوا سے باتیں کر رہی تھی.

**یہ راستہ بڑی مشکل سے طے کیا میں نے...**

**یہ فاصلہ ہے دلوں کا اسے مٹاؤں گا نئیں..!!!**

www.novelsclubb.com

"ابھی تک پہنچی کیوں نہیں صوفیہ. ایک گھنٹہ ہو گیا ہے کال کیے. "غازی نے پریشانی سے ٹائم دیکھتے ہوئے کہا تھا.

"ہاں اب تک پہنچ جانا چاہیے تھا کمال بھائی کال کریں دوبارہ. "زاشا نے بھی اس کی تائید کی تھی اور کمال کو کال کرنے کا کہا تھا.

"جی آپ کون ؟"صوفیہ کے نمبر پر کوئی اور بات کر رہا تھا کمال ایک دم ہی پریشان نظر آنے لگا تھا.

www.novelsclubb.com

"کونسے ہاسپٹل ؟"کمال کی کانپتی آواز سن کر سب لوگ ہی پریشان ہوئے تھے.

"کیا ہوا ہے کمال ؟"غازی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تھا اس کے دوسری طرف زرخاب بھائی کھڑے تھے.

"صوفیہ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے. "کمال نے آہستہ آواز میں بتایا تو سب ایک دم سن ہوئے تھے. غازی جلد ہی ہوش میں آتا باہر کی طرف دوڑا تھا اس کے پیچھے باقی بھی ہوش میں آتے بھاگے تھے.

**ترا مطالبہ ہے تیری یاد کے آنسو...**

**میں اب کے رویا تو آنکھوں کو بھی بچاؤں گا نئیں..!!!**

گھر میں بڑوں کو بھی صوفیہ کے ایکسیڈنٹ کی خبر مل چکی تھی. سب لوگ پریشان چہروں کے ساتھ آگے پیچھے ہاسپٹل پہنچے تھے.

تب ہی آئی سی یو سے ڈاکٹر باہر نکلا تھا. اس کو دیکھتے سب اس کی طرف لپکے تھے.

"دیکھیے ان کے دماغ میں انٹرنل بلیڈنگ ہوئی ہے. ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں آپ لوگ بھی دعا کریں." ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں کہتا جا چکا تھا. تمام عورتوں اور لڑکیوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے. مرد خود کو مضبوط دکھا رہے تھے لیکن ان کے دل بھی خون کے آنسو رو رہا تھا.

**اور اب کی سالگرہ پر پلان کیا ہے ترا...**

**اور اب کی بار تو میں سامنے بھی آؤں گا نئیں..!!!**

www.novelsclubb.com

صوفیہ کو قومہ میں گئے ایک ہفتہ ہونے کو آیا. اس ایک ہفتے میں تمام فھر والے اللہ سے صوفیہ کی ان کی زندگی میں واپسی کی دعا مانگ رہے تھے. غازی کو اس کے مختلف موقعوں پر کہے جانے الفاظ گڈ مڈ ہوتے سنائی دے رہے تھے. ابھی بھی وہ اپنے کمرے میں لیٹا چھت کو گھور رہا تھا جبکہ دماغ میں صوفیہ کی باتیں گونج رہی تھی.

"تم دوست ہو میرے.

www.novelsclubb.com

تمہاری نوکری سے مجھے بڑے فائدے ہیں.

میرے مرنے کے بعد تم ملنگ بن کر بیٹھ جانا.

دیکھنا ایک دن یاد بن جاؤں گی میں.

"تب تک میں مر گئی تو؟

لمبو تم مجھ سے پنگے مت لیا کرو. ایک دن آواز سننے کو بھی ترس جاؤ گے۔"

"صوفیہ تم کبھی ہمیں چھوڑ کر نہ جانا ہم سب کو تمہارے بغیر رہنا نہیں آتا." خیالوں میں صوفیہ سے مخاطب ہوتا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا. وہ اپنی دوست اپنی صوفیہ کے لیے رو رہا تھا. اس کی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا.

**میں تجھ سے آنکھ ملا کر غزل سناؤں گا...**

**میں خود کو ڈوبتا دیکھوں گا اور بچاؤں گا نئیں..!!!**

آج صبح ہی صوفیہ کی حالت ایک دم بگڑی تھی. ایک دم سے ٹرامہ سینٹر میں ہڑبڑی سی مچی تھی. تمام گھر والے آہستہ آہستہ وہاں جمع ہو رہے تھے اور ڈاکٹر کی طرف سے خوشی کی خبر سننے کو بے تاب تھے. سب کی دعاؤں میں تیزی آئی تھی. ہر کسی کی نظریں آئی سی یو کے دروازے پر ٹکی تھیں تب ہی اندر سے ڈاکٹر نکلا تھا. سب لوگ ایک دم ہی الرٹ ہوئے تھے.

"وی آر سوری. ہم پیشنٹ کو نہیں بچا سکے. آپ فارمیلیٹیز پوری کر کے باڈی کو لے جائیں." ڈاکٹر ان سب کے کانوں میں صور پھونکتا جا چکا تھا. سب کی آنکھوں

www.novelsclubb.com

سے آنسو رواں ہوئے تھے وردہ اور غازی تو سکتے میں ہی آ گئے تھے دونوں کی آنکھیں ایک دم سے خشک ہوئی تھی جیسے صدیوں کی سوکھی ہوئی ہوں.

صوفیہ کہتی تھی، اچھے لوگ جلدی مر جاتے ہیں. ان کو مر ہی جانا چاہیے ورنہ اس دنیا کے کالے دل ان کے صاف دلوں کو کالا کرنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑتے. اچھے لوگوں کو جلدی ہی مر جانا چاہیے. اسی لیے وہ خود مر گئی تھی. اور اپنے پیچھے کتنے ہی لوگوں کو اکیلا چھوڑ گئی تھی.

www.novelsclubb.com

....................................

**پانچ سال بعد۔۔۔۔۔**

آج وردہ کی رخصتی تھی. بہت ہی سادگی سے. صوفیہ کے بعد تو جیسے وردہ کی روح بھی مر گئی تھی. شور شرابہ سے اس کی جان جاتی تھی. صوفیہ ان سب کے درمیان نہ ہوتے ہوئے بھی تھی. دادا ابو اس کا غم برداشت نہ کر سکے تھے. ایک ماہ کے بعد

وہ بھی اپنی پوتی سے جا ملے تھے. عبید صاحب اور شگفتہ بیگم بھی وقت سے پہلے ہی بوڑھے ہو چکے تھے.

"مت رو اتنا وردہ بس کرو." رامین سے وردہ کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا. صوفیہ کے بعد رامین کسی سائے کی طرح اس کے ساتھ تھی. ان پانچ سالوں میں اللہ نے رامین کو بھی ایک بیٹے سے نوازا تھا جس کا نام میکائیل رکھا تھا جو صوفیہ کو بہت پسند تھا. صوفیہ سب کی زندگیوں سے کسی نہ کسی طرح جڑی ہوئی تھی. ایک سال پہلے زاشا اور ذین کی شادی بھی ہو گئی تھی.

سب لوگ اپنی زندگیوں میں آگے بڑھ کر بھی وہیں کہ وہیں کھڑے تھے جہاں صوفیہ ان سے بچھڑی تھی.

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

**جو لوگ موت کو ظالم قرار دیتے ہیں...**

**خدا ملائے انہیں زندگی کے ماروں سے..!!!**

"صوفیہ بیٹا ماما کو تنگ مت کرو ورنہ میں آپ کو نہیں لے کر جاؤں گا." چودھری ہاؤس میں ایک رونق کی وجہ صوفیہ بن گئی تھی. صوفیہ کے مرنے کے ایک سال بعد بہت منتیں اور قسموں کے بعد غازی کی شادی نائلہ بیگم نے اپنی دوست کی بیٹی منہا سے کروادی تھی. غازی نے مخالفت تو بھرپور کی تھی لیکن پھر مانتے ہیں بنی. اللہ نے اس کو ایک بیٹی سے نوازا تھا جو اب ڈیڑھ سال کی تھی اور بلا کی شرارتی تھی. غازی نے اس کا نام صوفیہ رکھا تھا. آج وہ لوگ وردہ کی رخصتی پر جا رہے تھے. اکثر صوفیہ اتنا تنگ کرتی تھی کہ منہا رونے لگ جاتی تھی. تب پھر غازی کو ہی نا چاہتے ہوئے صوفیہ کو آنکھیں دکھانا پڑتی تھیں. صوفیہ میں غازی کی جان تھی. وہ اس کو ہلکی سی بھی چوٹ نہیں لگنے دیتا تھا.

"صوفیہ میں اپنے دل میں تمہاری جگہ کسی کو نہیں دے سکا. اور نہ کبھی دے سکتا ہوں. تم ہمیشہ اس دل میں بھرپور یاد بن کر رہو گی." غازی نے الماری سے وہ گفٹ نکالتے ہوئے کہا جو اس نے صوفیہ کو اس کی برتھڈے اور نکاح کی خوشی میں دینا تھا. آج وہ وردہ کو دینے والا تھا کیوں کہ وہ اس کی اصل حقدار تھی. اب غازی

www.novelsclubb.com

صوفیہ کو اٹھائے کار کی جانب بڑھ رہا تھا ساتھ منہا کو کچھ کہہ رہا تھا جو سوں سوں کرتی گھر کے دروازے کو لاک کر رہی تھی کیوں کہ بڑے سب ایک دن پہلے ہی جا چکے تھے. وہ نظروں سے اوجھل ہوتے جا رہے تھے.

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزرتا ہی چلا جاتا ہے. کبھی اچھی یادیں دیے تو کبھی اچھے لوگ لیے اور ان کی یادیں دے. گزرتا ہی چلا جاتا ہے. ہاتھوں سے ریت کی طرح پھسلتا ہی جاتا ہے.

www.novelsclubb.com

..............................

**The End** ❤